188450

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۵۴.۵۰۱۲۲ ر Accession No. ۴۱۰۴۶

Author راجہ رشید محمود ر - ر 1046

Title ورثہ

This book should be returned on or before the date last marked below.

رامائن

یعنی

بھگوان سری رامچندر آنند کند کا مشہور و مستند بچن چرتر

باتصویر

نانا بھانتی رنگا رنگ اوتار اور رامائن ست کانڈ پدا

جس کو

راجہ اجیشور اوصفر (ورما)

ولد راجہ اودا مائت راؤ بہادر مہاراجہ ریاست دیوالی ہستھان

دوہا چھند تحریر فرمایا

مطبوعہ

[illegible]



ایشور تُو اپَرم پار ہے — تیرا ہی سب سنسار ہے
اس میں تو ہی اِک سار ہے — تجھ کو سدا پرنام ہو
سرب جگت کا آدھار تو — ہے سب کا پالن ہار تو
ہم سب کا اِک کرتار تو — تجھ کو سدا پرنام ہو
تو اجر۔ امر۔ نراکار ہے — تجھ میں نہ کوئی وِکار ہے
تو اِک رس اَپار ہے — تجھ کو سدا پرنام ہو
اِک تو انوپم ہے پر بھو — تُرکال میں ہے ایک تو
ہے تجھ میں ناہیں رنگ و بو — تجھ کو سدا پرنام ہو
تو ست چت آنند ہے — تو نِت شدھ اکھنڈ ہے
بَل تیج میں پرچنڈ ہے — تجھ کو سدا پرنام ہو
سب دیشوں میں ہے سمار ہا — آکاش میں تو رَم رہا
ہے جیو میں بھی بس رہا — تجھ کو سدا پرنام ہو
تو دھرم پالک ہے سدا — ہے نیائے کاری تو پتا
ہے دُشٹ ناشک سرِدا — تجھ کو سدا پرنام ہو
تو دھرم میں ہم کو بڑھا — شبھ کرم ہی ہم سے کرا
دے بات سے ہم کو چھڑا — تجھ کو سدا پرنام ہو

اک تیرے ہی ہم داس ہیں
تجھ سے کریں اِر داس ہیں
ہم دینوں پہ تو دیا کر

تجھ پہ دھریں سب آس ہیں
تجھ کو سدا پہ نام ہو
لے سب کی سوامی تو خبر

بج گیان سے کر بہرہ ور
تجھے سدا پہ نام ہو

سری رامچندر جی کے وقت کا رامائن کے متعلق پُر از معلومات مضمون

یہ تحقیقاً نہیں کہا جا سکتا کہ سری رامچندر جی مہاراج کے راج کو کتنا عرصہ ہوا ہے لیکن پُرانوں کی دنشا دلیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مہابھارت کے زمانہ سے تقریباً تیس پشت پہلے ہوئے ہوں گے اُس وقت ہندوستان کی سیاسی حالت کا نقشہ کیا تھا۔ رامائن کے مطالعہ سے کچھ حد تک معلوم ہوتا ہے۔ مالوہ گجرات اور کاٹھیاواڑ پانڈوں کے قبضے میں تھے۔ مہاراج دیوداس جس کا ذکر رگوید میں بھی آتا ہے۔ پانچال دیش یعنی روہیل کھنڈ اور آگرہ ڈویژن کے علاقوں کا مالک تھا۔ مہاراجہ رکش کوروں کے مُلک کا مالک تھا۔ راجہ دھرشٹ کیتو بنارس پر قابض تھا۔ اُن دنوں سُومتی راجہ ویشالی تھا۔ اور جنک شیردھوج ویدیہ کا مالک تھا۔ راولپنڈی اور پشاور کے علاقے گندھروں کے پاس تھے اور جہلم اور کھیوڑہ کے نمک کا پہاڑی علاقہ کیکئی راجہ یودھاجت کے پاس تھا اور وسط پنجاب مُدرا لوگوں کے راج میں تھا۔ وندھیاچل کے پہاڑ اور نربدا دریا کے جنوب کا علاقہ اِس وقت آریہ راجاؤں کے ماتحت تھا۔ پریاگ میں جہاں گنگا اور جمنا دونوں دریاؤں کا سنگم ہے۔ بھاردواج گوتر کے برہمنوں کا آشرم تھا اور یہاں پر آریہ لوگوں کا علاقہ ختم ہو جاتا تھا۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اِس وقت پریاگ کے مشرق کی طرف دریائے گنگا اور پریاگ کے مغرب دریائے جمنا آریوں کی جنوبی

حد تھی۔ اِس وقت دریائے گنگا کے جنوبی علاقے بندھیل کھنڈ میں بھیل اور دوسری جنگلی قومیں آباد تھیں۔ لیکن اِس تمام علاقے میں جا بجا رشیوں اور مُنیوں کے آشرم پڑے ہوئے تھے۔ چترکوٹ کے پاس بالمکی رشی کا آشرم تھا۔ بنارس کے جنوب مرزاپور کے علاقے میں وِشوامِتر کا سِدھ آشرم تھا۔ وسطی ہند کی موجودہ ریوا۔ اور پنّا کی ریاستوں میں اتری ترپھنگ اور ستوتکشن رشیوں اور مُنیوں کے آشرم تھے۔ موجودہ صوبہ سی پی میں جبل پور کے علاقے میں دریائے نربدا کے منبع امرکنٹک تیرتھ کے نزدیک اگست رشی کا آشرم تھا۔ موجودہ سی۔ پی برار حیدرآباد۔ احمد نگر۔ اور ناسک کے علاقے کو اسوتت ڈنڈک بن کہتے تھے۔ یہاں پر جنگلی قومیں جن کو راکشش کہتے تھے آباد تھیں جنوب میں مدراس اور میسور کا علاقہ راجہ باؔلی اور سُگریو کے ماتحت تھا۔ اُن کی راجدھانی کشکندھا تھی۔

مدراس شہر کا مسلمانوں کے زمانے میں وِجے نگر نام پڑا۔ جنوبی ہندوستان کا تمام مغربی ساحل معلوم ہوتا ہے۔ لنکا کے بادشاہ سُگریو نام راؔون کے ماتحت تھا۔ یہاں پر یہ بتلا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جنکؔ اور راؔون کسی شخص کے ذاتی نام نہ تھے۔ وَیدیھ کے تمام راجہ جنکؔ کہلاتے تھے۔ جیسے کہ آج کل کے جاپان کے تمام بادشاہ میکاڈو کہلاتے ہیں۔ جو جنکؔ مہارانی سیؔتا کا پِتا تھا۔ اُس کا اصلی نام سیرِدھوج تھا۔ اِسی طرح لنکا کے تمام راجہ راؔون کہلاتے تھے۔

تامل زبان میں اَیراون۔ پربھو۔ راجہ یا حاکم کے معنے رکھتا تھا۔ جس راؔون کو سری رام چندر جی نے مارا اُس کا اصلی نام وشنگریو تھا۔

اِس مندرجۂ بالا واقعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سری رام چندر جی کے زمانے میں وَندھیاچل پہاڑ اور نربدا ندی کے شمال کا تمام علاقہ اور بنگال اور بہار کے موجودہ صوبے آریوں کے ماتحت ہو چکے تھے۔ وسطی ہند میں بوکھیل کھنڈ

اور بندھیل کھنڈ کے علاقے موجودہ ہی۔ پی کا صوبہ اور دریائے گوداوری اور نربدا کا تمام درمیانی ملک جنگلی قوموں سے آباد تھا۔ لیکن اِس تمام علاقے میں آریہ رشیوں اور مُنیوں کے آشرم جا بجا بن چکے تھے۔ اور یہاں کے باشندے آریہ تہذیب کے زیر اثر آنے شروع ہو گئے تھے۔ لیکن ہندوستان کا انتہائی جنوبی علاقہ اور جنوبی ہندوستان کا تمام مغربی ساحل راکشسوں اور بانر قوم کے لوگوں سے آباد تھا۔ مشرقی علاقے میں بالی اور اِس کے بعد سُگریو حکمران تھے۔ اور مغربی علاقے میں سُگریو اور اس کے بعد وبھیشن راج کرتے تھے۔

رامائن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بسنت رتو میں مہاراجہ رام چندر جی کو یوراج کا ابھی شیک ملنا تھا جب بن باس مل گیا۔ تو رام چندر جی بمعہ سیتا جی و لکشمن جی ایودھیا سے رتھ پر سوار ہو کر شہر کے باہر نکلے اور جنوب کی طرف روانہ ہوئے۔

ایودھیا اور گنگا کے درمیان یہ لکھا ہے۔ اُنہوں نے چار ندیاں پار کیں یعنی تمسا۔ وید شرتی۔ گومتی۔ اور سیاند کا۔ اِن چار ندیوں میں سے گومتی اور گنگا کے درمیان اَب بھی ایک ندی سایہ کہلاتی ہے۔ شاید یہ ہی سیاند کا ہو۔ سریو اور گومتی کے درمیان اَب بھی ایک ندی تونسا بھتی ہے۔ شاید یہی تمسا ہو۔ اِن ندیوں کو پار کر کے رام چندر جی مہاراج گنگا کے کنارے آئے۔ اور اِس دریا کو بمقام شرنگویر پور پار کیا۔ یہ مقام شرنگویر پور غالباً موجودہ مقامات مرزا پور کے قریب ہو گا یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ موجودہ شہر مرزا پور پُرانے شہر شرنگویر پور کی جگہ ہی آباد کیا گیا ہو۔ دریائے گنگا کے پار کرنے میں سری رام چندر جی کو ایک "گوہا" نامی بھیل سردار نے مدد دی تھی یہاں پر سے سری رام چندر جی سیتا جی اور لکشمن جی یہ تینوں بن باسی دریائے گنگا کے کنارے کنارے پریاگ (موجودہ الہ آباد) تک پہنچ گئے۔ یہاں پر اُنہوں نے رشی بھاردواج کے آشرم میں رات بھر قیام کیا۔ دوسرے روز اُنہوں نے پریاگ سے

دیائے جمنا کے کنارے کچھ دور جاکر اس ندی کو پار کیا۔ اور وہاں سے جانب جنوب چل کر چترکوٹ روانہ ہوئے۔ چترکوٹ پریاگ سے دس کوس کے فاصلے پر ہے یہاں پر والمیکی رشی کا اُس وقت آشرم تھا۔ اِسی آشرم کے پاس سری رام چندر جی ایک کٹیا بناکر داس کرنے لگے۔

دوسری طرف جب شری رام چندر جی بن باس کو روانہ ہوگئے۔ اور چار روز بعد جب رتھ سارتھی سومنترا اُن کو گنگا پار کرکے واپس آیا۔ تو راجہ دشرتھ نے پران تیاگ دئے۔

اِس پر وزیروں کو بہت فکر ہوا۔ کہ اَب راج کا کیا انتظام ہوگا۔ بغیر راجہ کے راج مشکل ہے۔ چنانچہ یہی فیصلہ ہوا کہ کیکئی دیش دُوت بھیجکر بھرت کو ان کے نانا کے گھر سے بُلایا جاوے۔ اور اوس کے سپرد راج کیا جاوے۔

جب بھرت ایودھیا واپس آئے تو اُن کو یہ تمام کارروائی دیکھ کر بہت رنج ہوا۔ اُنہوں نے اپنی ماں کو بہت لعنت مُلامت کی اور خود راج کرنے سے انکار کردیا

اَب یہ صلاح ہوئی کہ سری رام چندر جی کو واپس لایا جاوے۔ چنانچہ بھرت شترگھن اِن کی تینوں ماتائیں وزیر اُمراء بمعہ فوج چترکوٹ روانہ ہوئے سری رام چندر جی سے پرارتھنا کی گئی کہ وہ واپس ایودھیا چل کر راج سمبھالیں۔ لیکن اُنہوں نے صاف انکار کردیا اور فرمایا کہ جب تک چودہ برس پورے نہ ہوجائیں گے۔ وہ اجودھیا کے علاقہ میں پاؤں نہ دھریں گے۔

اِس کے بعد بھرت جی نے سری رام چندر جی کی کھڑاویں لیکر رُخصت لی اور تخت پر اُن کو رکھکر اُن کی طرف سے راج شروع کردیا۔

جب سری رام چندر جی نے دیکھا کہ ایودھیا واسی چترکوٹ اُن کے درشنوں کو آجاتے ہیں۔ تو اُنہوں نے اِرادہ کرلیا کہ وہ اب اِس مقام پر نہیں رہیں گے۔ اور دُ

دنڈک بن چلے جائیں گے چترکوٹ کے بالمیکی آشرم سے روانہ ہو کر سری رام چندر موجودہ بندھیل کھنڈ اور بھگیل کھنڈ کے جنگلوں میں پھرنے لگے۔ اُس علاقے میں اتری رشی۔ شربھنگ رشی اور سوتیکشن رشی کے آشرم اُس وقت موجود تھے اُن آشرموں میں باری باری رہ کر وقت گزارتے رہے۔ راکشسوں سے اُن رشیوں اور منیوں کی رکھشا کرتے رہے۔ اس طرح سے ہی اُن آشرموں میں گھومتے دس گیارہ برس گذر گئے۔ اس کے بعد سری رام چندر جی اگست رشی کے آشرم کی طرف روانہ ہوئے

یہ آشرم سوتیکشن آشرم سے جنوب کی طرف تھا۔ سوتیکشن آشرم ریاست ریوا میں ہے۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگست رشی کا آشرم غالباً ریوا اور جبل پور کی حدود دریائے نربدا کے منبع کے نزدیک شاید امرکنٹک تیرتھ کے پاس ہوگا۔ اگست رشی کے آشرم سے سری رام چندر جی پنچ وٹی کو جو دریائے گوداوری کے منبع کے نزدیک ہے گئے۔ لیکن لکھا ہے کہ وہ پہلے اگست آشرم سے جانب جنوب گئے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جبل پور اور گڈھ منڈلہ کے اضلاع میں سے ہوتے ہوئے علاقۂ ناگپور کے وین گنگا دریا کے کنارے جا کر گوداوری دریا کے کنارے پہنچے ہوں گے وہاں سے وہ گوداوری کے کنارے کنارے چلتے ہوئے ناسک میں پہنچے ہوں گے یہاں پہنچ کر اُنہوں نے پنچ وٹی میں ایک کٹیا بنالی۔ اور وہاں پر رہنے لگے۔

اِس جگہ وہ غالباً سال یا ڈیڑھ سال رہے ہوں گے یہیں پر لکشمن جی نے سُروپ نکھا کے کان اور ناک کاٹ دیا۔ اور اسی جگہ سے راون سیتا جی کو ہر کے لے گیا۔ اس کے بعد سری رام چندر جی سیتا جی کو تلاش میں پنچ وٹی سے نکھے سلوم ہوتا ہے کہ وہ ناسک سے جانب جنوب گئے۔ اور موجودہ صوبۂ بمبئی کے اضلاع میں سے ہوتے ہوئے راجہ بالی کی راجدھانی کشکندھا پہنچے۔ کشکندھا کا شہر اُس وقت پامپا ندی کے کنارے تھا۔ اور اس شہر کے نزدیک ندی کے کنارے ایک بھاری

جھیل تھی جس کو پامپا سرووَر کہتے تھے۔ سری رام چندر جی اور لکشمن جی نے اسی جھیل کے کنارے رہائش اختیار کی۔

اس پامپاندی کو آج کل تونگ بھدراندی کے نام سے پکارتے ہیں۔ کشکندھا شہر کا نام بعد ازاں انگد نگری پڑ گیا۔ چودھویں صدی عیسوی میں اُس پُرانے شہر کی جگہ دیئے نگر شہر قائم ہوا۔ یہاں پر اُن دنوں راجہ بالی اور سُگریو کے درمیان جھگڑا تھا سری رام چندر جی نے سُگریو کی مدد کی۔ راجہ بالی مارا گیا۔ اور سُگریو اُس ریاست کا راجہ ہوا۔ ہنومان اُس راجہ سُگریو کی فوج کا سپہ سالار تھا۔ جب یہ معلوم ہوا کہ سیتا جی لنکا میں راون کے قلعے اشوک واٹیکا میں قید ہے۔ تو سُگریو کی امداد سے سری رام چندر جی نے لنکا پر چڑھائی کر دی کشکندھا نگری سے غالباً میسور کی موجودہ ریاست میں سے ہوتے ہوئے دریائے کاویری کے کنارے چل کر وہ شاید ترچناپلی پہنچے ہوں گے۔

پھر یہاں سے مدورا ہوتے ہوئے رامیشور پہنچے ہوں گے۔ یہاں پر ان کو سمندر کے درشن ہوئے۔ سمندر کے پار لنکا تھی۔ اُس جگہ پر سمندر پر پل باندھا گیا اُس پُل پر سے سمندر پار کر کے سری رام چندر جی کی فوج لنکا میں داخل ہوئی۔

اَب آخر میں یہ معلوم کرنا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ مہاراجہ رام چندر کی آیو کتنی تھی۔ یہاں پر دو تین باتوں کا خیال کرنا پڑے گا۔ راماین میں لکھا ہے کہ جب پنچ وٹی میں رہائش رکھتے ہوئے سیتا جی کو راون ہرنے آیا۔ تو اُس نے سیتا جی سے بات چیت شروع کی۔ تو اُس نے اپنا پتہ بتلاتے ہوئے یہ کہا کہ سری رام چندر جی کی عمر بن باس کے وقت پچیس برس کی تھی اور اُن کی عُمر یعنے سیتا جی کی اٹھارہ برس کی تھی۔

اب اِس میں چودہ برس بن باس کا عرصہ جوڑنا ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ

بن باس کا وقت سُورجی سال سے نہیں گِنا جاتا۔ بلکہ چندر ماہی حساب سے گِنا جاتا ہے چندر ماہی سال سُورجی سال سے گیارہ دن چھوٹا ہوتا ہے۔ اِس حساب سے چودہ چندر ماہی سال تیرہ سال اور سات ماہ سُورجی سال کے برابر ہوئے۔

سری رام چندر جی کو بن باس چیت کے مہینے میں ہوا۔ اگر چیت سے سات ماہ گنے جائیں تو کاتک کا مہینہ آجاتا ہے۔ لہذا بن باس کاتک میں ختم ہوا۔ اسوج کی شکل دشمی کو یعنی ۲۵ تاریخ کو راون مارا گیا پندرہ روز لنکا کے راج کے انتظام میں اور وبھیشن کے تاجپوشی میں صرف ہوئے ہوں گے۔ اتنے میں بن باس کا وقت تقریباً ختم ہو گیا۔ اور کہا جاتا ہے کہ سری رام چندر جی لنکا سے ایودھیا پشپ بمان کے ذریعہ تین دن میں آپہنچے۔ آتے ہی ایودھیا میں سری رام چندر جی کی تاج پوشی ہوئی۔ اور اِس خوشی میں نگر واسیوں نے دِیپ مالا کی۔

یہ دیپ مالا دیوالی کے نام سے اَب بھی منائی جاتی ہے۔ دیوالی کاتک اماوس کو یعنی ۱۵ کاتک کو ہوتی ہے۔ اِس حساب سے یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ سری رام چندر جی تاج پوشی کے وقت ۳۸ سال، ماہ کے تھے اِس کے تقریباً ڈیڑھ سال بعد وسنت رتو میں کوش اور لَو دونوں راج کماروں کی پیدائش بالمیکی جی کے آشرم میں بمقام چترکوٹ ہوئی لہذا اِن لڑکوں کی پیدائش کے وقت سری رام چندر جی کی عمر چالیس برس کی اور سیتا مہارانی کی عمر تینتیس ۳۳ برس کی تھی۔

جن دنوں اِن راج کماروں کی پیدائش ہوئی۔ اُنہیں دنوں شترگھن کو متھرا اور لو۔ پی راجپوتانہ کا راج ملا تھا۔ یہاں پر جب اُس نے بارہ برس راج کیا۔ تو وہ سری رام چندر جی سے ملنے ایودھیا آئے راستے میں بالمیکی آشرم سے ہوتے ہوئے آئے۔ اِس آشرم میں اُنہوں نے بالمیکی کرت رامائن کو پہلی مرتبہ سُنا۔ یعنی جب رامائن لکھی گئی۔ تو سری رام چندر جی مہاراج کی عمر باون ۵۲ برس کی تھی۔ اور سیتا مہارانی کی

عمر پینتالیس (۴۵) کی تھی۔

اِس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد سری رام چندر جی مہاراج نے گومتی ندی کے کنارے "نیمش آرینہ" میں اسو میدھ یگیہ کیا۔ جس کی کارروائی ایک سال تک ہوتی رہی اِس یگیہ میں تمام راجے مہاراجے اور رشی منی اور پنڈت وغیرہ شامل تھے۔ بالمیکی رشی بھی کوش اور لو کے ساتھ اِس یگیہ میں آئے تھے۔ اور تبلایا جاتا ہے۔ اِس یگیہ کے دوران میں اُن راج کماروں نے رامائن گاکر رام اور لکشمن کو سُنائی تھی۔ اِسی یگیہ کے آخیر میں سیتا مہارانی بلائی گئی لیکن وہ رام لکشمن۔ بھرت۔ شترگھن کے سامنے آکر پرتھوی میں سماگئی یعنی پران تیاگنے کے وقت سیتا جی کی عمر ۴۶ برس کی تھی۔ اور اِس وقت سری رام چندر جی کی عمر ۵۳ برس کی تھی۔

اِس یگیہ کے کچھ عرصہ بعد کوشلیا۔ سومترا اور کیکئی اِن تینوں ماتاؤں کا دیہانت ہوا۔ اِس کے کچھ عرصے بعد بھرت کو گندھروں کا دیش فتح کرنے کے لئے بھیجا گیا اِس دیش میں دریائے سندھ کے مشرق میں بھرت کے بیٹے تکش کے نام پر "تکشلا" نام پنجاب میں شہر آباد کیا گیا۔ جو اب تک ٹکسلہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور دوسرا شہر دریائے سندھ کے مغرب میں بھرت کے دوسرے بیٹے پوشکل کے نام پر "پوشکلاوتی" نام آباد کیا گیا۔ یہ "پوشکلاوتی" کا شہر اَب "پشاور" کے ضلع میں چارسدھ کے نام سے مشہور ہے۔

رامائن کے اوتر کانڈ میں لکھا ہے کہ اِن علاقوں میں بھرت نے پانچ برس راج کیا۔ اور پھر مُلک کا اِنتظام اپنے بیٹوں کے سپرد کرکے وہ اجودھیا واپس آئے گندھر دیش سے بھرت کے واپس آنے پر سری رام چندر جی کی عمر ساٹھ برس سے اُوپر ہونی چاہیئے۔

بھرت کے واپس آنے پر سری رام چندر جی نے لکشمن جی کے بیٹوں انگد اور چندر کیتو کو کاروپتھ کا دیش دیا۔ یہ علاقہ غالباً موجودہ میرٹھ اور انبالہ کمشنریوں کا مُلک

ہوگا۔ اس علاقے میں بھرت جی اور لکشمن جی تقریباً دو برس رہ کر انتظام ملک راج کماروں کو سپرد کر کے واپس اجودھیا ہوئے۔

اِن واقعات کے تھوڑے عرصہ بعد اوتر کانڈ میں لکھا ہے۔ ان چاروں بھائیوں نے سرجوندی میں جاکر پران تیاگ دئے۔

اُس وقت سری رام چندر جی کی عمر غالباً باسٹھ یا پینسٹھ برس کی ہوگی۔

پران تیاگنے سے پہلے سری رام چندر جی نے اپنا اجودھیا کا راج دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ جنوبی حصّہ کوش کو دیا گیا۔ جہاں اُس نے "کوشاوتی" شہر آباد کیا۔ اور شمالی حصّہ "لو" کو دیا گیا۔ جہاں پر اُنہوں نے "شراوستی" نام شہر آباد کیا۔

جے گھٹ گھٹ باسی۔ پربھو انباسی۔ پرنت پال۔ بھگونتا
جے دُوج ہنکاری۔ جے اُسراری۔ جے جے کملاکنتا
ست چِت آنندا۔ دِین دیالا۔ دِین بندھو۔ سُکھ راسی
مایا گوتیتا چرت پونیتا۔ پربھو! کاٹو دُکھ پھاسی
جے بھو بھئے۔ بھنجن۔ اَسُر نکندن۔ جَن من رنجن سوامی
جے جے سُرنایک۔ جَن سُکھ دایک۔ ویاپک انتریامی
شر بھار اُتارو۔ آن سنبھارو۔ تُم سم اور نہ دُوجا
ہم شرن تمہارے۔ تُم رکھوارے۔ کریں کمل پد پُوجا
ترے تاپ مِٹاؤ۔ کشٹ ہٹاؤ۔ درشٹی دیا اب کیجو
ہم داس تمہارے بہُت دُکھارے۔ چَرن شرن میں لیجو

سری گنیش مہہ

بال کانڈ

ترتا یُگ میں دریائے سرجو کے کنارے اجودھیا (اودھ) نام کی ایک راجدھانی تھی۔ وہاں چکرورتی دشرتھ راج کرتا تھا۔ اس کا پُرانا نام اچھوا کو تھا۔ مگر رگھو نام کے ایک راجہ نے اس دیش میں جنم لے کر اپنے گُنوں کے کارن سنسار میں ایسا نام پیدا کیا کہ اس دیش کا نام ہی رگھو دیش ہو گیا۔ اسی رگھو دیش میں دشرتھ نام کے ایک بڑے بیر۔ دھیر۔ نیائی اور پرتاپی راجہ ہوئے ہیں۔ ساتھ ان کا بڑا ہی اُتم برتاؤ تھا۔ اور راج میں دھن۔ دھانیہ۔ سُکھ اور شانتی کا دور دورہ تھا۔ بڑے بڑے رشی مُنی۔ پنڈت اُن کے راج میں آکر بس گئے تھے۔ راجہ کا خزانہ زر و جواہر سے مالا مال تھا۔ اجودھیا نگری کی اونچی اونچی اٹاریاں اور دوکانیں دھن دھانیہ سے بھری ہوئی۔ آکاش سے باتیں کرتی تھیں۔ مہاراج دشرتھ کو سب طرح کے سکھ پراپت تھے۔ مگر ایک بڑا بھاری دُکھ اُن کے ہردے کے اندر پیدا ہوا اسے اشٹ دیا کرتا تھا اور وہ دُکھ یہی تھا کہ اُن کا کوئی پُتر نہ تھا۔ ان کی تین رانیاں تھیں۔ (۱) کوسلیا۔ (۲) سُمترا۔ (۳) کیکئی۔ راجہ اپنے من کو ہر طرح سمجھاتا مگر پُتر ہینتا کا دُکھ اُن کو ہمیشہ چنچل ہی کر دیا کرتا تھا۔ ایک دن اُنہوں نے اپنے گرو بشسٹ سے کہا۔ کہ آپ کی کرپا سے مجھے اس سنسار کے سب سُکھ پراپت ہیں۔ مگر سنسار کے

ایک چھوٹے سے گرہست کو جو سکھ پراپت ہے وہ مجھے سوپن میں بھی نہیں ہے۔ وہ یہ ہے کہ میں نے آج تک پُتر کا مکھ نہیں دیکھا۔ بہت دِن ہوئے ایک کنیا اُپتن ہوئی تھی۔ اُسے بھی میں نے اپنے متر (لوم پاد) کو دے دیا ہے۔ اب وہ انہیں کی پُتری کہلاتی ہے اگر وہی میرے پاس ہوتی تو میں کم سے کم سنتان والا تو کہلاتا۔ اِس طرح کہتے ہوئے راجہ کی نیتروں میں آنسو بھر آئے۔ یہ دیکھ کر مُنی بسشٹ نے کہا۔ راجن! اس کا مجھے بھی بڑا کھید ہے۔ مگر کیا کیا جا سکتا ہے۔ بھاگیہ میں جو ہوتا ہے اِس میں منیشہ کا کوئی اُپائے نہیں ہے۔ اِس پر بھی مجھے ایک اُپائے یاد آئی ہے وہ بھی کر کے دیکھ لینا چاہئے آپ اپنی پُتری شانتا کے پتی رشیہ شرنگ کو بلوا کر اُن سے (پُتر کامیشٹی) جگیہ کرائیں۔ اگر بھگوان چاہے تو آپ کا بگڑا ہوا بھاگیہ بن سکتا ہے۔ یہ سُن کر راجہ بہت پرسن ہوئے اور جگیہ کی تیاری کے لئے منتریوں کو آگیا دی۔ رشیہ شرنگ بلائے گئے۔ وہ اپنے ششوں کے ساتھ آئے۔ جگیہ کا کام آرنبھ ہوا۔ بید منتروں سے کئی دن تک جگیہ ہونے کے بعد جگیہ کُنڈ سے ایک تیجسوی پُرش ہاتھ میں سونے کا پاتر لئے ہوئے پرکٹ ہوئے اور کہے۔ راجن! میرا نام پرجاپتی ہے تمہارے جگیہ کئے ہوئے اِس جگیہ کو دیکھ کر میں آنند ہوا۔ اِسی لئے میں خود تمہاری منش کا منا پورا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ یہ لو میں تم کو دیوتاؤں کا تیار کیا ہوا پایس دیتا ہوں۔ اسے لیجا کر اپنی رانیوں کو کھلا دو۔ اِس کے کھانے سے اُن کو دیوتاؤں کے سمان تیجسوی پُتر پراپت ہوں گے۔ یہ سُن کر دشرتھ نے اُن کے ہاتھ سے وہ پایس پاتر لے لیا۔ ساتھ ہی وہ دیوتا انتردھان ہو گئے۔ مہاراج بڑے آنند چت سے وہ پاتر لے کر اپنے رنی باس میں آئے اور پایس کے تین بھاگ کر کے بڑا بھاگ کوسلیا کو اور دونوں چھوٹے بھاگ سُمترا اور کیکئی کو دئے۔ کوسلیا اور سُمترا نے اپنا بھاگ کھا لیا۔ کیکئی کے حصّے میں سے راجہ نے آدھا پایس لے کر دوبارہ سُمترا کو دیا۔ بقیہ بھاگ کیکئی نے

گربھ ہن کیا۔ اُس کے کھاتے ہی سب کے پران آنند ہو گئے۔ کچھ دنوں کے اندر تینوں رانیاں گربھوتی ہوئیں۔ راجہ بھر میں آنند اُلتسو منائے جانے لگے۔ جب رانیوں کے گربھ کے دن پورے ہوئے۔ سُہاونی بسنت رُت کے چیتر شُکل پکش کی نومی کو بڑی رانی کوسلیا کے گربھ سے دیوتاؤں کے سمان ایک بالک اُتپن ہوئے جس سے ماتا کوسلیا کو بڑا آنند ہوا اور مہاراج دُشرتھ مارے آنند کے راجہ بھر میں آنند اُلتسو منائے جانے اور جاچکوں کو دان دینے کی آگیا دی۔ اور راجدوار پر نقارے۔ دمامے شہنائیاں اور طرح طرح کے باجے بجنے اور گھر گھر میں منگل کے گیت گائے جانے لگے۔ بڑے پریم سے بسشٹ نے اُس بالک کا نام (رامچندر) رکھا۔ اِس کے دوسرے دِن رانی کیکئی کے گربھ سے بھی ایک پُتر اُتپن ہوا۔ یہ بالک روپ رنگ میں ٹھیک سری رامچندر کے ہی سمان تھا۔ اِس پُتر کا نام (بھرت) رکھا گیا۔ تیسرے دِن رانی سُمترا کے بھی دو پُتر اُتپن ہوئے۔ یہ بالک بھی بڑے رُوپوان اور تیجسوی تھے۔ اِن پُتروں میں سے جو پہلے اُتپن ہوئے اِن کا نام (لچھمن) اور چھوٹے کا نام (چھترگھن) رکھا گیا اِس طرح تینوں رانیوں کے پُتر اُتپن ہونے سے راجہ دُشرتھ آنند مگن ہوئے جتھا سمئے چاروں بالکوں کے تمام سنسکار بڑی دھوم دھام سے کئے گئے۔ چاروں راج کُمار روز بروز بڑھنے لگے جب پانچ برس کی عمر ہوئی ایک شُبھ دِن دیکھ کر راج کُمار بدیا سیکھنے کے لئے بسشٹ رُکھ کے حوالے کئے گئے۔ بالک پن میں ہی اُن چاروں نے (ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات) والی کہاوت سب طرح سچ ثابت کر دکھائی۔ بسشٹ نے شاستروں کی تعلیم کے ساتھ ہی ساتھ شستر بدیا کا بھی ابھیاس کرایا۔ چاروں بھائیوں میں سری رامچندر ہی بڑے تھے۔ وہ کیول جنم ہی سے بڑے نہ تھے بلکہ بدیا۔ بُدھی اور دوسرے تمام گُنوں میں اپنے تینوں چھوٹے بھائیوں سے بڑھے ہوئے تھے اور ماتا پتا اور سمست اجودھیا باسیوں کو اپنے سُندر آچار بچاروں سے آنند کرتے رہے۔ اِس کے دو تین برس کے بعد

کیکئی نریش کے لڑکے بھرت کے ماما اجودھیا میں آئے۔ کچھ دن رہ کر اپنے ساتھ بھرت اور چھوٹے لکھن کو لیتے گئے۔ اُن کے جانے کے کچھ کال بعد مُنی راج بشوامتر دشرتھ سے ملنے کے لئے آئے۔ اِن کے آنے کا سماچار سُنتے ہی مہاراج اِن کے سواگت کے لئے آگے بڑھتے گئے اور بڑے آدر سے اُن کو اپنے سنگھاسن پر بٹھا کر کہا۔ مُنی راج! آج میرے بڑے بھاگ ہیں جو میں نے گھر بیٹھے ہی آپ کا درشن پایا۔ کہئے کس لئے کرپا کی؟ کیا داس کو کچھ آگیا دینی ہے؟ سیوک کو سدا اپنی آگیا پالن کرنے کے لئے تیار سمجھئے۔ یہ سُن کر بشوامتر نے کہا۔ مہاراج! آپ کی باتیں سُن کر مجھے بڑی پرسنتا ہوئی کیوں نہ ہو۔ آپ پتر کُل کے دھنک دھرم ہیں۔ مہاراج ہو کر گو برہمن کا اُپکار کرنا دُرلبھ کی آگیا کرنا دے ہوئے بچن کو پالن کرنا آپ کے کُل کی ریتی ہے۔ اِس لئے جب آپ میری بات مان کر سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہیں تو مجھے پوری آشا ہے کہ میں یہاں سے خالی نہ جاؤں گا۔ مُنی کو اِس پرکار کہتے دیکھ کر پرسن من سے مہاراج دشرتھ نے کہا یہ تو آپ کی کرپا ہے جو آپ نے میری اتنی بڑائی کی ہے۔ باستو میں جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے رشیوں۔ مُنیوں۔ کی آگیا پالن کیا کرتا ہوں اِسی طرح آپ کی جو کچھ اچھا ہو وہ کہہ دیجئے میں آپ کی آگیا سے باہر نہیں ہوں بشوامتر نے کہا۔ راجن! سُنئے میں جس کام کے لئے آیا ہوں وہ یہ ہے کہ میں اِن دِنوں ایک جگیہ کر رہا ہوں مگر رشٹ راچھسوں کے کارن وہ پورا نہیں ہو سکتا۔ اگر میں چاہتا تو اپنے تپوبل سے اُن کو نشٹ کر دیتا۔ مگر اُن کے بدھ کے لئے میں اتنے کشٹ سے کی ہوئی تپسیا کو برتھا کرنا نہیں چاہتا۔ اِس لئے آپ اپنے بڑے پُتر سری رامچندر کو مجھے دیدیجئے۔ میں اُن سے جگیہ کی رچھا کراؤں گا۔ میرا وشواس ہے کہ وہ اِس کام کو اچھی طرح پورا کر سکیں گے۔ اگر میں چھوٹے ہونے پر بھی اُن کا تیج بڑا بھاری ہے اور میرے کام میں لگے رہنے کے کارن اِن کا کچھ نہ بگڑ سکے گا۔ اِس لئے آپ کچھ چنتا نہ کریں۔ اُن کو میرے ساتھ جانے



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

آگیا دیں میں شیکھر ہی سری رام چندر کو لے کر یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔ یہ بات سنتے ہی مہاراج دشرتھ پریشان ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے کہا منی راج! آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ کہاں تو مل کلیور والا رام اور کہاں بکٹ روپ اور پراکرم والے راچھس! اُسے آپ کیسے اُن مہا دشٹوں کا مقابلہ کرنیکے لئے لے جانا چاہتے ہیں؟ آپ پرسنکٹ ہے تو چلئے میں ابھی آپ کی سیوا کے لئے تیار ہوں۔ آج ہی چل کر راچھسوں کا ناش کر دیتا ہوں۔ ابھی تک تو رام نے کبھی چھوٹی سی لڑائی نہیں دیکھی ہے یکایک اُسے اتنے بڑے شتروں سے مقابلہ نہ کرائیے۔ اگر آپ رام کو لے جانا ہی چاہتے ہیں تو مجھے بھی ساتھ لے چلئے کیونکہ اُسے دیکھے بنا مجھے چین نہیں آتا۔ مہاراج کے ان بچنوں کو سُن کر بشوامتر نے جھنجھلا کر کہا ابھی تو آپ خوب لمبی چوڑی ہانک رہے تھے۔ اتنی ہی دیر میں یہ متی گتی کیسی بدل گئی؟ بات کہہ کر مکر جانا رگھو ونشیوں کی ریتی نہیں ہے (رگھو کل ریت سدا چلی آئی + پر آن جائیں پر پران نہ جائی) اچھا اگر آپ میرا کہنا نہیں مانتے ہیں تو میں ابھی یہاں سے چلے جاتا ہوں۔ یہ کہہ کر بشوامتر کرودھ سے اُٹھ کھڑے ہوئے منی کے کرودھ کو دیکھ کر راجہ دشرتھ مارے ڈر کے گھبرا گئے اسی سمئے بسشٹ بھی آپہنچے بشوامتر کی یہ حالت دیکھ کر مہاراج دشرتھ سے کہنے لگے راجن! اگر بشوامتر سری رامچندر کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں تو آگیا دیدیجئے اس میں بھئے کی کوئی بات نہیں ہے۔ ان کے ساتھ رہنے سے سری رام چندر کا کبھی منگل نہیں ہو سکتا بسشٹ کی باتوں نے مہاراج دشرتھ کا بھئے اور بشوامتر کا کرودھ دُور کر دیا۔ مہاراج نے ہاتھ جوڑ کر کہا منی راج! میں ممتا کے کارن میں نے آپ کی بات ٹالنے کی بنتی کی تھی۔ میرا یہ دوش چھما کیجئے میں رام کو آپ کے ساتھ خوشی بھیج دیتا ہوں یہ کہہ کر مہاراج نے سری رامچندر کو بلایا اور اُچت اُپدیش دے کر منی کے ہاتھوں میں رکھ دیا۔ یوں تو چاروں بھائیوں میں آپس میں بڑی پریت تھی مگر لچھمن کا سوبھاؤ ایسا کچھ تھا کہ

گھڑی بھر بھی سری رامچندر سے الگ رہ نہیں سکتے تھے مُنی کے ہمراہ سری رام چندر کے جانے کی کیفیت سُنتے ہی وہ بھی اُن کے ساتھ جانے کیلئے تیار ہو گئے یہ تینوں سب سے مل کر آنند کے ساتھ اَجودھیا سے چلے انیک ندیوں۔ نالوں۔ پہاڑوں۔ جنگلوں نگروں اور گراموں کو پار کرتے ہوئے ایک گھنے جنگل میں آ پہنچے۔ وہاں سری رامچندر نے پوچھا مُنی ورا یہ جنگل تو بڑا ہی بِکٹھ اور نِرجن ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اِدھر منشیوں کا آوا گمن نہیں ہے۔ بشوامتر نے کہا۔ رام! یہاں کسی زمانہ میں بڑا ہی سُندر سہاونا نگر تھا۔ آج ایسا گھنگھور جنگل ہو گیا ہے۔ اِس دیش کا نام (ملد کا روشن) تھا۔ تاڑکا نام کی راچھسی نے اِس کو ایسا اجاڑ ڈالا ہے کہ آج بستی کا کہیں نام و نشان نہیں رہا۔ میں جو تم کو اِس راستے لے آیا ہوں اس کا کارن یہی ہے کہ تمھارے ہاتھوں وہ راچھسی ماری جائے اور میں پھر سے اُس دیش کا اُدھار کر سکوں۔ تم یہ خیال نہ کرو کہ وہ اِستری ہے اِس کو کس طرح بدھ کروں؟ کیونکہ سَنسار کو دُکھ دینے والی اِستری کی ہتیا کرنے میں کوئی دوش نہیں ہے۔ یہی راچھسی اور اِس کے بال بچے مجھے جگیہ کرنے نہیں دیتے۔ یہ بات سُن کر سری رامچندر نے کہا۔ مُنی راج! آپ کی جیسی آگیا ہو گی ویسا کرنے کے لئے میں تیار ہوں جس کارج سے سَنسار کو لابھ ہو اُس کے کرنے میں مجھے کوئی چنتا نہیں ہے۔ اِس طرح کی باتیں ہو رہی تھیں کہ سامنے کی طرف پُرتھوی سے آکاش تک دھول اڑتی ہوئی دکھائی دی۔ ساتھ ہی آندھی کی طرح بھیانک شبد سُنائی دیا۔ جنگل کے سارے پشو پکھی پران لیکر بھاگ چلے۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک بھیانک راچھسی منھ پھیلائے لال لال آنکھیں کئے سری رام چندر۔ لچھمن اور بشوامتر کی طرف دوڑتی ہوئی آتی دکھائی دی۔ اِسے دیکھتے ہی بشوامتر مارے بھئے کے تھر تھر کانپنے لگے۔ مُنی کی یہ اَوستھا دیکھ کر سری رام چندر نے بڑی تیزی کے ساتھ اُس کے ہردے میں ایک ایسا تیر مارا کہ وہ بھوی پر گر پڑی



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

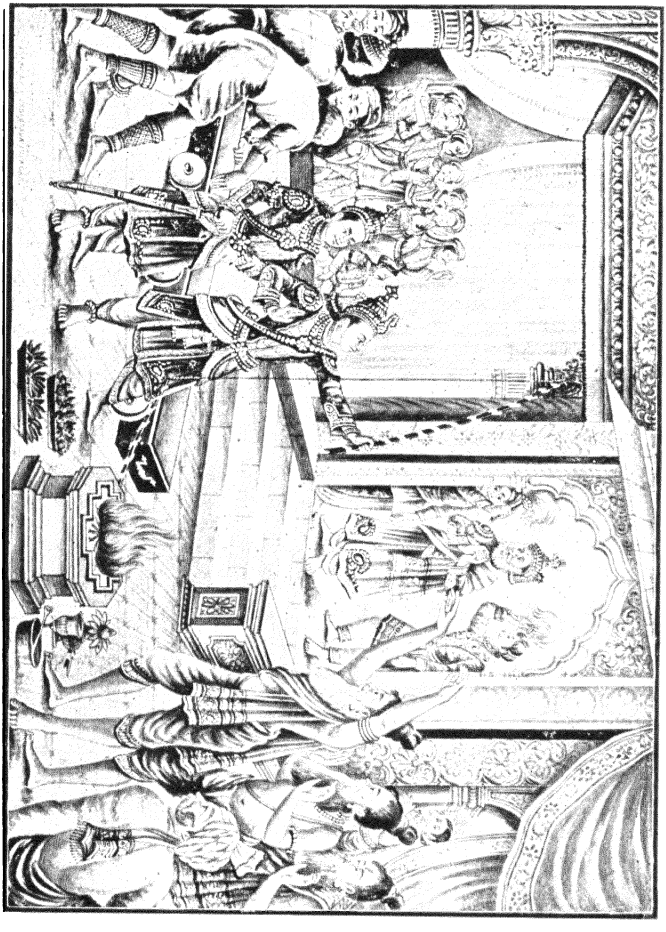
اور تڑپ تڑپ کر مر گئی۔ سری رامچندر کی یہ تیر اندازی اور پھرتی دیکھ کر بشوامتر بڑے
پرسن ہوئے اور بولے تم سا بیر میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ اس لئے تم کو میں اپنی ساری
شستر بدیا سکھلائے دیتا ہوں۔ تم جیسے بیروں کو ہی یہ بدیائیں زیب دیتی ہیں۔ یہ کہہ کر
بشوامتر نے سری رامچندر کو طرح طرح کے شستر اور استر بدیائیں سکھلا دیں۔ وہاں سے
چلتے چلتے ایک دن تینوں بشوامتر کے آشرم میں پہنچے۔ وہاں منی نے جگیہ کی رچھا کا
بار سری رام چندر اور لچھمن کے سپرد کر کے آپ جگیہ کی تیاری آرنبھ کی۔ دونوں بھائی جگیہ
منڈپ کے چاروں طرف گھوم گھوم کر پہرا دینے لگے چھ دن تک نگاتار جگیہ ہوتا رہا مگر ساتویں
دن یکایک راچھسوں کی ایک بڑی بھاری سینا آشرم میں آپہنچی۔ اس کے سینا پتی سوبا ہو
اور مارچ دو پربل راچھس تھے۔ سری رام چندر نے سوچا کہ پہلے انہیں دونوں کی خبر لینی
چاہئے پھر تو یہ ساری سینا پتنگوں کی طرح جل مرے گی۔ یہ بچار کر انہوں نے مارچ کو ایک
ایسا تیر مارا کہ وہ سو جوجن دور سمندر میں جا گرا۔ اس کے بعد انہوں نے سوبا ہو پر ایسا اگنی
بان چھوڑا کہ وہ وہیں جل کر بھسم ہو گیا۔ پھر تو دونوں بھائیوں نے اپنے بانوں سے دل کے
دل راچھسوں کو جم لوک بھیج دیا۔ جس سے بشوامتر کا جگیہ نربگھن سماپت ہو گیا۔ انہوں نے
بڑے پریم سے دونوں راج کماروں کو ہردے سے لگا کر بڑے آدر کے ساتھ اپنے آشرم
میں رکھا۔ اسی پرکار آشرم میں کئی دن گزر گئے۔ ایک دن سری رام چندر نے بشوامتر سے
اجودھیا جانے کی اجازت چاہی۔ اس پر بشوامتر کو ایک بات یاد آئی۔ وہ بولے۔ راج کمار!
متھلا کے راجہ جنک کی سیتا نامی ایک پرم سندری اور گنوتی کنیا ہے۔ اس کا سوئمبر برہونے
والا ہے۔ میں دیکھنے کے لئے وہاں جاؤں گا۔ تم دونوں بھائی بھی میرے ساتھ وہاں چلیں۔
بڑے بڑے راجہ اور مہاراجہ اس سبھا میں جمع ہوں گے۔ اس کے سوا اور بھی یہ چرتر ہوا ہے
کہ راجہ نے شوجی کی دی ہوئی ایک بڑی دھنک سبھا میں رکھی ہے اور ان کی پرتگیا ہے کہ
جو کوئی بیر اس دھنک کو چڑھائے گا اس کے ساتھ وہ اپنی کنیا کا بیاہ کر دیں گے۔

چل کر دیکھیں کہ کونسا بھاگوان بیر نکلتا ہے جو جنک کے اُس کنیا رتن کو پراپت کرتا ہے تم کو بھی اپنی بیرتا اور بھاگیہ کی پرچھا کرنے کا سمے مل سکتا ہے۔ منی کی یہ باتیں سری رام چندر کو پسند آئیں اور وہ جنک پُر جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ ایک روز بشوامتر انیک رشیوں منیوں اور راجہ دشرتھ کے دونوں کشور کماروں کے ساتھ جنک پُر کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں جو جو استھان گئے اُن کا برتانت سناتے ہوئے سون ندی پار ہو کر مگدھ دیش میں داخل ہوئے۔ یہاں کی راجدھانی میں بہنے والی بھاگیرتھی میں اشنان کر کے وہیں ٹھہرے رہے۔ دوسرے دن صبح کو اشنان سندھیا سے فارغ ہو کر ناؤ پر سوار ہوئے اور پار ہو کر وشال نگری کے راجہ کے پاس گئے۔ وہاں کے راجہ نے اس منڈلی کو کئی دن تک اپنے یہاں ٹھہرا رکھا۔ وہاں سے نکل کر متھلا میں پہنچے۔ راستہ میں ایک استھان پر ایک سُن سان آشرم دیکھ کر سری رام چندر نے بشوامتر سے پوچھا مہاراج! یہ آشرم تو بڑا ہی رمنیہ استھان میں بنا ہوا ہے۔ مگر ایسا سُن سان کیوں ہو گیا ہے؟ کیا اس بن میں بھی رشی منیوں پر کوئی باد ھا آئی تھی۔ یہ سُن کر منی نے مسکراتے ہوئے کہا نہیں یہاں کی اس اداسی کا کارن کچھ اور ہی ہے۔ پہلے یہاں مہرشی گوتم اپنی پریم سندری استری اہلیہ کے ساتھ رہتے تھے۔ اہلیہ کی سُندرتا دیکھ کر اندر کے من میں برائی پیدا ہوئی۔ ایک دن منی کو باہر جاتے ہوئے دیکھ کر اندر منی کا سا روپ بنا کر آشرم میں چلے آئے۔ بیچاری اہلیہ اس دھوکے کو نہ سمجھی۔ اندر کو اپنا پتی جان کر اُن کی اچھا کے انوسار چلی۔ اندر اپنی منس کا منا پورا کر کے آشرم سے باہر چلے آ رہے تھے۔ اتنے میں باہر سے لوٹے ہوئے گوتم رشی سے اُن کی مُٹھ بھیڑ ہو گئی۔ اندر کو اپنے روپ میں دیکھ کر منی کو بڑا ہی بسمے اُتپن ہوا۔ اپنے جوگ بل کے پربھاؤ سے سارا حال معلوم کر کے بڑے کرودھ سے اُن کو شاپ دے دیا۔ اس کے بعد آشرم کے اندر آئے۔ انجان استھان میں دھوکے کے پھندے میں پڑی ہوئی اہلیہ ہاتھ جوڑ کر اپنے پتی کے سامنے تھر تھر کانپتی

ہوئی آئی۔ اُسے دیکھتے ہی مُنی نے شاپ دیا کہ آج سے تو پتھر ہو کر ہزاروں برس تک نرآہار نرجل اور نرجن اوستھا میں دُکھ بھوگتی یہیں پڑی رہ۔ مُنی کے مُکھ سے شاپ نکلتے ہی اہلیہ کی دیہہ پتھر کی ہونے لگی۔ اِس سمئے روتی ہوئی اپنے اگیانتا سے کئے ہوئے اپرادھ کے لئے چھما مانگی۔ مُنی نے اُس کے پتھر ہونے سے پہلے کہا۔ اچھا! تو نے جو کچھ کیا ہی وہ دھوکے ہی میں کیا ہے۔ اِس لئے ہزاروں برس کے بعد جب دشرتھ نام کے اجودھیا نریش کے پُتر سری رامچندر اِس راستے سے آئیں گے اُس وقت تو اُن کی کرپا سے اِس شاپ سے چھوٹ جائے گی اور پھر مجھ سے آملے گی۔ یہ کہتے ہوئے مُنی باہر چلے گئے اور اہلیہ پتھر کی مورتی کے سمان بھوتل پر پڑی رہی جب سے وہ اب تک ویسی ہی پڑی ہوئی ہے۔ یہ سُن کر سری رامچندر اور لچھمن بڑے ہی آشچرج سے مُنی کے ساتھ اُس آشرم کی طرف چلے۔ وہاں پہنچتے ہی انجان اوستھا میں یکایک سری رامچندر کا چرن شِلا روپنی اہلیا سے چھو گیا چرن لگتے ہی اُس شِلا کے دو ٹکڑے ہو گئے اور اُس کے اندر سے ایک پرم سُندری رمنی باہر نکل اور ماتھا جوڑ کر بڑی بھگتی سے کہی۔ بھگوان! آج میرے بھول سے کئے ہوئے اپرادھ کا بھوگ سماپت ہو گیا۔ اگر آپ میرا اُدھار نہ کرتے تو نہ جانے ابھی اور کتنے کال تک کرم بھوگ بھوگتی رہتی؟ یہ کہہ کر اہلیہ بار بار سری رامچندر کے آگے سر جھکاتے ہوئے استُتی کرتی رہی۔ اِس سمئے کہیں سے گوتم رشی بھی آپہنچے اور اگیان سے کئے ہوئے پاپ کے لئے ہزاروں برس تک پرائشچت پاکر نندہ بنی ہوئی اپنی پتنی کو ساتھ لے چلے گئے۔ اُس دن سری رامچندر وغیرہ وہیں رہے۔ دوسرے دن صبح کو یہ ساری منڈلی جنک پور میں آپہنچی۔ بشوامتر کے آنے کا حال سُن کر راجہ جنک اپنے منتریوں کو لیکر ملنے کے لئے آئے۔ آتے ہی بڑی بھگتی بھاؤ سے بولے مُنی راج! آج آپ مجھ ہی پر کرپا کر کے نہیں آئے بلکہ آپ کی چرن دھولی نے جنک پُر باسیوں کو بھی کرتارتھ کر دیا ہے کہئے آپ کا آگمن کس کارن ہوا؟ کیا میرے لئے کچھ آگیا ہے؟ اِس کے بعد رام اور

لچھمن کو دیکھتے ہی بولے۔ یہ تو بتلائیے کہ آپ کے ساتھ یہ تیجسوی بالک کون ہیں؟ راجہ کی یہ باتیں سُن کر بشوامتر نے کہا۔ راجن! ہم لوگ آپ سے ملنے اور آپ کی کنیا کا سوئیم بر دیکھنے کے لئے آئے ہیں۔ ہمارے ساتھ یہ دو راج کمار ہیں پرم پرتاپی اجودھیا نرپتی مہاراج دشرتھ کے پُتر ہیں۔ اِن میں بڑے کا نام رامچندر اور چھوٹے کا لچھمن ہے۔ ہم اِن کو اجودھیا سے اپنے آشرم کی رچھا کے لئے بُلا لائے تھے۔ کیونکہ دُشٹ راچھسوں کے کارن ہم جگیہ نہیں کر سکتے تھے۔ اِنہوں نے اپنی بیرتا سے تمام راچھسوں کا سمہار کر دیا اور جگیہ سماپت کر کے آپ کے یہاں چلے آئے۔ یہ سُن کر راجہ جنک دونوں راج کماروں سے پریم کے ساتھ ملے اور اپنے ساتھ سب کو لیکر جگیہ منڈپ کی طرف چلے۔ جگیہ شالا میں پہنچ کر وہاں کی شوبھا دیکھ کر سب کو بڑا آنند ہوا۔ راجہ نے مُنی اور اُن کے ساتھیوں کو جتھا جوگیہ آسنوں پر بٹھایا۔ اِس کے بعد بشوامتر نے کہا۔ راجن! آپنے سیتا کے بیاہ کیلئے جو کٹھن پَرن کر رکھا ہے اُسے کون پورا کر سکتا ہے؟ اِس کے دیکھنے کا ہمارے مَن میں بڑا بھاری کوتوہل تھا۔ اِسی لئے ہم یہاں آئے ہیں اور رامچندر کو اپنے ساتھ لے آنے کا مکھیہ کارن بھی یہی ہے کہ ہم نے اپنے یہاں جگیہ رچھا کرتے سمئے اُن کی جو بیرتا دیکھی ہے اُس سے ہمارا بشواس ہے کہ اگر بھگوان چاہیں تو رام آپ کی پرتگیہ پوری کریں گے۔ ایسا ہو تو کیا کہنا آپ کے ساتھ مہاراج دشرتھ کا بواہک سمبندھ ہونا بڑا ہی اُتم ہوگا۔ بشوامتر کی اِن باتوں سے راجہ جنک بڑے آنند ہوئے۔ اُسی وقت اپنے منتریوں کو حکم دیا کہ شیو دھنک منگوائیں۔ پانچ ہزار ڈنڈیل جوانوں نے لوہے کے آٹھ پہیوں کے رتھ پر لاد کر دربار میں موجود کر دیا۔ دھنک کے پہنچتے ہی راجہ جنک بشوامتر سے ہاتھ جوڑ کر بولے مُنی ور! یہی بھگوان شوجی کی دھنک ہے دچھ پر جاپتی کا جگیہ بھنگ کر کے جب شوجی دیوتاؤں کو سزا دینے کے لئے تیار ہوئے تھے تب اُن کے ہاتھ میں یہ دھنک تھی اُنہوں نے یہ دھنک میرے ایک پُورب پُرش کے حوالے کر دیا۔ جب سے یہ ہمارے

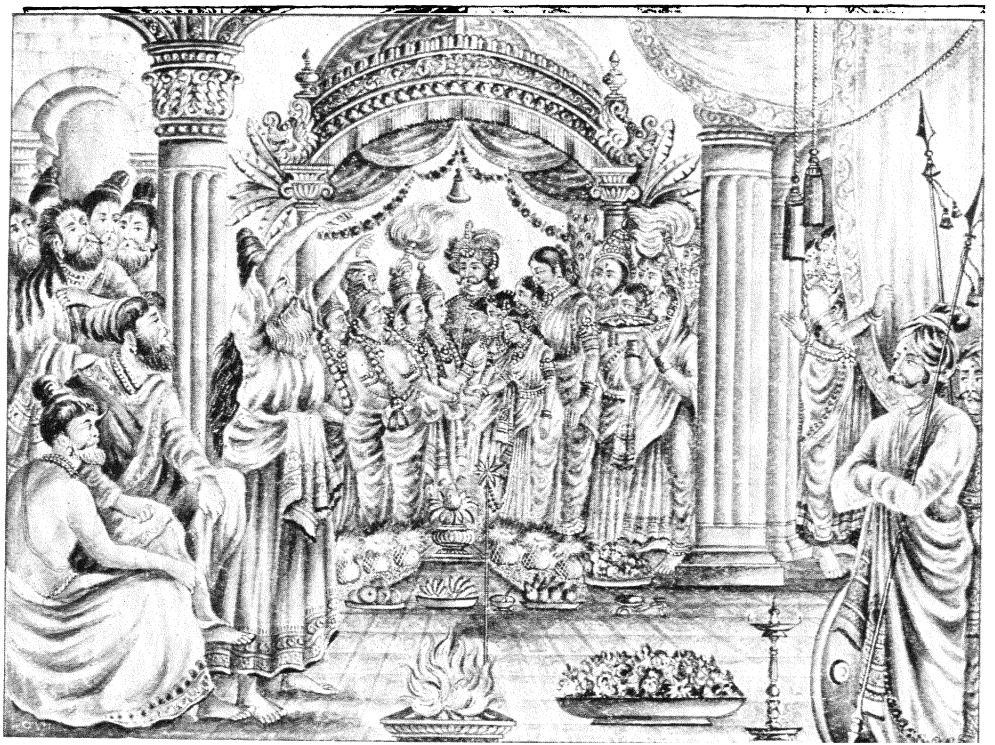
11



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

ہی گھر میں ہے۔ اور آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ میری یہ کنیا جگیہ بھومی کھودنے کے سمئے ملی تھی۔ ہل سے جوتی ہوئی بھومی میں پانے کے کارن میں نے اس کا نام (سیتا) رکھا ہے۔ یہ میری اورس پتری نہیں ہے مگر میرے پرانوں سے بھی ادھک پیاری لڑکی ہے۔ اسی لئے میں نے پرن کیا ہے کہ اس کنیا کو میں اسی کے سپرد کروں جو اسی کی طرح آلوکلک شکتیوں والا ہو۔ آج تک کئی ایک راجہ راج کمار آئے اور اپنے اپنے بھاگیہ کی پرچھا کر کے چلے گئے مگر کسی کے چڑھانے سے یہ دھنک چلے نہ چڑھی اس سے بگڑ کر ایک بار بہت سے راجاؤں نے متھلا پر چڑھائی بھی کر دی تھی۔ مگر میں نے اپنی تپشیا کے پربھاؤ سے سب کو بھگا دیا۔ جب سے یہ دھنک یوں ہی پڑی ہوئی ہے اگر آپ کے چرنوں کے پربھاؤ سے یہ دشرتھ کمار دھنک اٹھا کر اس کا رودا چڑھا دے تو میں اپنے کو بڑا بھاگیہ شالی سمجھوں گا یہ سن کر بشوامتر نے دھنک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا! رام! دیکھتے کیا ہو؟ اٹھو! بشوامتر کی آگیا پاتے ہی سری رام چندر آہستہ آہستہ دھنک کے پاس چلے آئے اور اسے اٹھا کر رودا چڑھانا تھا کہ وہ ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گئی۔ راجہ جنک یہ لیلا دیکھ کر بڑے ہی آنند ہوئے اور بشوامتر سے ہاتھ جوڑ کر کہے منی ور! آج آپ کی دیا سے میرا سنکلپ پورا ہو گیا۔ میری کنیا کا یہ پرم شوبھاگیہ ہے کہ اس نے ایسا سندر شکتی شالی اور گنوان پتی پایا۔ آپ ابھی میرے منتریوں کو اجودھیا بھیج دیں تاکہ وہ مہاراجہ دشرتھ کو کل حالات سے واقف کر کے بواہ منظور کرائیں اور ان کو جنک پوری میں آنے کی دعوت دیں راجہ جنک کی یہ باتیں سن کر بشوامتر بڑے آنند سے کہے۔ راجن! بھگوان تمہارے سارے منورتھوں کو پورا کریں گے یہ کہہ کر منتریوں کو نامہ شوق دے کر اجودھیا کی جانب روانہ کیا۔ منتریوں نے اجودھیا پہنچ کر مہاراج دشرتھ کو نامہ و پیام پہنچایا۔ جس سے مہاراجہ دشرتھ اپنے جامے میں پھولے نہ سمائے اور انہوں نے رانیوں کو بھی یہ خوش خبری دی۔

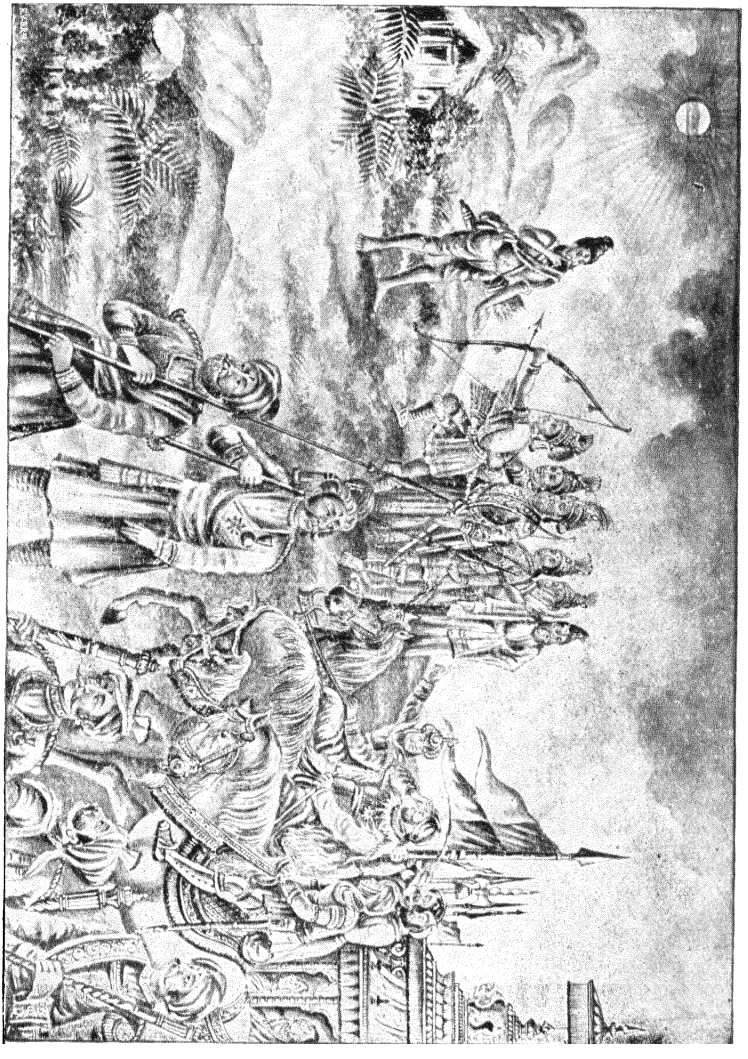
13



COPYRIGHT
V. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

کے ساتھ آپ نے اپنی دوسری کنیا اُرملا کا بواہ لچھمن کے ساتھ کرنے کا جو پرستاؤ کیا ہے اُسے سُن کر ہم لوگ پرم پرسن ہوئے۔ بسشٹ جی کی اِس بات سے آنند ہو کر جنک نے کہا۔ اَب آپ لوگ بواہ کے سمبندھ میں ہونے والے جگیوں وغیرہ کو آرمبھ کیجئے۔ آج منگھا نچھتر ہے۔ آج کے تیسرے دِن اُتر پھاگن نچھتر ہیں دونوں راج کماروں کا بواہ ہوگا۔ جنک کی یہ بات سُن کر بشوامتر نے بسشٹ سے بچار کر کے کہا۔ راجن! جیسے دونوں بھائیوں رام اور لچھمن کے ساتھ دونوں بہنوں سیتا اور اُرملا کا بواہ ہونا اُتم ہوا ویسے ہی تمہارے بھائی (کُشدھوج) کی دونوں کنیاؤں کے ساتھ کمار بھرتھ اور چھترگھن کا بھی بواہ ہو جائے تو سمبندھ اور بھی دُرڑھ ہو جائے گا۔ بشوامتر کے اِن بچنوں سے راجہ جنک بڑے آنند ہو کر مُنی کو پرنام کر کے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ مہامُنے! جب آپ خود ہی میری طرف سے کہہ رہے ہیں تو مجھے کہنے کی ضرورت نہیں۔ اگر مہاراج دشرتھ بھی چاروں کنیاؤں کا بواہ چاروں کماروں کے ساتھ ایک ہی دِن ایک ہی لگن اور ایک ہی منڈپ میں ہو جانا اُتم سمجھیں تو ٹھیک ہے۔ سب رشی مُنیوں اور مہاراج دشرتھ کی سمتی ہونے پر چاروں راج کماروں کا بواہ چاروں راج کُماریوں کے ساتھ ہونا نشچئے ہو گیا۔ دونوں طرف سے بواہ کی تیاریاں ہونے لگیں۔ باجے اور منگل گانوں سے آکاش منڈل گونج گیا۔ بواہ منڈپ کے اندر شبھ مُہورت میں راجہ جنک کے پُروہت شتانند نے سب طرح کے سُندر اور قیمتی جواہر پہنے ہوئے راج کُماری سیتا کو بُلوایا اور بید بدھی کے انوساران کا بواہ سری رامچندر کے ساتھ کر دیا۔ راجہ جنک نے اپنے پرانوں سے بھی پیاری کنیا کا ہاتھ سری رامچندر کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ سری رام! آج سے سیتا تمہاری ہوئی۔ دُکھ۔ سُکھ۔ سمپد بپد گھر اور باہر میں یہ تمہاری سہہ دھرمی ہوگی۔ اُس کے پالن پوشن۔ نِرباہ اور سُکھی رکھنے کا بھار آج سے تمہارے اوپر ہے۔ تُم اِس کا پانی گرہن کرو۔ بدھی کے

انوسار سری رام چندر نے سیتا کا پانی گرہن کیا۔ اس کے انتر جنک نے باری باری سے اُورملا۔ مانڈوی اور شرت کیرتی کے ہاتھ بھجن بھرت اور چھوٹے لچھمن کو پکڑوا دئے اور آٹھوں بدھوبرون نے ایک ساتھ بھنورین پھیریں۔ یہ شوبھا دیکھ کر جنک اور دشرتھ بڑے آنند ہوئے۔ چاروں طرف سے ہرکھ کا سمندر سو سو ترنگیں اٹھاتا ہوا اُمڈنے لگا۔ دونوں طرف سے دل کھول کر دھن رتن لٹائے گئے۔ بواہ کے پورے رسوم ادا ہو جانے پر بشوامتر سب سے بدا ہو کر ہمالیہ پربت پر تپشیا کرنے چلے گئے اور مہاراج دشرتھ نے بھی اپنے بیٹوں اور بھوؤں اور براتیوں کے ساتھ اجودھیا جانے کے لئے جنک سے رخصت مانگی۔ جنک نے دشرتھ کے منشا کے انوسار بدا کی تیاریاں کرنی آرنبھ کر دی۔ اس کے بعد برات کے تمام لوگوں کو جنک نے سنکار کر کے طرح طرح کے زیور جواہر دئے اور کنیاؤں اور دامادوں کو سیکڑوں داس۔ داسیاں۔ ہاتھی گھوڑے رتھ زیور اور زرلبفت کے کپڑے جہیز میں دئے۔ اس کے بعد جنک نے بڑے پیار سے براتیوں اور کنیاؤں کو بدا کیا۔ کنیاؤں کی جدائی سے پتا کا ہردے بھر آیا اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ متھلا پوری سے نکل کر مہاراج دشرتھ اپنے ہمراہیوں اور فوجوں کے ساتھ اجودھیا کی طرف روانہ ہوئے۔ ایک دن راستے میں یک بیک چاروں جانب اندھیرا چھا گیا اور بڑے زور سے آندھی چلنے لگی جس سے درخت اُکھڑ اُکھڑ کر گرنے لگے سب کے ہردے کانپ گئے۔ مہاراج دشرتھ بھی بڑے بیاکل ہوئے اور اُن کا بیر ہردے بھی چلت ہو گیا۔ اسی سمے پرشرام جی سر پر جٹا باندھے۔ گرد دھ سے لال لال نیتر کئے آ پہنچے۔ اُن کے ایک کندھے پر بڑا سا پھرسا پڑا ہوا دوسرے کے سہارے ایک بشال دھنک لٹکا ہوا۔ پیٹھ پر تیروں سے بھرا ہوا ترکش تھا۔ اُن کو دیکھ کر بسشٹ نے سوچا کہ یہ تو چھتریوں کو برباد کر کے تپشیا کرنے گئے تھے۔ آج یہاں کہاں آ نکلے؟ کہیں یہ پھر چھتریوں کے رکت کے پیاسے تو نہیں ہو گئے؟ بسشٹ

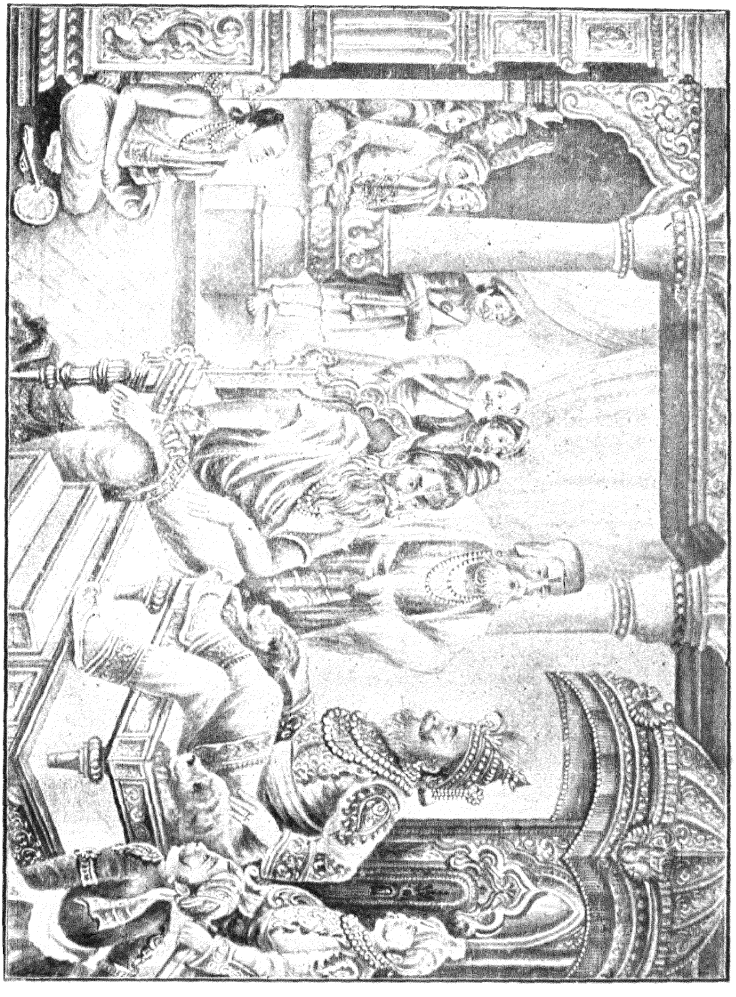


COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

اِس طرح سوچ ہی رہے تھے کہ سری رام چندر کے سامنے آکر پرشرام نے کڑک کر کہا۔ رام! میں نے سُنا ہے کہ تُم بہت بڑے بیر ہو۔ شیو دھنک کا کیول روا ہی نہیں چڑھایا بلکہ اُسے توڑ بھی ڈالا۔ یہ لو! میں ایک دوسری دھنک دیتا ہوں اِس کا روا کھینچ کر اِس پر بان چڑھاؤ اور اپنے بل کی پرچھا دو اگر تم ایسا نہ کرسکو گے تو میں تمہارے ساتھ جُدھ کر کے دیکھوں گا کہ جن ہاتھوں نے ہر دھنک بھنگ کیا ہے اُن میں کتنی شکتی ہے۔ پرشرام کی یہ باتیں سُن کر مہاراج دشرتھ گھبرا گئے اور طرح طرح کے بِنے بچنوں سے اُن کو سمجھانے لگے مگر پرشرام کب ماننے والے تھے؟ وہ بار بار سری رام چندر کو للکارتے ہی رہے اِن کی یہ ہٹ دیکھ کر سری رام چندر نے اُن کے ہاتھ سے دھنک لے لی اور روا کس کر اُس پر بان چڑھا کر کہا۔ آپ برہمن ہونے کی وجہ میرے سب طرح سے پُوجیہ ہیں۔ اِسی لئے آپ پر بان نہیں چھوڑا جا سکتا۔ یہ بِشنو بان ہے کبھی خالی نہیں جائے گا۔ اب کہئے میں اِس بان سے کِس کا ناش کروں؟ یہ سُن کر پرشرام گھبرا گئے اور بولے۔ بیرور! میں نے اپنے پتو بل کے پربھاؤ سے جن پُنیہ لوگوں کو پراپت کیا ہے اُن سب کو نشٹ کر دو۔ یہ سُن کر سری رام چندر نے بان چھوڑ دیا جس نے پرشرام کے سارے پُنیہ کو جلا کر خاک کر دیا اور وہ بالکل تیج ہیں ہو کر سری رام چندر سے بولے۔ اب میں سمجھ گیا کہ آپ سادھارن چھتری بالک نہیں ہیں بلکہ ساچھات پرماتما ہیں۔ یہ کہہ کر وہ پھر مہندر پربت پر تپشیا کے لئے چلے گئے۔ پرشرام کے چلے جانے پر مہاراج دشرتھ نے بڑے آنند سے سب کو آگے بڑھنے کی آگیا دی۔ چلتے چلتے سب لوگ اجودھیا کے پاس آپہنچے۔ برات کے واپس آنے کا سماچار سُنتے ہی اجودھیا میں آنند کی ترنگیں اُٹھنے لگیں۔ گھر گھر باجے بجنے لگے۔ نگر بھر کے تمام چھوٹے بڑے عمدہ لباس پہنے ہوئے اپنے مہاراج اور براتیوں کا

سواگت کرنے کے لئے نکل آئے۔ باجوں کی دھونی سے آکاش منڈل گونج اُٹھا۔ بڑے آنند کے ساتھ مہاراج دشرتھ اپنے کماروں اور براتیوں کے ساتھ اجودھیا نگری میں داخل ہوئے۔ کُل کی ریتی کے انوسار بدھوں کا گرہ میں پرویش ہوا سری رام چندر اپنے من کے انوکول پریم سُندری۔ پتی برتا اور گن پتنی پاکر بڑے ہی آنند سے رہنے سہنے لگے۔ جیسے رام چندر کی پریتا۔ دِھیرتا۔ گمبھیرتا۔ نمرتا۔ پریم بھگتی گرو سیوا اور بھراتر پریتی نے سب پر جادو کا سا اثر ڈال رکھا تھا ویسے ہی اُن کی سہہ دھرمنی سیتا نے بھی انوکول پتی پریتی دکھلا کر ساس سُسر اور دیوروں کے ساتھ پریم سے ملتے اور سدا میٹھے بچن بولتے ہوئے آنند کے ساتھ بارہ برس کا زمانہ گزار دیا۔

17



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS

اجودھیا کانڈ

مہاراج دشرتھ کی عمر روز بروز ڈھلتی جانے کی وجہ وہ راج کارج سے اُدھرتھ ہونے لگے۔ اس لئے مہاراج سوچے کہ رام چندر کو یوراج بنا کر سارا بھار اُن پر ڈال دینا چاہیئے جس سے مجھے آرام ملے اور رام چندر بھی اوستھا۔ انوبھو۔ سیچا اور شکتی کے بچار سے اس بھاری بوجھ اُٹھانے کی جوگیہ ہو گئے ہیں۔ یہ بچار کر مہاراج نے اپنے راجیہ بھر کے بدوانوں، برہمنوں، راجاؤں، رشیوں، منیوں، نگریوں اور نگری کے لوگوں کو بلوا کر بھرے دربار میں اپنا بچار پرگٹ کر کے کہا (کہ سری رامچندر راجیہ کارج چلانے کے ہر طرح جوگیہ ہو چکے ہیں۔ اس پر بھی آپ لوگوں کا مت اس کے برُدھ ہو تو میں کیکئی پُتر پریتی کے وش میں ہو کر آپ کے کہنے کو نہ آنند کروں گا) راجا کی یہ راج نیتی بھری باتیں سُن کر ساری سبھا کے لوگ پرم آنند ہوئے اور آنند میں سب کی سمتی لے کر ایک بوڑھے برہمن نے اُٹھ کر کہا (مہاراج! آپ کا یہ بچار بہت ہی اُتم ہے۔ اِس راج میں سدا سے یہ ریتی چلی آئی ہے کہ راجہ لوگ بوڑھے ہو جانے پر راج کی جھنجھٹ سے الگ ہو کر اپنے جوگیہ پُتروں کے اوپر راج کا بھار چھوڑ کر آپ پرلوک ساد ھنے کے لئے بان پرستھ اختیار کرتے ہیں۔ آپ کے بڑے راج کمار سری رام چندر جی سارے گنوان میں بیر جدھان ہیں۔ اس لئے اُن کے یوراج بنائے جانے پر کسے اعتراض ہو سکتا ہے؟ آپ شیگھر ہی اسکی تیاری کیجئے تاکہ ہم لوگ بھی یہ شُبھ دن دیکھ سکیں) یہ سُن کر مہاراج دشرتھ کا روم روم کھل گیا اور کہنے لگے (کہ آپ سب کی سمتی ہو گئی۔ میرے اور آپ کے بچار ملتے ہیں تو پھر اس شُبھ کارج میں دیر کرنے سے کیا لابھ ہے؟ میں کل ہی رام چندر کا راج تلک کراؤں گا) یہ کہہ کر مہاراج نے بشسٹ اور منتریوں کی رائے کے انوسار راج تلک کی سامگریاں تیار کرنے اور نگر بھر میں اُتسو منائے جانے کی آگیا دی۔ آگیا پا کر سب لوگ اپنے اپنے کام میں لگ گئے

اِس کے بعد مہاراج نے سری رام چندر کو اپنے پاس بلوا کر کہا (پُتر! آج میں نے اپنی پرجا اور منتریوں کی سمّتی سے تم کو یُوراج بنانے کا نشچے کیا ہے۔ تمہارا تلک دھارن ہوگا۔ تم کئی دن تک میرے ساتھ کام کر کے راج نیتی کے سب انگوں سے اچھی طرح واقف ہو چکے ہو۔ اس لئے تم سے ادھک کیا کہوں؟ کیوں اتنا ہی کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ راجیہ کرنا کوئی ہنسی اور کھیل نہیں ہے۔ یہ بڑی بھاری ذمہ داری کا کام ہے۔ اسکھیہ منشوں کے پالن پوشن اور رکھشا کا بھار صرف راجا کے ہی اوپر ہوتا ہے۔ اس لئے اُسے کام۔ کرودھ۔ لوبھ اور موہ چھوڑنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ ایسا ہونے سے کبھی انیائے نہیں ہونے پاتا۔ بس۔ اس سے ادھک میں اور کیا کہوں؟ آج تم اپنی پتی سہت رات بھر اُپواس اور جاگرن کرو جس سے شریر اور من کی شُدھی ہو جائے) پتا کے اُپدیش سُن کر سری رام چندر نے اُن کے چرنوں میں سر جھکایا اور اپنی ماتا کوشلیا کے پاس چلے آئے وہیں سیتا اور سُمترا بھی موجود تھیں۔ ان کے چرنوں میں پرنام کر کے اپنے محل میں چلے گئے۔ پتی کے مُنہ سے مہاراج کے بچار کا حال سُن کر سیتا بڑی پرسن ہوئیں۔ اور دونوں پتی پتنی نے اشنان پوجا کر کے جاگرن اور اُپواس کرنا آرمبھ کیا۔ اِس کے کچھ ہی دن پہلے بھرت اور شترگھن اپنی ننہال چلے گئے تھے۔ مہاراج دشرتھ کی تین رانیوں میں سے چھوٹی رانی کیکئی کی منتھرا نامی ایک کبڑی داسی تھی جس نے کیکئی کو گود میں کھلا کر بڑا کیا تھا۔ اِس لئے کیکئی اُس کی بات کو پتھر کی لیک سمجھتی تھیں۔ اُس دن منتھرا کیکئی کے محلوں کی چھت پر ٹہلتے ہوئے اجودھیا کی بہار دیکھ رہی تھی۔ اُس نے دیکھا کہ آج تو نگر کا شوبھا اور ہی کچھ ہو رہا ہے۔ چاروں طرف دھوجا۔ پتاکائیں نظر آرہی ہیں۔ ناچنے گانے والے جگہ جگہ رنگ جمائے ہوئے ہیں اور آنند ہی آنند پھیل رہا ہے۔! یہ دیکھ کر اس کو بڑا ہی شُبھ ہو گیا اور پاس ہی کھڑی ہوئی ایک دھاتری سے پوچھی کیوں؟ دھائی! آج بات کیا ہے جو نگر میں ایسا اُتسو دکھلائی دے رہا ہے؟ یہ سُن کر دھاتری نے کہا (کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ کل مہاراج اپنے جیشٹھ کمار سری رام چندر کو یُوراج کی پدوی دینے والے



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

ہیں۔ کیسے آشچرج کی بات ہے کہ چاروں طرف اس بات کا ڈھنڈھورا پٹ گیا اور تو نے گھر میں رہ کر بھی نہیں سنا! اسی کو کہتے ہیں "دیا تلے اندھیرا" یہ سنتے ہی منتھرا پریشان ہو کر فوراً چھت سے نیچے اتر آئی اور کیکئی کے پاس جا کر بولی (مہارانی جی! کیوں اس طرح کانوں میں تیل ڈالے بیٹھی ہو؟ سوچو کہ تم پر کیسی بپتا آنے والی ہے؟ تم تو ادھر اپنے شوبھاگیہ کے گھمنڈ میں پھولی نہیں سماتی ہو اور اُدھر تمھاری جڑ کاٹنے کی سامگری ہو رہی ہے) کیکئی یہ سنتے ہی چنچل ہو کر پوچھنے لگیں (کیوں منتھرا! کیا ہوا جو تو اس طرح دُکھت ہو رہی ہے اور مجھے بھی ڈرا رہی ہے؟) یہ سُن کر منتھرا نے سر پیٹتے ہوئے کہا (تم سدا کی بھولی ہو تمھیں سنسار کی اونچ نیچ کبھی نہیں معلوم ہوگی۔ دیکھو کل مہاراج سری رامچندر کو یوراج بنانے والے ہیں مجھے بھی یہ حال معلوم ہوا ہے اسی لئے میں تمھارے پاس دوڑی چلی آ رہی ہوں۔ میں نے جب سے سَموَاد سنا ہے تب سے میرے سارے شریر میں آگ سی لگ رہی ہے) منتھرا کے ان بچنوں کو سُن کان پر ہاتھ رکھ کر کیکئی نے کہا (اری چُڑیل! یہ تو بڑی ہی ہرش کی بات ہے اس سے تجھے آگ سی کیوں لگ گئی؟ رام کوتو میں بھرت سے بھی ادھک پیار سمجھتی ہوں اُن کا راج تلک ہوگا۔ اس سے بڑھ کر آنند کی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟ منگل میں امنگل کی کلپنا کرتی ہے۔ خبردار مُنھ سنبھال کر باتیں کر) منتھرا نے ہاتھ گھما اور آنکھ مٹکا کر کہا (میں تو تمھاری بھلائی کی کہتی ہوں۔ تم مہاراج کی چکنی چپڑی باتوں میں پھولی ہوئی ہو۔ مگر رام کے گدی پر بیٹھتے ہی کوشلیا کے طعنے تشنے اور ابھمان کی باتیں سننی پڑیں گی اور بھرت کو داسوں کی دشا پراپت ہو جائیں گے۔ تب تمھاری آنکھیں کھلیں گی) کیکئی رام کو اپنے پُتر سے بھی بڑھ کر مانتی تھیں اور رام بھی اُن کو اپنی ماتا سے ادھک جانتے تھے اس لئے انہوں نے رام کی نسبت اپنے ہردے میں بُرا خیال پیدا نہ ہونے دیا۔ مارے ہرش کے اپنے گلے کا اون مول رتن ہار اتارتی ہوئی بولیں (لے۔ اس شُبھ سموَاد کو سنانے کے کارن میں تجھے یہ رتن ہار انعام میں دیتی ہوں کل راج تلک کا کام پورا ہو جانے پر اس سے بھی بڑھ کر انعام دوں گی) یہ سنکر کی اس بات سے

منتھرا اور بھی چڑکر بولی (رہنے دو مجھے یہ سب لوگ دکھاوا نہیں چاہیئے۔ تم اور تمہارا بیٹا سکھی رہے یہی دیکھنا میں سب سے بڑھ کر انعام سمجھتی ہوں۔ تم کو نہیں سوجھتا۔ مگر میں کھول کر کہہ دیتی ہوں کہ تمہارے بھاگیہ میں گھور دُکھ لکھا ہے۔ کیا سوت کا بیٹا کبھی اپنا ہو سکتا ہے؟ ابھی تو کوشلیا تم سے دبتی ہیں۔ کیونکہ وہ جانتی ہیں کہ راجا تم کو پر انوں سے بھی اَدھک پیار کرتے ہیں۔ مگر رام کے ہاتھ میں اَدھکار آتے ہی وہ تم سے بدلا لے گی۔ اُس سمے تم کو ہر بات میں اُن کی آگیا مان کر چلنا پڑے گا۔ اور بھرت کو تو وہ لوگ بنا دیش نکال دئیے نہ رہیں گے۔ کیونکہ لچھمن اور ستروگھن تو ابھی بچوں کی گنتی میں ہیں۔ اُن کو کوئی پوچھے گا بھی نہیں۔ مگر بھرت سمجھدار ہیں نیائے۔ انیائے کو سمجھ کر راج کاج میں دخل دیں گے۔ اس لئے سری رام چندر اپنے راستے کے اس کانٹے کو دُور کئے بغیر نہ رہیں گے؟ رانی! سچ جانو میں بڑی دور کی بات کہہ رہی ہوں۔ منتھرا کی لگی لپٹی باتوں نے کیکئی کی مَتی پھیر دی۔ وہ آنکھوں کے آگے بھوشیہ کا بڑا ہی بھیانک چتر دیکھنے لگیں۔ ان کی سمجھ میں آنے لگا کہ سچ مچ سوت کوشلیا اور ان کے پتر رام کا کوئی بھروسا نہیں۔ بھاگیہ کے پھیر سے کیکئی نے امرت کو وِش کے روپ میں دیکھا۔ کچھ دیر من ہی من میں وچار کر کے کیکئی نے کہا (منتھرا! میں نے بہت سوچا وچارا اور اب دیکھتی ہوں کہ تیری باتیں ٹھیک ہیں۔ سچ مچ میں بھاری بھرم میں تھی۔ میرا یہ سوبھاگیہ سوت کی آنکھوں کا کانٹا ہو رہا ہے موقع ملنے پر وہ بھلا مجھے بنا نیچے دکھائے کب ماننے والی ہیں؟ اس لئے اب تو ہی بتا کہ اس آنے والی بپت سے کس طرح میرا بچاؤ ہوگا؟) اپنا نشانہ ٹھیک لگتے دیکھ کر منتھرا نے مارے آنند کے کہا۔ ہاں (اب تم نے سمجھ کی بات کہی ہے۔ سُنو۔ تم مہاراج دشرتھ سے اپنے وہ دونوں ور مانگ لو جو انہوں نے شمبر جُدھ کے سمے تمہاری سیوا اور سہایتا سے پرسن ہو کر دینے کا بچن دیا تھا پہلا ور یہ مانگو کہ رام کو راج نہ دیکر بھرت کو دیا جائے اور دوسرا یہ کہ رام چودہ برس کے لئے ڈنڈک بن میں بھیج دئیے جائیں۔ چودہ برس تک راج سے دور رہنے پر وہ پھر بھرت کی کوئی بُرائی نہ کر سکیں گے اور یہ بھی سمبھو ہے کہ گھنگھور جنگلوں میں جانے پر

راجپھوں کے پالے پڑکر رام کا نام ہی سنسار میں نہ رہے گا ! اٹھو اور جلدی سے کوپ بھون میں جا بیٹھو ۔ مہاراج کے آنے کا سمے ہو رہا ہے ۔ میلے کپڑے پہن ۔ گہنے اور سندر وستر اُتار سر کے بال کھول ۔ منگل کی مورتی بنا ۔ بھومی میں پڑی رہو ۔ دیکھنا کہیں مہاراج کے بھلاوے میں نہ آجانا ۔ ان دونوں بروں کے بدلے سارے سنسار کی سمپتی بھی مل جائے تو نہ لینا ۔ رانی کیکئی جھٹ پٹ منتھرا کے اُپدیشوں کو ماننے کے لئے تیار ہوگئیں ۔ اور ملیں بیش بنائے کوپ بھون میں جاکر اوندھے منہ زمین پر پڑ رہیں ۔ روزانہ معمول کے انوسار مہاراج دشرتھ دربار سے اٹھ کر کیکئی کے محل میں آئے ۔ آنند اور پرسنتا کے کارن اُن کے پیر سیدھے نہیں پڑتے تھے لٹ پٹی چال سے جاتے جاتے یہی سوچ رہے تھے کہ میں رام کو یوراج بنائے جانے کا حال سنا کر کیکئی کو سکھی بناؤں گا ۔ مگر محل میں آتے ہی اُسے سوتا دیکھ کر گھبرا گئے ۔ اور سوچنے لگے کہ روزانہ اس سمے میرے آنے کی راہ دیکھتی ہوئی کیکئی دوار پر ہی کھڑی ملتی تھیں ۔ آج محل کے بھیتر بھی اُن کا پتا نہیں ہے ! یہ کیسی بات ہے ؟) راجا نے ایک پہرے دار سے پوچھا ۔ رانی کہاں گئیں ؟ اُس نے ہاتھ جوڑ کر کہا (مہاراج ! نہ معلوم آج کیوں مہارانی کرودھ سے کوپ بھون میں جا پڑی ہیں) یہ سنتے ہی راجا کا خون سوکھ گیا ۔ ایسے آنند کے دن یہ کوپ بھون کیسا ؟ یہی سوچتے بچارتے ہوئے کوپ بھون میں آئے اور آتے ہی دیکھا کہ کیکئی بالکل منگل کا روپ بنائے پرتھوی پر اوندھی پڑی ہیں ! بڑے پیار سے اُن کی ٹھڈی پکڑ کر مہاراج نے کہا (پرے ! یہ روٹھنا کس لئے ؟ مجھے اپنا تو کوئی اپرادھ نہیں دکھائی دیتا پھر کہو کس کے دن بُرے آئے ہیں ۔ جس نے تم کو کرودھت کیا ہے ؟ کہو تم کیا چاہتی ہو ؟ میرا یہ سارا راج تمہارے ہی چرنوں تلے لوٹ رہا ہے ۔ پھر تم کو دُکھ کس کا ہے ؟) کیکئی نے بڑی رُکھائی سے کہا (مجھے کوئی دُکھ نہیں ہے اور نہ کسی نے کرودھت ہی کیا ہے ۔ اب جو کچھ میں چاہتی ہوں اُسے دینے کا بچن دیجئے تو باتیں کیجئے نہیں تو یہاں سے چلے جائیے) مہاراج بلا سوچے اور سمجھے بولے (پیاری ! تمہاری جو کچھ اِچھا ہو کہو اُسے میں اوشیہ ہی

پورن کروں گا۔ سنسار میں مجھے دو ہی منشیوں پر سب سے ادھک پریم ہے۔ ایک تو سری رام چندر پر اور دوسرے تم پر۔ میں اپنے اُسی پران پر یہ پتر رام کی شپتھ کھا کر پرتگیا کرتا ہوں کہ تم جو مانگو گی وہی دوں گا (کیکئی نے راجہ کی پرتگیا پر بھروسا کر کے کہا (سُنئے مہاراج! آپ بڑے ستیہ وادی اور دھرماتما ہیں۔ آپ نے معمولی طور پر کی ہوئی پرتگیا کا اُلنگھن نہیں کیا ہے۔ اب تو آپ نے رامچندر کی شپتھ کھائی ہے) یہ سُن کر راجا نے کہا۔ (نہیں۔ میں کداپی نہ بدلوں گا تم اپنی اچھا خوشی سے کہہ دو) اُن کو کیا معلوم تھا کہ ان پیارے پیارے شبدوں کے اندر زہر ہلاہل سے بھی بڑھ کر زہر بھرا ہوا ہے۔ کیکئی راجا کو اچھی طرح بچنوں سے بندھن کر کے دھیرے دھیرے کہنے لگیں۔ (سوامی! آپ کی باتیں پتھر کی لکیر ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ایک بار دیوتاؤں کے ساتھ راچھسوں کا گھور جدھ ہو رہا تھا اور آپ دیوراج اندر کی طرف سے لڑ رہے تھے۔ تب شمور نامی راچھس کے ساتھ جدھ کرتے وقت آپ کے رتھ کا دھرا ٹوٹ گیا تھا اور آپ بے طرح گھایل ہو گئے تھے۔ اُس سمئے میں بھی آپ کے ساتھ رن بھومی میں موجود تھی۔ اُس جدھ میں میں نے آپ کی سہایتا کی تھی اور آپ کے گھایل ہو جانے پر دن رات آپ کی سیوا کر کے آپ کو جلد صحت کر دیا تھا۔ میری سیواؤں سے پرسن ہو کر آپ نے مجھے دو بر دینے کا بچن دیا تھا۔ مگر میں نے اُن کو آج تک آپ سے نہیں مانگا۔ آج میں وہی دونوں بر لینا چاہتی ہوں۔ ایک بر تو یہ ہے کہ آپ نے رام کے تلک دھارن کی جو تیاری کی ہے اُسے روک کر بھرت کو راما کے گھر سے بلوا کر تخت پر بٹھائیے۔ اور دوسرا بر یہ ہے کہ رام آج ہی تپسوی کا بیش دھارن کر کے چودہ برسوں کے لئے بن کو چلے جائیں۔ بس یہی دونوں بر میں آپ سے مانگتی ہوں اور یقین کرتی ہوں کہ آپ اپنی پرتگیا کر انوسار ان کے دینے میں ذرا بھی پس وپیش نہ کریں گے) کیکئی کے منہ سے یہ باتیں نکلنے کی دیر تھی مہاراج چھاتی پیٹ کر گر پڑے اور بڑے دُکھ سے کہنے لگے (ہا! آج میں نے اپنے کانوں سے یہ کیا سُنا۔ کیکئی! ایسی انمنگل بات منہ سے نکلنے کے پہلے ہی تیری زبان کٹ کر کیوں نہیں گر پڑی؟ پاپنی! چنڈالنی!! آج تک میں یہ نہیں جانتا تھا کہ تیرے روپ میں میں نے اپنی جان لینے کے لئے ناگن پال رکھی ہے۔ اب میں خوب سمجھ گیا کہ تو

میرے پران لئے بنا نہ رہے گی ۔ ہا بھگون ! آج میں استری کے پھندے میں بے طرح پڑ گیا!
کیکئی نے کہا (مہاراج ! میں تو پہلے ہی کہتی تھی کہ آپ میری خواہش ہرگز پوری نہ کریں گے ۔ مگر آپ نے
شپتھ بھی کھائی ! ۔ اب یہ آپ کی اچھا پر موقوف ہے کہ میری بات مانیں یا نہ مانیں ۔ مجھے تو جو
کچھ کہنا تھا وہ کہہ چکی ۔ پرتگیا کا پالن کرنا کچھ ہنسی اور دل لگی نہیں ہے ! بڑی کٹھن بات ہے) کیکئی کا یہ
زخم پر نمک چھڑکنا مہاراج دشرتھ کو بڑا برا معلوم ہوا ۔ انہوں نے افسوس سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا
(رام نے تیرا کیا بگاڑا ہے جو تو اس طرح اُس کے پیچھے پڑی ہے ! کیا تو نہیں جانتی کہ میں اُس کے
سوا چھن بھر بھی نہیں جی سکتا ؟ اگر رام میری آنکھوں کے سامنے نہ رہے گا تو میں نشچے ہی مر جاؤں گا
میں راج چھوڑوں گا ۔ پران کھو دوں گا ۔ مگر رام کو آنکھوں کے باہر نہ ہونے دوں گا ۔ اگر تو بدھوا بننا
نہیں چاہتی اور اپنے راج کی بربادی دیکھنا پسند نہیں کرتی تو یہ ہٹ چھوڑ دے) مگر کیکئی پکے گرو
کی پڑھائی ہوئی تھیں ۔ مہاراج کی ان باتوں سے وہ ذرا بھی ٹس سے مس نہ ہوئیں ۔ اُس نے
پھر اسی طرح طعنے کے ساتھ کہا ۔ (مہاراج ! یہ سب بیرتھ کی بکواس کس لئے ؟ بات کہہ کر پوری
کرنا سورماؤں کا کام ہے ۔ آج مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ کیوں واکیہ بیر ہی ہیں ۔ کایر شتری
چھتریہ کے بچن کی پوترتا کا آپ کو کچھ بھی بچار نہیں ہے) یہ سُن کر مہاراج کا دھیرج بالکل چھوٹ گیا
اور اپنے کو پوری طرح سے بچنوں کے جال میں جکڑا ہوا دیکھ کر جال میں پھنسے ہوئے ہرن کی طرح
تڑپڑانے لگے اور اُن کو معلوم ہو گیا کہ کیکئی کے روپ میں میرا کال سر پر ناچ رہا ہے ۔ انت میں
اندر ہی اندر سیکڑوں پیچ و تاب کھاتے ہوئے مہاراج نے کہا ۔ (کیکئی ! میرے پران مت لو
مجھے یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ رام کو راج کا کچھ بھی لوبھ نہیں ہے ۔ اگر اُسے راج نہ دے کر میں بھرت
کو ہی دے ڈالوں گا تو وہ ذرا بھی بُرا نہ مانے گا ۔ اس لئے اگر تم بھرت کا ہی یوراج بنایا جانا پسند
کرتی ہو تو رام کا تلک دھارن موقوف کر کے بھرت کو یوراج بنا دیا جائے گا ۔ مگر رام کو چودہ برس
کے لئے جنگلوں میں بھیجنے سے تمہارا کیا لابھ ہے ؟ جس نے بالکپن سے کبھی دُکھ کا نام بھی نہیں جانا
اُسے ایک دن دو دن نہیں چودہ برس کے لئے جنگل میں بھیجنا اُس پر کتنا بڑا ظلم کرنا ہے ۔ تمہارا پہلا

بر تو کسی پر کا رمان بھی لیا جا سکتا ہے۔ مگر تم دوسرا بر نہ مانگو) مہاراج کی کوئی یکتی۔ کوئی ترک۔ کوئی پرارتھنا کیکئی کے سامنے کام نہ آئی۔ کیکئی پتھر سے بھی کٹھن بنی رہیں۔ اُس نے کہا۔ (مہاراج! بہت باتیں کرنے سے کیا لابھ؟ میں آپ کو کیول اتنا ہی کہہ دینا کافی سمجھتی ہوں کہ میں نے جو دو بر آپ سے مانگے ہیں اُن کے بدلے تر لوکیہ کی سمپدا کو بھی لات مارتی ہوں۔ آپ یا تو مجھے یہ دونوں بر دیجئے اور نہیں تو آج سے سیتہ بادی پن کا دم بھرنا چھوڑ دیجئے) اب اس کا کیا اثر ہے؟ مہاراج کی زبان بند ہو گئی وہ پاگل کی طرح منھ کھول کر کیکئی کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔ (کیکئی! میں تمھارے پیر پڑتا ہوں۔ یہ ہانی کارک ہٹ چھوڑ دو۔ آج چوطرف کے لوگ رام کا تلک دھارن دیکھنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ کل صبح ہوتے ہی جب وہ لوگ سُنیں گے کہ میں نے رام کو راج نہ دے کر بن باس دیا ہے۔ تب وہ کیا کہیں گے؟ میں کونسا منھ لے کر اُن لوگوں کے سامنے جاؤں گا؟ مجھے مار کر رام کو جنگل میں بھیج کر تم کونسا سکھ پاؤ گی؟) اس پر بھی کیکئی اپنی ہٹ پر اڑی رہیں۔ تو مہاراج ہا رام! ہا رام! کہہ کر چھاتی پیٹتے ہوئے مورچھت ہو کر پرتھوی پر گر پڑے۔ پھر کچھ نہ بول سکے چپ چاپ پڑے رہے۔ دیکھتے دیکھتے صبح ہوئی۔ ساری اجودھیا میں آنند کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ مگر کسی کو یہ نہیں معلوم تھا کہ جلد ہی پرلے ہونے والا ہے سچ ہے (اپنے من کچھ اور ہے۔ کرتا کے کچھ اور) مہاراج دشرتھ کا یہ معمول تھا کہ وہ ہمیشہ علی الصباح اٹھ کر اشنان سندھیا سے فارغ ہو دربار میں آ کر راج کاریہ دیکھا کرتے تھے مگر اس روز وقت پر باہر نہ نکلنے سے درباریوں کو بڑی چنتا ہوئی جب بہت ہی دیر ہونے لگی تلک دھارن کا سمے سمیپ آنے لگا۔ تب گرو بشٹ نے مہاراج کے مُنتری سُمنتر کو بلا کر کہا۔ (سُمنتر! تمھیں ہی آشچرج کی بات ہے کہ ہمیشہ تو مہاراج سب درباریوں کے آنے سے پہلے ہی دربار میں آیا کرتے تھے۔ مگر آج باوجودیکہ سری رام چندر کو یوراج بنانے کا کارن ہی اب تک نہیں آئے۔ کہیں وہ بیمار تو نہیں ہو گئے؟ مجھے بڑی بھاری چنتا ہو رہی ہے۔ تم ابھی جا کر مہاراج کی صحت کی خبر لے آؤ۔ دیر نہ کرو۔) یہ سُن کر سُمنتر سیدھے کیکئی کے

محلوں میں چلے آئے اور دوار پالکا سے بولے کہ ابھی جاکر مہارانی سے کہو کہ میں مہاراج سے ملنے آیا ہوں۔ تھوڑی ہی دیر میں پہرہ دارن اندر سے پلٹ کر آئی اور سُمنتر کو مہاراج کے پاس لے گئی وہاں جاتے ہی سُمنتر نے دیکھا کہ مہاراج مُورچھت ہوکر پڑے ہیں اور رانی کیکئی لال لال آنکھیں کئے ملین کپڑے پہنے۔ سارے النکار اُتارے۔ بالکل اَمنگل کی مورتی بنی زمین پر بیٹھی ہوئی ہیں۔ سُمنتر نے من کو دھیرج دے کر بڑے ہی میٹھے اور کومل سُور میں کہا۔ (مہاراج! اُٹھئے منگل کے کل سامان تیار ہیں تلک دھارن کی اُتسو دیکھنے کے لئے نگر کے سب چھوٹے بڑے راجدوار پر جمع ہیں سبھا میں بڑے بڑے پنڈتوں کے ساتھ بسشٹ جی آپ کے آگمن کا انتظار کر رہے ہیں) مہاراج دشرتھ کو سُمنتر کی یہ باتیں وِش بُجھے بانوں کی طرح کلیجے میں چُبھنے لگیں۔ اُنہوں نے کچھ کہنا چاہا۔ مگر مارے دُکھ اور گلانی کے نہ تو اُن سے آنکھیں کھولی گئیں اور نہ مُنھ سے کوئی بات ہی نکلی۔ وہ اندر ہی اندر مسوس کر رہ گئے۔ مہاراج کو اس طرح خاموش دیکھ کر کیکئی سُمنتر کی طرف دیکھ کر کہا (سُمنتر! مہاراج کل رات بھر رام کے تلک دھارن کی باتیں کرتے ہوئے جاگتے رہے ہیں۔ اس لئے اس سمئے اُنہیں گہری نیند آگئی ہے۔ تم جلدی جاکر رام کو یہاں بُلا لاؤ اُن کے آنے سے مہاراج اُٹھ بیٹھیں گے) یہ سُن کر سُمنتر نے بڑی نمرتا سے کہا۔ (مہارانی! چھما کیجئے۔ اگر مہاراج یہاں نہ ہوتے تو میں اوشیہ ہی آپ کی آگیا پالن کرتا۔ مگر جب وہ خود یہاں موجود ہیں تو میں ان کی آگیا کے بنا نہیں جا سکتا) یہ سُن کر کیکئی نے کرور درشٹی سے سُمنتر کی طرف دیکھا۔ اتنے میں اُن کی بات سُن کر مہاراج نے آنکھیں کھولیں اور بلاپ بھرے سُور میں کہا (سُمنتر! جاؤ میری آنکھوں کے تارے پریم پیارے سری رام چندر کو شیگھر بُلا لاؤ) یہ سُن کر سُمنتر سری رام چندر کے پاس آئے۔ رات بھر اُپواس اور جاگرن کرنے کے بعد پراتھ کال سب کاموں سے فارغ ہوکر سری رام چندر جی اپنی پیاری پتنی کے ساتھ چندن کی چوڑا چوکی پر بیٹھے ہوئے طرح طرح کی پریم بھری باتیں کر رہے تھے۔ اسی سمئے دوار پال نے سُمنتر کے آنے کی خبر دی۔ یہ سُن کر اُنہوں نے اندر بلا لانے کا حکم دیا۔ سُمنتر نے آکر

بڑے آدر کے ساتھ راج کمار کے آگے سر جھکایا اور ہاتھ جوڑ کر کہا (کنور جی! مہاراج نے آپ کو بہت جلد بلایا ہے۔ اس سمے مہارانی کیکئی کے محلوں میں براجمان ہیں۔ آپ شیگھری میرے ساتھ وہاں چلیئے) یہ سن کر سری رام چندر نے پتنی سے کہا۔ (دیوی! میں جاتا ہوں۔ ذرا سن آؤں کہ مہاراج کی کیا آگیا ہے؟) سیتا نے ہرش کے ساتھ کہا (جائیے۔ پرانیشور! مل آئیے!!) سری رام چندر سمنتر کے ساتھ کیکئی کے محلوں کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر ماتا کیکئی کا وہ اشبھ روپ اور پتا کی وہ اوستھا دیکھ کر سری رام چندر کا کلیجا کانپ گیا۔ انہوں نے اپنے من کی چنچلتا کو روک کر پہلے پتا اور پیچھے ماتا کو پرنام کیا۔ ان کو پرنام کرتے دیکھ کر دکھی راجہ نے آشیرباد دینے کے لئے منہ کھولا۔ مگر ایک بار "رام" کہنے کے سوا وہ اور کچھ نہ کہہ سکے راجہ کی یہ کاتر بانی سن کر سری رام چندر چونک گئے اور سوچنے لگے کہ مہاراج دشرتھ اس پرتھوی کے سب سے ادھک ساہسی اور سب سے بڑھ کر بیر ہیں۔ آج ان کی ایسی باتیں کیوں ہیں؟ کیا مجھ سے کوئی اپرادھ ہو گیا ہے؟ اس طرح کے خیالات کر کے وہ بہت چنچل ہو گئے اور اداس منہ بنائے ہوئے کیکئی سے کہے (ماتا! آج پتا جی کی ایسی اوستھا کیوں ہے؟ اور کیوں اس پرکار دکھی دکھائی دے رہے ہیں؟) رام کی یہ باتیں سن کر کٹلا کیکئی نے کہا (پتر! مہاراج کو کوئی دکھ نہیں ہے مگر کوئی ایسی بات ان کے من میں ضرور ہے جسے وہ تم سے نہیں کہہ سکتے۔ اگر تم ان کی بات ماننے کے لئے تیار رہو تو میں ابھی تم سے صاف صاف کہہ دیتی ہوں) یہ سن کر سری رام چندر نے کہا (ماتا۔! یہ تم کیا کہتی ہو؟ کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ میں مہاراج کی آگیا سے جلتی آگ میں بھی کودنے کو تیار رہوں؟ ان کا بچن میرے سر آنکھوں پر ہے۔ وہ میرے پتا۔ گرو اور راجا ہیں۔ ان کی بات میرے لئے بید وانی سے بڑھ کر ہے۔ جلد کہو وہ کیا چاہتے ہیں؟ میں پرتگیا کرتا ہوں کہ میں ان کی آگیا کا خوشی سے پالن کروں گا۔ میرا نام "رام" ہے۔ میں وہ باتیں کرنے والا نہیں ہوں جو کہتا ہوں اسے پران دے کر بھی پورا کرتا ہوں) یہ باتیں سن کر کیکئی نے کہا (پتر!

سنو بہت دن ہوئے دیوا سُر سنگرام میں تمھارے پتا بے طرح گھایل ہو گئے تھے۔ اُس سمئے میں نے ان کی بڑی سیوا کی تھی۔ اس سے پرسن ہوکر اُنہوں نے مجھے دو (بر) دینے کی پرتگیا کی تھی۔ مگر آج تک میں اُن سے وہ بر نہ مانگ سکی۔ کل رات کو جب کہ میں نے اُن کو اُن بروں کی یاد دلائی۔ اُنہوں نے دینا تو سویکار کیا۔ مگر سوچ میں پڑ گئے ہیں۔ میں نے اُن سے جو بر مانگے ہیں وہ ایسے ہیں جو تمھارے سہایتا بنا پورے نہیں ہو سکتے۔ اِس لئے اگر تم اپنے پیارے پتا کو اَستیہ بادی بنانا نہیں چاہتے ہو تو اُن کے دِئے ہوئے بروں کو پورا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ) یہ سُن کر سری رام چندر نے کہا (ماتا! بار بار کیوں کہلوا رہی ہو؟ میں پتاجی کی بات رکھنے کے لئے سب طرح سے تیار ہوں۔ تم بلا تامل کہو کہ تم نے اُن سے کون کون سے بر مانگے ہیں؟ میں پران دے کر بھی ان کو پورن کروں گا) کیکئی نے کہا (رام! تم جیسے پتر بھکت اور دھرماتما پتر کے مُنہ سے ایسی ہی باتیں شوبھا پاتی ہیں۔ اچھا تو میں تمھیں سب سنائے دیتی ہوں۔ میری اچھا ہے کہ تم آج سے چودہ برس کے لئے بَن میں جا کر تپسوی کی طرح گزار دو۔ اور تمھارے استھان میں میرا پتر بھرت یوراج بنایا جائے۔ بس یہی دو بر میں نے مہاراج سے مانگے ہیں۔ پرتگیہ میں بندھ جانے کے کارن وہ مُنہ سے نہیں بھی نہیں کہہ سکتے اور تمھارے بھئے سے ہاں کرتے ہوئے بھی ہچکچاتے ہیں۔ اسی وجہ کہتی ہوں تمھاری سہایتا بنا مہاراج کے ستیہ کی رکشا نہیں ہو سکتی۔ تم یہ بات مان کر اُن کو اَستیہ بادی ہونے سے بچاؤ) کیکئی کی یہ بھینکر باتیں سن کر رام چندر کچھ بھی دُکھت نہ ہوئے۔ اُنہوں نے مُسکراتے ہوئے کہا (ماتا! کیا اِسی تُچھ بات کے لئے مہاراج اتنی چنتا میں پڑے ہوئے ہیں؟ اچھا پتا کے بچنوں کی رکشا کے لئے میں ابھی بن کو چلا جاتا ہوں۔ اور راجسی کپڑے اُتار بَنواسیوں کے جیسے جوگئے کپڑے پہنے لیتا ہوں ؎

ڈھرو ٹلے۔ میرو ٹلے۔ ٹلے دھرتی آکاش رام بچن سے نہ ٹلے کرو سانچ وشواش

مگر پتا نے سویم مجھ سے یہ بات کیوں نہیں کہی؟ اگر کہتے تو مجھے اور بھی آنند ہوتا۔ تم پتاجی کو

سمجھا بجھا کر اٹھاؤ اور سواروں کو بھیج کر بھرت کو شیگھر بُلوالو) سری رام چندر کی یہ باتیں سُنکر کیکئی کے آنند کی انتہا نہ تھی۔ جلدی سے یہ کانٹا دور کرنے کے ابھپرائے سے کہا (رام جب تک تُم بن کو نہ چلے جاؤ گے تب تک مہاراج نہ اٹھیں گے۔ وہ لجّا اور سنکوچ کے مارے تُم سے بات بھی نہیں کر سکتے۔ اِس لئے تُم شیگھر ہی یہاں سے چلے جاؤ تمھارے جاتے ہی یہ اُٹھ کر اشنان سندھیا کریں گے) کیکئی کے ان پران گھاتک بچنوں کو سُن کر مہاراج دشرتھ "دکھا۔ ہے" کہہ کر پھر مورچھت ہو گئے۔ سری رام چندر کچھ کہنا ہی چاہتے تھے مگر کیکئی نے بات کاٹ کر کہا (تم کیوں بیٹھ کے لئے دیر لگا رہے ہو؟) یہ سنکر بھی رام کو ذرا کرودھ نہ آیا اور انہوں نے کہا (ماتا! میں ابھی اپنی ماتا اور پتنی سے مل کر بن کو چلا جاؤں گا یہ تم نشچے جانو۔ تم لوگ اچھی طرح پتاجی کی سیوا کیا کرو۔ بھرت سُکھ اور آنند کے ساتھ راجیہ کا سنچالن اور پرجا کا پالن کریں۔ میں تو اب یہاں سے جا رہا ہوں) یہ کہہ کر سری رام چندر پتا کے چرنوں میں سر جھکا کر کیکئی کو پرنام کرتے ہوئے باہر چلے آئے۔ باہر آتے ہی سری رام چندر نے دیکھا کہ اُن کے بہت سے سنگی ساتھی انتظار میں کھڑے ہیں۔ سب کو شانت کا اپدیش کرتے ہوئے لکھمن کو ساتھ لے کر اپنی ماتا کوسلیا کے پاس آئے۔ ماتا کوسلیا نے پُتر کو آکر پرنام کرتے دیکھ آشیرباد دیا۔ بیٹا (! آج سے تم کیرتی اور دھرم کا ادھکاری ہوئے ایشور تجھے کیرتی مان بنائے) یہ سن کر رام چندر نے بڑے بنئے کے ساتھ کہا (ماتا! تم کو معلوم نہیں ہے کہ ہم لوگوں پر کس طرح کا سنکٹ آنے والا ہے! مہاراج نے مجھے گدی نہ دے کر بھرت کو دینے کا بچار کر کے مجھے بارہ برس کے لئے بن باس کرنے کی آگیا دی ہے) یہ بجر کے سماں بانی سنتے ہی کوسلیا آندھی سے اکھڑی ہوئی لتا کی طرح بھومی پر گر کر مورچھت ہو گئیں ماتا کو اس طرح کٹے برکش کی طرح گرتے دیکھ سری رام چندر اُن کو بڑی مشکلوں سے ہوش میں لائے۔ ہوش میں آتے ہی کوسلیا نے بہت ہی دین بھاؤ سے بلاپ کرتے ہوئے کہا۔ (ہا! آج اگر میں بانجھ ہوتی تو مجھے اتنا دکھ کیوں ہوتا؟ بیٹا! آج میں کس کیٹھے

سے تجھے چودہ برس کے لئے الگ کروں گی ؟ ہائے رے دُربھاگیہ ! کہاں تو میں اس آشا میں تھی کہ تجھے یوراج کی پدوی پاتے دیکھ کر اپار سکھ انوبھو کروں گی اور کہاں میرے سر پر یہ بجر گرا بیٹا ! میں بڑی ابھاگنی ہوں ۔ میرا ہردے پتھر ہی نہیں بجر کا بنا ہے ۔ کیوں یہ سماد سُنکر بھی وہ کیوں نہیں پھٹ جاتا ؟ یہ کہہ کر کوسلیا پھوٹ پھوٹ کر روتے روتے اُن کی کھگھی بندھ گئی ۔ سری رام چندر چُپ چاپ ماں کی وہ حالت دیکھتے رہے اُن کے ہردے میں بھی بے انتہا محبت پیدا ہوگئی ۔ باہر سے چہرے پر کسی طرح کا بکار پرکٹ نہ ہونے پر بھی اُن کے ہردے کے اندر دُکھ کا سمندر اُمنڈ آکر ماتا کے اس شوک کا اثر اُن پر پڑے بغیر نہ رہا ! روتے روتے کوسلیا نے کہا (رام ! پتا سے ماتا کا درجہ کہیں بڑھ کر ہے ۔ اگر تجھے پتا نے بن جانے کی آگیا دی ہے تو میں منع کرتی ہوں کہ میری بات مان کر تُو بن کو نہ جا ۔ اگر جانا ہی ہو تو مجھے بھی ساتھ لیتا چل ۔ جیسے گائے اپنے بچھڑے کو چھوڑ کر نہیں رہ سکتی ویسے ہی میں بھی تیرے بنا نہیں رہ سکتی) اس قدر کہہ کر اور بھی ادھیر ہو کر چیخنے ۔ چلّانے ۔ رونے لگیں ۔ ماتا کو اس پرکار روتے دیکھ کر سری رام چندر نے بڑی بینے کے ساتھ کہا (ماتا ! بڑے لوگوں کا کہنا ہے کہ پُتر کا بڑا کرتویہ ہے کہ ماتا پتا کی آگیا کو پالن کرے ۔ اس میں اُسے اُچت اور انوچت کا بچار کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے ۔ اس لئے مجھے پتا کی آگیا مادشیہ ہی ماننی پڑے گی ۔ اب رہی تمہاری بات تمہیں بھی پتی برتا استریوں کے انوسار اپنے سوامی کی اچھا میں باد ھا نہیں ڈالنی چاہیئے میرے ساتھ تمہارا بن جانا بھی اُچت نہیں ۔ کیونکہ استریوں کو اپنے سوامی کو چھوڑ کر سورگ میں بھی جانے کی اچھا نہ کرنی چاہیئے ۔ تم یہیں رہ کر پتا جی کی سیوا کرو ۔ یہی تمہارا کرتویہ ہے ماتا ! مجھے جانے کی آگیا دو ۔ چودہ برس جھٹ میں روکر پھر آؤں گا اور تمہارے چرنوں کی سیوا کروں گا ۔ تم ذرا بھی چنتا نہ کرو ۔ تمہارے آشیرباد سے میرا کچھ بھی امنگل نہ ہوگا) سری رام چندر کی یہ شانتی کی باتیں سنکر کوسلیا نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا (میری آنکھوں کے تارے ! پتا کے پران پیارے ! ! تیرے منہ سے ایسی ہی باتیں شوبھا پاتی ہیں ! دھنیہ ہے

تیری دھرم بُدھی اور شُدھ بچار کو! میں نے اپنے سکھ اور سنتان کی ممتا کی بچار سے تجھے دھرم کے راستے سے ہٹانے کو تیار تھی۔ مگر تیری دُرڈھتا دیکھ کر میری ممتا بھی تجھے بَن جاتے ہوئے روکنا نہیں چاہتی۔ ہرش سے سُکھ سے اور اُتساہ سے بَن کو چلا جا جس دھرم کا پالن کرنے کے لئے تو اِس طرح دُرڑھ بنا ہوا ہے وہی بَن تیری رکشا کرے گا۔ میں اشیرباد کرتی ہوں کہ تیرا کبھی سوپن میں بھی اَمنگل نہ ہو) یہ کہہ کر بار بار سری رام چندر کو چھاتی سے لگاتی ہوئی کوسلیا نے بَن جانے کے لئے آگیا دے دی۔ ماتا کی آگیا پاکر سری رام چندر اُن کے محل سے باہر آئے اور اپنے نج کے بھون کی طرف چلے جہاں اُن کی سَرلا سُشیلا پتنی سیتا اُن کے منتظر تھیں۔ اُس سمے سری رام چندر اُداس منھ بنائے اُن کے سامنے آپہنچے۔ سیتا اُن کو دیکھتے ہی سمجھ گئیں کہ معاملہ کچھ بے ڈھب ہے۔ گھبرائی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئیں اور اپنے پران پیارے کے پاس پہنچ کر پوچھنے لگیں (پرانیشور! اِس آنند کے دِن آپ کے چہرے پر یہ اُداسی کیوں جھلک رہی ہے؟) اِن باتوں کو سُن کر سری رام چندر اپنی پیاری پتنی کے بیوگ کو یاد کر کے مَن ہی مَن میں بڑے دُکھی ہوئے۔ مگر دھیرج دھارن کر کے کہنے (دیوی! سُنو میرے پرم پُوجیہ پتا نے ماتا کیکئی کو کسی سمے دو وَر دینے کی پرتگیہ کی تھی۔ آج میرے تِلک دھارن کی تیاری ہوتے دیکھ کر انہوں نے پتا جی سے وہ دونوں وَر مانگے اور انہوں نے دینے کا بچن دے دیا۔ کیکئی نے پہلا وَر تو یہ مانگا کہ مجھے یُوراج پَد نہ دیا جا کر بھرت کو دیا جائے اور دوسرا یہ کہ میں چودہ برس تک بن باس کروں۔ پرتگیا میں بندھے رہنے کے کارن پتا جی ان دونوں وروں کو منظور کر لئے۔ اِس لئے میں بُلوایا گیا۔ مگر پتا جی مارے شوک اور گلانی کے کچھ نہ کہہ سکے۔ اِس پر بھی میں نے ماتا کیکئی کے مُنھ سے سب کچھ سُن لیا اور پتا کا پَرن پورا کرنے کے لئے بَن جانے کو تیار ہوں۔ صرف تم سے بدا مانگنے آیا ہوں۔ ماتا نے آگیا دے دی ہے۔ اب تم بھی ہرشت مَن سے مجھے جانے دو۔ بس یہی میرا ابھیپرائے ہے۔ تُم برت اور روزہ رکھتی سسُر اور ساسوں کی

سیوا کرتی ہوئی یہیں رہو۔ میں یہ چودہ برس کا بنواس پورا کر کے پھر تم سے آملوں گا)
جب تک سری رام چندر بولتے رہے تب تک سیتا من ہی من میں ہزاروں بچھوؤں کے
ڈنک مارنے کی ویدنا کا انوبھو کرتی ہوئی چپ چاپ کھڑی رہیں۔ جب وہ چپ ہو گئے تب
سیتا نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کانپتے ہوئے کنٹھ سے کہا (سوامی! آپ یہ کیسی بات کہہ رہے
ہیں؟ اگر آپ بن جائیں گے تو میں گھر میں کیسے رہوں گی؟ آپ سے الگ ہو کر میں ایک
چھن بھی نہیں جی سکتی۔ مجھے اس بات کا کچھ بھی وشواد نہیں ہے کہ آپ یوراج نہ بنائے
جا کر بن باسی بنائے گئے۔ آپ جہاں رہیں وہاں میرے لئے اجودھیا کا راج محل ہے۔
اس لئے مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلئے۔ میں آپ کی سیوا کرتی ہوئی جیون کو سپھل کروں گی
اگر آپ میری پرارتھنا نہ مان کر تنہا بن کو چلے جائیں گے تو سچ جانئے میں پران تیاگ دوں گی
آپ لوٹ کر آنے پر کداپی مجھے جیتی نہ پائیں گے) یہ کہتے کہتے سیتا کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے
من کے دکھ اور کشٹوں کا بچار کر کے سری رام چندر نے سیتا کو سمجھانے کے لئے کہا (پیئے
تم بڑی دھرماتما ہو۔ یہیں رہ کر دھرم آچرن کرتی ہوئی اپنا پوتر جیون
بسر کرو۔ یہی میری اچھا ہے۔ بن میں بڑے بڑے دکھ اٹھانے پڑتے ہیں تم سی کومل انگنیوں
کا کام نہیں جو بن باس کریں۔ میں تم سے بار بار اس بات کے لئے انورودھ کرتا ہوں
کہ ہٹ نہ کرو اور یہیں رہو۔ میں پھر تم سے آملوں گا) یہ سن کر سیتا نے گدگد کنٹھ سے کہا
(جیونیشور! آپ کہتے ہیں کہ بن میں کیوں دکھ ہی دکھ ہے مگر مجھے تو آپ کے نہ رہنے سے
یہ اجودھیا ہی دکھوں کی کھان معلوم ہونے لگے گی۔ آپ کے چرنوں میں لگے رہنے سے
یہ سکھ ہے اس کے آگے بن کے سیکڑوں سہسروں دکھوں کا کچھ بھی مولیہ نہیں ہے
میں ایک نہ مانوں گی۔ آپ کے ساتھ چلوں گی اور ضرور چلوں گی) یہ کہہ کر سیتا پھوٹ
پھوٹ کر رونے لگیں۔ سیتا کی یہ درد بھری پریتی سے بھری ہوئی باتیں سن کر سری رام چندر
نے بڑے پیار سے کہا (پریئے! میں تمہارا دکھ نہیں دیکھ سکتا۔ میں تم کو دکھی بنا کر

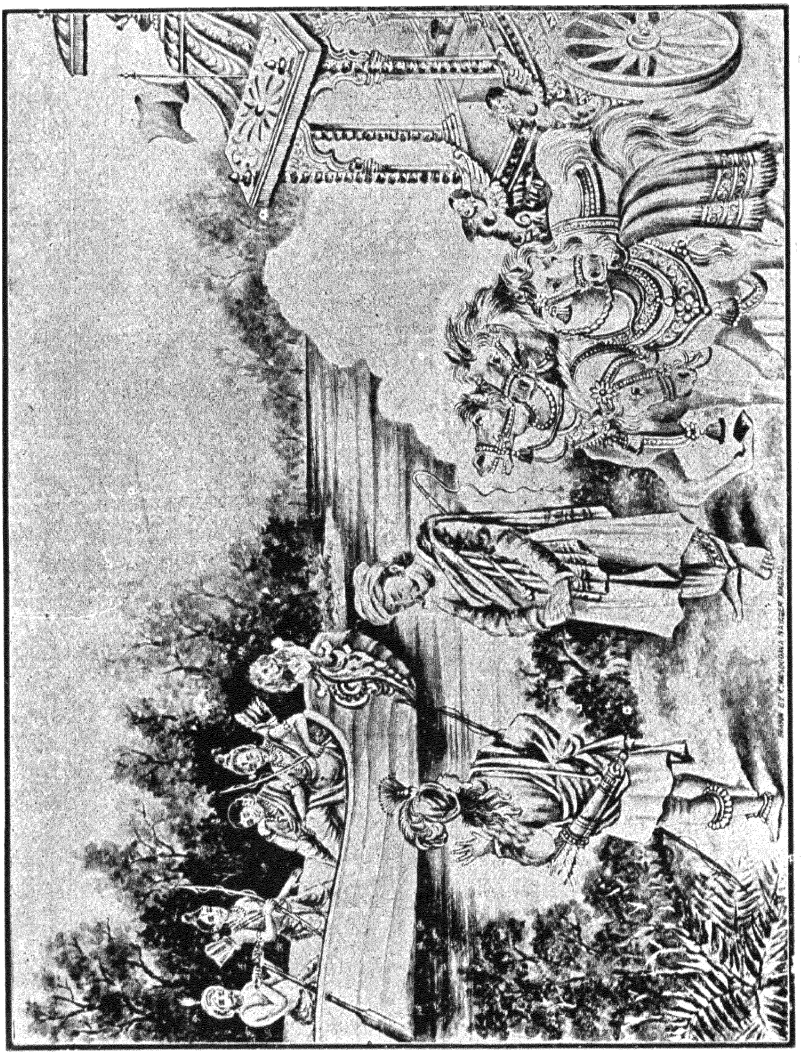
سورگ جانے کی بھی اچھا نہیں کرتا۔ چلو، اُٹھو، تیار ہو جاؤ۔ تپسوی کے بیش میں میرے ساتھ بن کو چلو ہمیں آج ہی اجودھیا چھوڑ دینی ہوگی) یہ سُن کر سیتا نہایت پرسن ہوئیں۔ لچھمن، سیتا اور سری رام چندر کی باتیں بڑے دھیان سے چُپ چاپ سُن رہے تھے۔ دونوں پتی پتنی کو اس طرح بن جانے کے لئے تیار ہوتے ہوئے دیکھ کر لچھمن نے ہاتھ جوڑ کر بڑی بنئے کے ساتھ سری رام چندر سے کہا (بھیّا! اگر آپ کرپا کر کے مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیں تو بڑی دیا ہو۔ میں آج تک آپ کو چھوڑ کر کبھی اکیلا نہیں رہا۔ اس وقت آپ کو یک دم چودہ برس کے لئے ہرگز نہیں چھوڑ سکتا) یہ سن کر سری رام چندر نے لچھمن کو بھی ساتھ نہ چلنے کے لئے طرح طرح سے سمجھایا۔ مگر لچھمن نے اُن کی ایک نہ سُنی۔ تب ناچار ہو کر اُن کو بھی ساتھ لے جانا سویکار کیا۔ یہ سُن کر لچھمن بڑے پرسن ہوئے اور سری رام چندر کے ساتھ ہو لئے۔ اب سب طرح سے بن گمن کے لئے تیار ہو کر سری رام چندر، لچھمن، اور سیتا پتا اور ماتا سے رخصت لینے نکلے۔ اس عرصہ میں سری رام چندر کے بن جانے کی شہرت گھر گھر اور گلی گلی ہو گئی۔ ان تر مورتیوں کو سادھوؤں کے بیش میں راج محل کی طرف پیدل جاتے ہوئے دیکھ کر لوگوں کے ہردے شوک سے بھر گئے اور سب کے سب کرودھ میں آ کر مہاراج دشرتھ اور رانی کیکئی کو بُرا بھلا کہنے لگے۔ آہستہ آہستہ چل کر تینوں کیکئی کے محلوں کے دوار پر آ پہنچے۔ اُسی وقت سُمنتر نے مہاراج کے پاس جا کر سری رام چندر کے آگمن کی سوچنا دی۔ راجہ دشرتھ نے اس کٹھن کشٹھ کو من ہی مَن میں دباتے ہوئے شانتی کے ساتھ کہا (سُمنتر! تم شیگھر جا کر سب رانیوں اور میرے تمام ہت چنتکوں کو بُلا لاؤ۔ میں سب کے سامنے اپنے پیارے پُتر سے آخری ملاقات کروں گا) مہاراج کی آگیا پا کر تھوڑے ہی دیر میں سُمنتر راج گھرانے کی سب استریوں اور بشٹ وغیرہ شبھ چنتکوں کے ساتھ راج کمار سری رام چندر، لچھمن اور سیتا کو لئے ہوئے آ پہنچے۔ اندر آتے ہی سری رام چندر، لچھمن اور سیتا نے ہاتھ جوڑ کر پتا ماتا کو پرنام کیا۔ سری رام چندر کو دیکھتے ہی

دشرتھ اَدھر ہو کر دھم سے دھرتی پر گر پڑے ۔ سری رام چندر اور لچھمن نے دوڑ کر اُن کو اٹھایا اٹھتے ہی ہا رام ! ہا رام ! کہتے ہوئے سب استریوں کی طرف آنسو بھرے نیتروں سے دیکھنے لگے ۔ ایک ہی ساتھ سب استریاں رونی لگیں ۔ تھوڑی دیر تک اسی پرکار نیتروں سے دھارا بہتی رہی ۔ سب کو کچھ استھر ہوتے دیکھ کر سری رام چندر نے کہا (پتا جی ! میں بَن جانے کے لئے آپ سے آگیا لینے آیا ہوں ۔ میرے ساتھ لچھمن اور سیتا بھی چل رہے ہیں ۔ میں نے اُن لوگوں کو بہتیرا سمجھایا ۔ مگر کسی طرح مانتے ہی نہیں ۔ اب آپ موہ، شوک چھوڑ کر ہم کو بَن جانے کی آگیا دیجئے) ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے تینوں پریم پتلوں کی طرف دیکھ کر مہاراج دشرتھ نے کہا (پیارے پُتر ! کیکئی نے مجھے اپنے واکیہ جال میں جکڑ کر بالکل اَسمرتھ بنا دیا ہے ۔ تم مجھے اِس بھیانک جال سے چھڑا کر (جودھیا میں آنند کے ساتھ راج کرو) پتا کی یہ ممتا بھری بات سُن کر سری رام چندر بڑے ہی دُکھت ہوئے اور بڑی نمرتا کے ساتھ بولے (پتا ! آپ بیرتھ کا موہ نہ کریں آپ نے ماتا کیکئی کو جو وَر دئے ہیں اُن کے انوسار آپ کے ستیہ کی رکشا کے لئے میں بَن جانے کو بخوشی تیار ہوں ۔ مجھے جانے کی آگیا دے دیں اور پھر ان چرنوں کی سیوا کرنے کے لئے لوٹ آؤں گا) یہ سُنکر مہاراج نے کہا (رام ! میری آنکھوں کے تارے ! تم سا پُتر پا کر میں نے بڑی تپسیا کے بعد پراپت کیا تھا ۔ مگر آج نہ جانے میرے کس جنم کا پاپ اُدئے ہوا کہ میں اپنے ہی ہاتھوں تم کو برباد کرنے پر تیار ہوں ۔ جس پُتر کو گھڑی بھر آنکھوں کے سامنے نہ پا کر بے چین ہوا کرتا تھا اُسے دو دِن نہیں یک دم چودہ برس کے لئے بَن بھیج رہا ہوں ! مجھ سا نِردئے پتا اس سنسار میں اور کون ہوگا ؟ جاؤ بیٹا ! سُکھ سے بَن کو جاؤ ۔ بھگوان تمہارے رکشا کریں گے) یہ باتیں سُنکر رانیاں رونے لگیں ۔ صرف کیکئی کو ہی کچھ دُکھ یا موہ نہیں ہوا ۔ مہاراج دشرتھ نے اپنی واکیہ شکتی کو قابو میں لاکر سُمنتر سے

کہا (سُمنتر! تُم ابھی چترنگی سینا سجا کر رام کے ساتھ چلے جاؤ اور اُن کو بن میں پہنچا کر شیگھر ہی لوٹ آؤ) یہ سُن کر سری رام چندر نے ہاتھ جوڑ کر کہا (پتا! میں آج سے راجکمار نہیں۔ بن باسی ہوں۔ اب مجھے سینا، سپاہی نہیں چاہیئے۔ اِس سمئے تو کیول ڈنڈ کمنڈل اور وَلکل کی ہی ضرورت ہے) نرپتی کیکئی رام کی یہ بات سن کر جلد گھر کے اندر گئی اور اُن کے پہننے کے لئے منیوں کے دھارن کرنے کے یوگیہ وَلکل وستر لے آئیں۔ رام اور لچھمن نے ترت ہی اپنے راجسی کپڑے اُتار کر وہ وستر پہن لئے مگر سیتا کی سمجھ میں نہ آیا کہ وہ کس طرح اِن وَلکلوں کو پہنیں۔ وہ ان کو لئے ہوئے چُپ چاپ کھڑی رہ گئیں اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اُن وستروں کو سوامی کے ہاتھ میں دے کر کہا (ناتھ! مجھے معلوم نہیں ہے کہ ان وَلکلوں کو کیسے پہنتے ہیں؟) سیتا کا یہ کہنا سُن کر سری رام چندر نے وہ وستر لے کر سیتا کو پہنایا۔ تینوں نے باری باری سے مہاراج کے چرنوں میں سر جھکا کر انتم بدائی لی۔ سری رام چندر نے جاتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بنئے کے ساتھ کہا (مہاراج! میری ماتا جب میرے برہ سے شوکاکل ہوا کریں۔ تب آشا ہے کہ آپ ان کو اُچت بچنوں سے سمجھا کر شانت کر دیا کریں گے اور کسی طرح کا دُکھ نہ ہونے دیں گے۔ اِس بات کی طرف سدا دھیان رہے گا) یہ کہہ کر انہوں نے ماتاؤں کے چرنوں میں پرنام کیا اور چلنے لگے لچھمن نے جب اپنی ماتا سمترا سے انیتم بدا مانگی تب وہ بیر ماتا نے اُپدیش دیا کہ پُتر آج سے تم رام کو ہی پتا، سیتا کو ہی ماتا اور بن کو ہی اجودھیا سمجھو اور بڑے آنند سے اِن کے ساتھ چلے جاؤ) اس کے بعد سب لوگ باہر چلے آئے سُمنتر کے رتھ تیار کر لانے پر تینوں اُس پر سوار ہو کر اجودھیا سے باہر نکلے۔ سری رام چندر، لچھمن اور سیتا کو اس طرح بن جاتے دیکھ کر ساری اجودھیا میں ہل چل مچ گئی سب لوگ ہاہاکار کرتے ہوئے رتھ کے پیچھے پیچھے

چل دئے۔ سُمنتر بڑی تیزی سے رتھ کو ہانک رہے تھے۔ لوگ دوڑتے اور گرتے پڑتے رتھ کا پیچھا کرنے لگے۔ اجودھیا شمشان کی طرح سونیہ ہوگئی! سندھیا کے سمے سب لوگ تمساندی کے کنارے آپہنچے۔ اُس دن رات بھر وہیں بشرام کرنے کا نشچے ہوا۔ سب لوگوں نے اشنان، سندھیا کیا اس کے بعد سب کے سب تھکے ماندے ہونے کی وجہ سو رہے۔ تھوڑی رات رہتے ہی رام کی نیند ٹوٹ گئی۔ اُنہوں نے کہا (سُمنتر! اِسی سمے رتھ ہانک چلو۔ ابھی سب لوگ سوئے ہوئے ہیں۔ یہی اوسر اچھا ہے۔ جگنے پر یہ لوگ ہمارے پیچھے آئے بغیر نہ رہیں گے) یہ بچار سُمنتر کو بھی پسند آگیا۔ وہ ترت ہی رتھ تیار کر کے سری رام چندر، لچھمن اور جانکی کو سوار کرا کے لے چلے۔ صبح ہوتے ہوتے وہ لوگ وید شُرتی نام کی ندی پر آپہنچے۔ وہاں پہنچ کر سب لوگوں نے پراتھ کال کی کریا میں کر کے جاترا شروع کی۔ اِسی طرح شیتو ندی کے پار ہو کر وہ لوگ گومتی کے تیر پر پہنچے۔ اِسی کے دکھن دشا میں کوسل دیش دکھائی دیا۔ وہ سندھیا سمے اُس دیش کے باہر ہوئے اور تھوڑی دُور جانے پر گنگا دکھائی دی۔ دھیرے دھیرے رتھ شرنگ بیر پُر میں آپہنچا۔ یہاں نکھادون کا ایک چھوٹا سا راج تھا جس کا مالک (گہہ) نامی نکھاد سری رام چندر کا بڑا بھاری متر رہتا تھا۔ اُس نے جب سری رام چندر کے آنے کا حال سُنا۔ دوڑا ہوا اپنے منتری کے ساتھ سری رام چندر کے پاس آیا۔ ملنے کے بعد اُس دن وہیں رہنے کا نشچے ہوا جب سری رام چندر اور سیتا دونوں سو گئے سُمنتر اور گہہ کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے لچھمن پہرہ دیتے رات بھر جاگتے رہے۔ صبح ہوتے ہی سری رام چندر نے لچھمن سے کہا (بھائی! چلو اب گنگا کے اُس پار پہنچ جائیں) یہ سُن کر لچھمن تیار ہو گئے [illegible] گنگا کے کنارے پہنچ کر اشنان، سندھیا سے فارغ ہو

گہہ کے آدمی ناؤ تیار کرلائے تھے۔ یہ دیکھ کر سُمنتر نے ہاتھ جوڑ کر سری رام چندر سے کہا (راج کمار! اب میرے لئے کیا آگیا ہوتی ہے؟) سری رام چندر نے کہا (سُمنتر! اب تم لوٹ جاؤ۔ گھر جاکر میرے ماتا، پتا کو ہم لوگوں کے پرنام کہہ کر ہر طرح سے دھیرج دو اور بھرت کے آنے پر اُن کو میرا آشیرباد دے کر کہو کہ وہ ماتا پتا کی سب طرح سے سیوا کرتے ہوئے نیائے پورک پرجا کا پالن کرتے رہیں) سری رام چندر نے سُمنتر کو دھیرج دیتے ہوئے کہا (سُمنتر! تم شیگھر ہی اجودھیا کو لوٹ جاؤ۔ جب تک تم ہم لوگوں کے بن میں چلے جانے کا سمواد نہ سناؤ گے تب تک ماتا کیکئی کا جی نہ بھرے گا۔ اس بات کا اُن کو بھروسا دینے کے لئے تمہارا وہاں جلد جانا ضروری ہے۔ اس لئے تم یہاں سے چلے جاؤ) اس کے بعد سری رام چندر نے گہہ سے کہا (بھائی! آج سے ہم لوگوں کو نرجن بن میں مُنیوں کا سا ویش دھارن کر کے رہنا پڑے گا۔ اگر تم تھوڑا سا برگد کا دودھ لا دو تو ہم لوگ جٹا بنالیں) یہ سُن کر گہہ نے فوراً برگد کا دودھ منگوایا جس سے سری رام چندر نے اپنے سر پر جٹا باندھ لی اور پھر اپنے ہی ہاتھوں لچھمن کی جٹا تیار کر دی۔ جٹا دھارن کر کے وہ ندی کے تیر پر آئے۔ وہاں ناؤ گھاٹ پر تیار تھی۔ تینوں اُس پر سوار ہوئے۔ دیکھتے دیکھتے ناؤ نے اُن کو دوسرے کنارے پر اُتار دیا۔ ناؤ سے اُتر کر پیدل ہی جنگل کی طرف چلے۔ آگے آگے سری رام چندر پیچھے پیچھے لچھمن اور بیچ میں سیتا چلیں گہہ اور سُمنتر ان تینوں مورتیوں کا جانا آنسو بھری آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ جب وہ نہ نظر آنے لگے تب سُمنتر کو ساتھ لئے ہوئے گہہ اپنے گھر کو لوٹ آیا۔ سُمنتر گہہ سے رخصت لے کر اور رتھ پر سوار ہو کر اجودھیا کی طرف چلے۔ گنگا کے پار پہنچ کر سری رام چندر، لچھمن اور سیتا نے ایک برکش کے نیچے ڈیرا جمایا۔ وہاں اشنان سندھیا اور پھلہار کرنے کے بعد سری رام چندر اور سیتا نے پتوں کی شیا پر



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

بشرام کیا اور لچھمن ہاتھ میں دھنُربان لئے رات بھر پہرہ دیتے رہے۔ پراتھ کال اُٹھ کر پھر تینوں نے جاترا آرنبھ کردی۔ جاتے جاتے گنگا اور جمنا کے سنگم کا مقام یعنی پریاگ کشیتر میں آئے جہاں مہارشی بھردواج کا آشرم تھا۔ بھردواج کے پاس جاکر تینوں نے پرنام کیا اور مُنی کے پوچھنے پر اپنی کتھا کہہ سنائی۔ سُن کر مُنی نے کہا (رام! تمھاری اچھا ہو تو اپنے بن باس کے کچھ دن یہاں بتا سکتے ہو نہیں تو یہاں سے کچھ دُور پر چترکوٹ نام کا ایک بڑا ہی پربت ہے۔ وہاں رہ سکتے ہو) یہ سُن کر سری رام چندر نے کہا (مُنی راج! آپ کا کہنا ٹھیک ہے۔ مگر یہ استھان اجودھیا سے دور نہیں ہے۔ اس لئے اگر وہاں کے لوگ جان جائیں گے تو دوڑے ہوئے چلے آئیں گے۔ اسی کارن میرا یہاں رہنا ٹھیک نہیں ہے میں چترکوٹ پر ہی آشرم بنا کر رہنا چاہتا ہوں) یہ سُن کر مُنی نے اُن کو چترکوٹ کا راستہ بتا کر روانہ کیا۔ مُنی کے بتائے ہوئے راستے سے جاتے ہوئے جمنا ندی کے کنارے آپہنچے۔ وہاں پہنچ کر لچھمن نے لکڑی کی ایک ناؤ تیار کی جس پر سیتا کو بٹھا کر دونوں بھائی پانی میں تیرتے اور اُس لکڑی کے ناؤ کے دونوں کناروں کو پکڑے ہوئے ندی پار کر گئے۔ کنارے پر پہنچ کر سری رام چندر نے اُس ناؤ پر سے سیتا کو نیچے اُتار لیا۔ دھیرے دھیرے آگے بڑھ کر چترکوٹ پربت کے پاس پہنچ گئے جہاں بالمیکی مُنی کا منوہر آشرم تھا۔ تینوں نے اُن کے پاس جاکر بڑے پریم سے پرنام کیا۔ مُنی نے بھی بڑے آدر سے آشیرباد دیا۔ اس کے بعد سری رام چندر کی آگیا سے لچھمن نے وہیں ایک سُندر پرن کٹی تیار کی اور کھانے کے لئے بہت سے پھل، مُول جنگل سے توڑ لائے اور پتّوں کی کٹیا میں تینوں آنند سے رہنے لگے۔ ایک دن بھی انہوں نے اجودھیا کی راجسی سکھوں کو یاد نہیں کیا اور سدا یہی سوچتے رہتے تھے کہ سُکھ بھوگ میں نہیں، تیاگ میں ہے۔ آنند راگ میں نہیں، پراگ میں ہے۔ شانتی راجہ کے محلوں میں نہیں۔ مُنی کی کٹیا میں ہے

(اُدھر) بڑی اُداسی کے ساتھ سُمنتر راستہ بھر روتے ہوئے اجودھیا میں آئے آتے ہی اُنہوں نے دیکھا کہ ساری نگری شُونیہ ہوئی ہے۔ ہاٹ، بازار بند پڑے ہیں تمام لوگ شوک کی مورتی بنے ہوئے ہا رام! ہا سیتا! ہا لچھمن! تم لوگ ہم کو چھوڑ کر کہاں چلے گئے؟ کہہ کر روتے اور ایک دوسرے پر اپنا شوک پرکٹ کر رہے ہیں۔ اُن کو آتے ہوئے دیکھ کر چاروں طرف سے ہزاروں نر ناریوں اور بالکوں نے گھیر کر کہنا شروع کیا (سُمنتر! تم بڑے ہی کُرور، نِردئے اور کٹھور ہو۔ تُم ہمارے پرانوں سے بڑھ کر پیارے سری رام چندر اور لچھمن کو کہاں چھوڑ آئے؟) سُمنتر اُن کی باتیں سُن کر سِسک سِسک کر رونے لگے۔ بڑا بھاری شوک پرواہ پھیل گیا۔ سُمنتر نے بڑی کٹھنائی سے اپنے ہردے کی، ویگ کو سنبھال کر آنکھیں پونچھتے ہوئے راج محل کے دوار پر آئے۔ اُن کے آنے کی سوچنا پاتے ہی انتھ پُر کی استریاں روتی چلاتی ہوئی باہر دوڑ آئیں اور کہنے لگیں (سُمنتر! تو اکیلا ہی کونسا مُنھ لے کر اجودھیا میں آیا ہے؟) کسی طرح اُن سے پیچھا چھڑا کر دُکھی سُمنتر وہاں پہنچے جہاں مہاراج دشرتھ پڑے ہوئے تھے۔ مہاراج کو دیکھتے ہی سُمنتر دھیرج چھوڑ کر رونے لگے اور مہاراج کیول۔ ہا رام! ہا پُتر! کہتے ہوئے اپنے ہردے کا گہرا شوک پرکاشت کرنے لگے۔ بڑے کشٹ سے سُمنتر نے رام چندر کو بن میں پہنچا دینے اور پتا اور مانا کے لئے جو سندیش کہا تھا وہ تمام وُرتانت سنا دیا۔ سنتے ہی مہاراج کا ہردے پگھل کر پانی ہو گیا۔ وہ مُرتیو سے بھی بڑھ کر ویدنا کا انوبھو کرتے ہا رام! کہتے ہوئے مُورچھت ہو کر نیچے گر پڑے! سُمنتر نے اپنے کو سنبھال کر کہا (مہاراج! آپ بیرتھ کا شوک نہ کریں آپ کے پیارے پُتروں اور پُتر بدھ کو آپ کے پرتاپ سے کچھ بھی کلیش نہ ہونے پائے گا۔ وہ بڑے آنند سے چودہ برس ختم کر کے اجودھیا میں لوٹ آئیں گے) سُمنتر کے ان باتوں سے چت کا سمادھان ہونا تو کدھر مہاراج کا شوک اور بھی بڑھ گیا

روتے رو تے مہاراج کی بڑی بُری اوستھا ہوگئی صرف کوسلیا ہی اُن کے
پاس بیٹھی ہوئی اُن کے دُکھ میں حصہ لے رہی تھیں۔ اِس اپنے دُکھ کی سہچری سے
مہاراج نے رورو کر دل کا دُکھڑا سُناتے ہوئے کہا (دیوی! مجھے ایک بات
یاد آئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب میں نہ بچوں گا۔ سری رام چندر کے
ورہ میں میرا جنیا اسمبھو ہئے۔ رانی! میں اپنے للاٹ کا لکھا صاف دیکھ رہا ہوں
میرے اوپر مُنی کا جو بکٹ شاپ پڑچکا ہے وہی اِس سمئے پورا ہوا چاہتا ہے۔ وہ
یہ ہے کہ جب میں نوجوان تھا اِدھر اُدھر شکار کھیلنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ ایک
دن برکھارتو میں آکاش بادلوں سے گھرا ہوا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں موسل دھار
پانی برسنے لگا۔ ایسی سمئے دھنربان لے کر میں سرجو کے کنارے بہت دُور تک
چلا گیا۔ رات ہوئی۔ چاروں طرف بھیانک اندھیرا چھا گیا۔ میں ایک برکش کے
نیچے دھنش پر تیر چڑھا کر اس خیال سے بیٹھا ہوا تھا کہ اگر کوئی جانور پانی پینے آئے گا
تو میں اُس کے شبد کو نشانہ بنا کر ماروں گا۔ یکایک اُس اندھیری رات میں مجھے
پانی کی چھپچپاہٹ کا شبد سنائی دیا۔ میں سوچا کہ کوئی جنگلی ہاتھی پانی پینے آیا ہوگا۔ اِس
سوچ سے میں نے تیر چھوڑ دیا۔ نشانہ ٹھیک جا بیٹھا۔ مگر تُرت ہی "ہائے! ہائے!
مجھے مار ڈالا" کا شبد کان میں پڑتے ہی میرا دل کانپ گیا! میں سمجھ گیا کہ کوئی
منش میرے تیر کا شکار ہوگیا ہے۔ گھبرائے ہوئے ندی کے تیر پر آکر دیکھا کہ
ایک جٹا دھاری مُنی بالک کنارے پر پڑا ہوا تڑپ رہا ہے! اُس کے شریر میں
تیر بیندگیا ہے اور رکت کا پرباہ جاری ہے! میں بہت ڈرتا ہوا اُس کے پاس
پہنچا اور اُس کا دُکھ دیکھ کر شوک سے بیاکُل ہوگیا۔ مجھے دیکھتے ہی اُس مُنی کمار نے
کانپتے ہوئے کنٹھ سے کہا۔ راج کمار! مجھ بن باسی نرا پراد ھ کو تم نے کیوں مارا؟
میں نے تمہارا کیا بگاڑا تھا؟ اب تو جو ہونا تھا وہ ہوگیا۔ میں تو اب چھن ہی بھر میں یہ

سنسار تیاگ دوں گا۔ مگر مجھے بڑا بھاری شوک اِس بات کا ہے کہ میرے اَندھے اور بوڑھے ماتا پتا کا کیا حال ہوگا؟ یہ سنتے ہی میرے سارے شریر میں کپکپی چھا گئی۔ دھنش بان ہاتھ سے گر پڑے اور میں اپنی کرنی پر پچھتاتا ہوا رونے لگا۔ میرا یہ حال دیکھ کر رشی کمار نے کہا۔ تم ابھی پانی سے بھرا ہوا یہ کمنڈل لے جاکر میرے ماتا پتا کو پلاؤ۔ وہ بڑے پیاسے ہیں۔ میں اُنہیں کے لئے پانی لینے آیا تھا! یہ کہتے ہوئے مُنی بالک نے پران چھوڑ دئے میں کمنڈل میں جل بھر کر وہاں سے اُس اَندھے ماتا اور پتا کے پاس پہنچا۔ میرے پیروں کی چاپ سُن کر اَندھے مُنی نے کہا۔ پُتر! تم نے اتنی دیر کہاں لگائی؟ ہم لوگ پیاسے بیٹھے ہیں۔ لاؤ جلدی سے پانی پلاؤ۔ بیٹا! تم سا پُتر ہم نے بڑے بھاگیہ سے پایا ہے اُن کے یہ شبد میرے کلیجے میں تیر کی طرح چُبھ گئے۔ جی کڑا کر کے میں نے اُن سے بڑی بِنے سے کہا۔ مُنی وَر! میں آپ کا پُتر نہیں۔ چھتری کا بالک ہوں۔ میرا نام دشرتھ ہے۔ اَندھ کار میں بھول سے میرا بان آپ کے پُتر کے شریر میں جا لگا جس سے اُس کے پران چھوٹ گئے! آپ میرا یہ اگیان سے کیا ہوا اپرادھ چھما کریں۔ میں آپ کے پُتر کے کہے انوسار آپ لوگوں کے لئے جل لے آیا ہوں۔ اِسے گرہن کریں۔ میری یہ کٹھور بانی سُن کر اَندھ مُنی۔ ہا پُتر! ہا پُتر! کہتے ہوئے گر پڑے۔ تھوڑی دیر میں ہوش آنے پر کہنے لگے۔ اَرے دُشٹ! اچھا ہوا جو تو نے یہ سب حال خود بخود مجھ سے سچ سچ کہہ سنایا۔ نہیں تو اب تک تیرا سر ٹکڑے ہو کر گر پڑا ہوتا۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔ اَب تو دونوں کو اس استھان پر لے چل جہاں ہمارا پُتر مرا پڑا ہے۔ مُنی کی آگیا پا کر میں اُن کو اُن کے پُتر کے پاس لے گیا۔ پُتر کو چھیکر دونوں ماتا پتا زور سے بلاپ کرنے لگے۔ انت میں اپنے پُتر کی بار بار تعریف کرتے ہوئے اُوپر ہاتھ اٹھا کر کہا۔ جا! جب تو نے ہمارے ایسے گنی پُتر کو نر دوش مار کر ہمارے پران ہی لے لئے۔ تب ہم یہ شریر رکھ کر کیا کریں گے؟ ہم بھی اب وہیں جاتے ہیں جہاں ہمارا پُتر گیا ہے۔ لیکن یاد رکھنا

آج ہم جس پکار رہا پتر! ہا پتر!! کہتے ہوئے پران چھوڑ رہے ہیں وہ ویسے ہی تو بھی پتر شوک میں تڑپ تڑپ کر پران دے گا۔ یہ کہہ کر دونوں اندھوں نے اُسی وقت پران تیاگ کر دیا" رانی! آج شرون کے بدھ اور اُن کے اندھے ماتا پتا کے شاپ کی بات مجھے رہ رہ کر یاد آرہی ہے۔ اب میں سری رام چندر کو پھر نہ دیکھوں گا۔ آج سچ مچ میں پتر شوک میں ہی مروں گی منتھی کی بات پوری ہوئی۔ کیکئی کی ہٹ صرف بہانہ تھی۔ یہ کہتے کہتے مہاراج مورچھت ہو گئے کوسلیا کی آنکھیں بھر آئیں۔ ہر طرح مہاراج کو ہوش میں لانے کی چیشٹھا کی۔ تھوڑی دیر بعد ہوش میں آکر مہاراج کہنے لگے۔ ہا پتر! ہا رام!! تم کہاں گئے؟ ایک بار آکر اپنی موہنی مورتی دکھلا جاؤ۔ ری چنڈالنی۔ کُل ناشنی۔ کیکئی! تو کہاں گئی۔ میرے رام چندر کو تو نے کہاں بھیجا؟ اتنا کہتے ہی کہتے مہاراج کا کنٹھ بند ہو گیا اور وہ سدا کے لئے چپ ہو گئے!) اس پکار آدھی رات کے سمے مہاراج نے سنسار سے ناتا توڑ دیا! کوسلیا مہاراج کا یہ حال دیکھتے ہی ہائے! یہ کیا ہوا؟ مہاراج! ہم ابھاگنیوں کو چھوڑ آپ کہاں چلے گئے، کہتی ہوئی رونے لگیں۔ سُمتر ابھی دوڑی ہوئی وہاں آپہنچی اور پکار پکار کر رونے لگیں۔ یہ سماچار سُن کر نگر بھر کے لوگ راج دوار پر آکر جمع ہو گئے اور گھر گھر سے استریوں کا جھنڈ راج محلوں کے اندر جا کر رانیوں کو جگانے اور دھیرج دینے لگا۔ ساری اجودھیا نے شوک کی مورتی دھارن کر لی! مہاراج کی مرتیو کا سماد پھیلتے ہی راج بھر کے برہمن، پنڈت، سادھو، تپسوی اور تمام درباری راج دربار میں آپہنچے۔ سب سے پہلے مہاراج کی مرت سنسکار کا بچار ہو کر یہ نشچے ہوا کہ پتر کے موجود رہتے پتا کا مرتک سنسکار کسی اور سے کرانا اچت نہیں ہے۔ اس لئے بھرت اور شترگھن کے آنے تک مہاراج کا شو تیل میں رکھ دینا قرار پایا اور اس کی تعمیل بھی ہوئی۔ اس کے بعد بشسٹ نے کہا۔ مہاراج مرتے سمے اپنا یہ راج بھرت کو دے گئے ہیں۔ وہ ان دنوں اپنے ماما کے یہاں ہیں اُن کو بہت جلد بلوا لینا چاہیئے۔ اُسی موافق بشسٹ نے دوتوں کو بلا کر کہا۔ تم لوگ ابھی

تیز گھوڑوں پر سوار ہو کر کیکئی نرپیش کے یہاں چلے جاؤ اور آشیرباد دیتے ہوئے بھرت اور شترگھن کو جلد بلا لاؤ۔ سری رام چندر اور سیتا کے بن جانے یا مہاراج کے سورگ باسی ہونے کا حال اُن سے نہ کہو۔ فوراً دونوں نے کیکئی نرپیش کی راجدھانی میں پہنچ کر بشٹ کا سندیش بھرت اور شترگھن کو کہہ سنایا۔ دونوں بھائیوں نے بڑی خواہش سے اپنے ماتا، پتا اور بھائیوں کا حال پوچھا۔ مگر دونوں نے بڑی چترائی سے سچا حال چھپاتے ہوئے اُن کے جوابات دیکر شیگھر ہی اجودھیا چلنے کے لئے کہا۔ کیکئی راجہ نے سارا حال سُن کر بھرت اور شترگھن کو دُونوں کے ساتھ کر دیا۔ وہ لوگ کئی دِن کے بعد اجودھیا میں آپہنچے۔ اجودھیا میں پردیش ہوتے ہی دونوں بھائیوں کو چاروں طرف امنگل دکھلائی دینے لگے۔ اُنہوں نے اپنے ساتھیوں سے اِس اُداسی کا کارن پوچھا۔ مگر کسی نے کچھ نہیں کہا۔ ناچار اپنے پتا کے شوک بھرے محلوں میں آپہنچے۔ وہاں پتا کو نہ دیکھ کر اپنی ماتا کیکئی کے پاس آئے۔ کیکئی نے بڑے آنند سے اُن کو ہردے سے لگا کر آشیرباد دیا۔ بھرت نے بڑی جلدی کے ساتھ پوچھا ماتا! پتاجی کہاں ہیں؟ کیکئی نے کسی پرکار کا شوک پرکٹ نہ کرکے کہا۔ پُترا تمہارے سسیتہ وادی اور دھرماتما پتا تو اُس گتی کو پراپت ہو گئے ہیں جو ہر ایک جیودھاری کو پراپت ہوتی ہے۔ یہ سنتے ہی بھرت پتر شوک سے بیاکُل ہو کر ہاہاکار کرتے ہوئے پرتھوی پر گر پڑے اور روتے روتے کہنے لگے۔ ہائے! میں کس آشا سے یہاں آیا تھا۔ اور یہاں آکر کیا سنا؟ اچھا ماتا! یہ تو بتاؤ کہ پتاجی یہ سنسار چھوڑتے سمئے میرے لئے کچھ کہہ گئے ہیں یا نہیں؟ میرے پتا کے سمان بڑے بھائی سری رام چندر کہاں ہیں؟ یہ سُنکر کیکئی نے یہ بجر برابر بچن سنا ئی۔ بیٹا! سری رام چندر نو سیتا اور لچھمن کے ساتھ مُنی ویش دھارن کر کے بن میں چلے گئے ہیں۔ اُن کے جاتے ہی تمہارے پتا ہا رام! ہا لچھمن! ہا سیتا! رٹتے ہوئے چل بسے۔ یہ سُنتے ہی بھرت پر آسمان ٹوٹ پڑا۔ اور پوچھا کہ ماتا! یہ کیا؟ بھیا بن باسی کیوں ہوئے؟ نرناج کیکئی نے کہا۔ پُتر! سری رام چندر نے کوئی اپرادھ نہیں کیا

میں نے جب سنا کہ رام کو راج گدّی ہونے والی ہے تب میں نے تمہارے ہت کے بچار سے مہاراج سے دو بر مانگے۔ پہلا بر تمہارا گدّی پر بٹھایا جانا اور دوسرا سری رام چندر کا بن باسی بنایا جانا۔ اس لئے اُنہوں نے گدّی تمہارے لئے چھوڑ دی اور سری رام چندر کو بن میں بھیج دیا۔ اور آپ پتر کے بیوگ میں پران تیاگ کر دئے۔ اب یہ گدّی تمہاری ہے اِس پر بیٹھ کر تم سکھ کے ساتھ راج کرو۔ یہ کٹھور بچن سُن کر بھرت نے کرودھ سے گرج کر کہا ہائے! تم نے یہ کیا کر ڈالا؟ بھیّا رام چندر کو بن باسی بنا کر اور پتا کے پران لے کر تم نے گھور ادھرم کیا۔ ہا! مجھے بھگوان نے کیوں تم سی ماتا دی؟ بھیّا سری رام چندر سدا تمہیں اپنی ماتا سے بڑھ کر مانتے تھے۔ اُن کے اِس سنیہ کا تم نے بڑا اچھا بدلہ دیا۔ کال سرپنی! تم نے کیا سمجھا تھا کہ میں بھی تمہاری طرح نیچ بُدھی والا ہوں اور کُل دھرم کو چھوڑ کر گدّی پر بیٹھنے کو تیار ہو جاؤں گا؟ سدا سے بڑے لڑکے کو ہی راج کا ادھکار ملتا آیا ہے۔ اُس نیم کو میں کیونکر بھنگ کر سکتا ہوں؟ میں ابھی بڑے بھیا کو بن سے لوٹا لانے جاتا ہوں۔ ہائے! تم نے اپنے مُنہ کو تو جنم بھر کے لئے کالک لگا ہی لی۔ مگر میرا نام بھی بدنام کر ڈالا! تم سی پتی گھاتنی کُل ناشنی کا منہ دیکھنا بھی پاپ ہے۔ جاؤ آج سے میں تمہیں اپنی ماتا نہیں مانتا۔ میں سمجھوں گا کہ میری ماتا مر گئی اور تم سمجھ لو کہ تمہارے کوئی پتر ہی نہیں ہوا۔ میں کدائی اس راج کو نہیں گرہن کر سکتا۔ یہ کہہ کر بھرت شترگھن کو ساتھ لے کر وہاں سے چلے گئے۔ اور کوشلیا کے محلوں میں آئے کوشلیا اُس سمے زمین پر پڑی رو رہی تھیں۔ بھرت اور شترگھن اِن کو دیکھ کر بلاپ کرنے لگے! کوشلیا نے جوش میں آکر کہا۔ بھرت! یہاں کیوں رونے آئے ہو؟ جاؤ سنگھاسن پر بیٹھ کر راج کا ریہ کرو تمہاری کرور ماتا نے میرے بیٹے کو بن باسی بنا کر تمہارے لئے راج کا دوار کھول رکھا ہے۔ جاؤ راج کرو اور مجھے وہاں پہنچا دو جہاں میرا بیٹا تپسوی کے بیش میں دن کاٹ رہا ہے۔ اس طرح کوشلیا نے بڑی کٹھن باتیں نردوش بھرت کو کہہ سنائیں جن کو سُن کر بھرت کے

کلیجے میں ہزاروں تیر ایک ہی بار چبھ گئے۔ اُنہوں نے ماتا کے چرنوں میں سر جھکا ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے کہا۔ ماں! تم ایسا نہ کہو۔ تم کو معلوم ہے کہ بڑے بھیّا پر میری کیسی پریتی ہے۔ ماں! میں سپتھ پورک کہتا ہوں کہ اگر بھیا سری رام چندر کے ویش نکالنے کا حال مجھے پہلے سے معلوم ہوتا یا میری اس میں کچھ بھی سمتی ہوتی تو سنسار بھر کے پاتک میرے اوپر آجائیں اس سے ادھک میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ کہہ کر بھرت ہاہاکار کرتے ہوئے پرتھوی پر گر پڑے یہ دیکھ کر کوشلیا اور بھی دکھی ہوئیں۔ بھرت کو گود میں لے کر اُن کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ پُترا تم بڑے ہی دھرماتما، سیتہ وادی اور بھائی کے بھگت ہو۔ پُتر موہ میں میں نے بڑی سخت باتیں کہہ ڈالیں۔ بیٹا! تم پر میرا بھاؤ سری رام چندر کے ہی سمان ہے۔ میرے ہردے سے نکلے ہوئے باکیوں کو اب اپنے من سے دُور کر دو۔ دونوں ماں بیٹے آنسوؤں سے پرتھوی بھگانے لگے! ساری رات اسی طرح رونے میں کٹ گئی۔ دوسرے دن بھرت نے بشٹ رشی کی آگیا لے کر پتا کی لاش تیل کی کڑھائی سے نکال کر بڑی دھوم دھام سے اُن کے شو کا بہان سرجو ندی کے تیر پر لائے بھرت شاستر کے انوسار پتا کی کریا کرم کر کے گھر واپس آئے چودھویں دن نگر کے سب بڑے آدمی دربار میں آکر اکٹھے ہوئے اور سب کے سب نے ایک سور ہو کر کہا۔ راج کمار! آپ کے جیسٹھ بھائی پتا ہم لوگوں کو اناتھ کر کے چل بسے اور آپ کے بڑے بھائی سری رام چندر اپنی پیاری پتنی اور چھوٹے بھائی لچھمن کے ساتھ بن چلے گئے۔ اس سمئے آپ ہی راج کا سنچالن اور پرجا کا پالن کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہم لوگ چاہتے ہیں کہ آپ شاستر کی ریتی کے انوسار راج بھار گرہن کریں۔ یہ سُن کر بھرت دُکھی ہو کر بڑے بنتے کے ساتھ کہنے لگے۔ بھائیو! آپ لوگوں نے یہ بات بچار کر نہیں کہی۔ بھیّا سری رام چندر ہم چاروں بھائیوں میں سب سے بڑے ہیں۔ انہیں کو راج ملنا چاہیئے۔ یہ انیائے سے ملا ہوا راج مجھے نہیں چاہیئے۔ میں بن میں جا کر اپنے بڑے بھائی کو اجودھیا میں لانا اور اُن کی جگہ آپ

چودہ برس کے لئے بن باس کرنا چاہتا ہوں ۔ یہ سُن کر چاروں طرف سے بھرت کا جے جے کار ہونے لگا ۔ سب لوگ کہنے لگے ۔ بھرت ! تم سا بھائی بھگوان سب کو دے بھائی کے لئے اتنا بڑا راج سنگھاسن چھوڑ دینا تمھارا ہی کام ہے ۔ بھرت نے سُمنتر سے کہا ۔ سُمنتر ! تم ابھی چترنگی سینا تیار کرو ۔ میں آج ہی بن کو جاؤں گا ۔ وہاں پہنچ کر میں بھیا کو واپس آنے کے لئے راضی کروں گا ۔ آگیا کے موافق سینا تیار ہوئی ۔ دوسرے ہی دن بھرت منتریوں ، بڑے بڑے درباریوں ، گرو اور پروہتوں کو ساتھ لے کر چلنے کے لئے تیار ہو گئے ۔ ہزاروں اجودھیا باسی بھی رام کے درشن کی اچھا سے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو گئے ۔ رانیاں اور راج محلوں میں رہنے والی تمام استریاں بھی پالکیوں میں سوار ہو کر ساتھ چلیں ۔ اس طرح بھرت نے بھائی سے ملنے کے لئے اجودھیا سے پرستھان کیا ۔ آہستہ آہستہ کئی دن تک سفر کرتے ہوئے تمام لوگ سرنگ بیر پر میں پہنچے ۔ نشاووں کے راجہ رام چندر کے متر (گہہ) نے سُنا کہ بھرت بڑی بھاری سینا لے کر چلے آرہے ہیں ۔ اُس نے سوچا کہ بھرت کے من میں کوئی برائی ہے ۔ تب ہی تو اتنی سینا کے ساتھ چلے آرہے ہیں ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کیول رام کو جنگلوں میں بھیج کر بھی نشچنت نہ ہو سکے اور اب اُنہیں مار کر سدا کے لئے نیے فکر ہو جانا چاہتے ہیں ۔ یہ بچار من میں اُتپن ہوتے ہی اُس نے اپنی سینا تیار کرنے کی آگیا دیتے ہوئے کہا ۔ دیکھو ۔ تم لوگ جہاں کہیں بھرت کی سینا کا رنگ ڈنگ ہوتے دیکھو ۔ فوراً اُن پر دھاوا کر دو ۔ اس طرح اپنی طرف سے پوری تیاری کر کے (گہہ) بھرت کے پاس آیا ۔ بھرت کی طرف سے سُمنتر نے گہہ کا بڑا آدر کیا اور اُس نے بھرت کے اِس سفر کا سچا برتانت کہہ سنایا ۔ سب بات سن کر گہہ نے کہا ۔ دھنیہ ہو ۔ بھرت ! اِس طرح آسانی سے ہاتھ میں آیا ہوا راج بھائی کو واپس دینے کے لئے تیار ہو جانا تمھارے ہی جیسے سچے بھائی کا کام ہے !

بھرت نے بڑے دُکھ کے ساتھ گُہہ سے رام چندر کے پاس آنے اور رہنے کا حال پوچھا۔ جس کے جواب میں گُہہ نے اُن کے آنے سے لے کر برگد کے دودھ سے جٹا باندھ کر گنگا کے اُس پار چلے جانے تک کا سماچار کہہ سنایا۔ یہ سارا حال سُن کر بھرت نے بڑا ہی دکھی ہو کر کہا۔ دھکّار ہے مجھے! میرے لئے بھیّا سری رام چندر اور بھابی سیتا کو یہاں کی کنکریلی بھومی اور پتّوں کے اوپر سونا اور وَلکل بستر پہننا پڑا۔ آج سے میں بھی یہ سب راجسی کپڑے اُتار پھینکونگا اور جٹا، وَلکل دھارن کر کے دھرتی پر ہی سویا کروں گا۔ یہ کہہ کر بھرت روتے ہوئے اُتم بستر اُتار پھینکے اور وَلکل دھارن کر کے اپنے بالوں کی جٹا بنائی!۔ دوسرے دن صبح یہ تمام سمُوہ گنگا کے پار ہو گیا۔ وہاں سے دھیرے دھیرے چلتے ہوئے پریاگ میں پہنچے۔ اِس کے بعد بھردواج آشرم کے پاس آئے۔ بسشٹ اور بھرت کو آتے ہوئے دیکھ کر مہرشی بھردواج نے بڑے پریم سے اُن کا سواگت کر کے بھرت سے پوچھا۔ بھرت! تم کو تو راج ملا ہے۔ پھر تم یہاں کیوں آئے؟ مجھے بڑی شنکا ہو رہی ہے۔ یہ سُن کر بھرت نے بڑے ہی دُکھت ہو کر کہا۔ بھگون! مجھ سا ابھاگا کون ہو گا۔ جس پر آپ کو بھی شنکا ہو گئی؟ مہاتمن! میرا کوئی اپرادھ نہیں ہے۔ میں بالکل نِردوش ہوں۔ میرے لئے میری ماتا نے جو کچھ کیا اُس سے میرا کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ نہ تو میں اب اُن کو اپنی ماتا ہی سمجھتا ہوں اور نہ اُن کی باتوں کا آدر کرتا ہوں۔ میں اپنے پُوجیہ اور بڑے بھائی رام چندر کو بن سے اجودھیا لوٹا لانے کے لئے جا رہا ہوں۔ یہ کہہ کر بھرت کے خاموش ہو جانے پر اُن کی طرف سے بسشٹ نے بھی بھردواج کی تشفی کر دی جس سے پرسن ہو کر بھردواج نے کہا۔ بھرت! تُم سچ مچ اپنے بنس کے بھُوشن ہو۔ بڑوں کی بھگتی، لوبھ کا دمن تمہارے کُل کے لوگوں کا سدا سے

نیم ہے۔ آج تم یہیں رہو۔ کل اپنے بڑے بھائی کے پاس چلے جانا۔ وہ اِن دِنوں چِترکوٹ پربت پر سیتا اور لچھمن کے ساتھ نباس کرتے ہیں۔ مُنی کے کہنے پر بھرت نے رات بھر وہیں رہ کر صبح کو چترکوٹ کی جانب جانے کی تیاری کرلی۔ مُنی نے راستہ بتلادیا۔ اِدھر مندا کنی ندی کے چترکوٹ پربت پر بنی ہوئی پرن کُٹی میں سری رام چندر اور سیتا پریم کی باتیں کر رہے تھے اِسی سمے سری رام چندر نے دیکھا کہ سامنے کی طرف پُرتھوی سے آکاش تک دُھول ہی دھول اڑتی دِکھائی دے رہی ہے۔ ساتھ ہی اُن کے کانوں میں اَسنکھیہ منشوں کا کولاہل بھی سنائی دیا۔ یہ سب دیکھ۔ سُن کر سری رام چندر لچھمن سے کہے۔ لچھن! دیکھو تو سہی۔ یہ کالی پیلی آندھی سی کیوں اُٹھتی چلی آتی ہے۔ اور لگاتار منشیوں کے بولنے کا شبد کیوں سنائی دے رہا ہے۔ یہ سُنتے ہی لچھمن کچھ دُور آگے بڑھ کر سال کے ایک درخت پر چڑھ گئے اور کچھ دیر دیکھنے کے بعد سری رام چندر سے آکر کہے۔ بھیّا مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ بھرت اَنِنت سینا لئے ہوئے آپ سے لڑنے چلے آرہے ہیں۔ اُن کے مَن میں اَوشیہ ہی کوئی بُرائی ہے۔ آئیے۔ شیگھر دھنر بان لے کر لڑنے چلئے۔ آج بھائی بھائیوں کا سامنا ہے۔ یہ کہتے کہتے لچھمن کی آنکھیں کرودھ سے تمتما گئیں اور ہونٹ کانپنے لگے۔ لچھمن کا یہ حال دیکھ کر سری رام چندر نے کہا۔ پیارے لچھمن! تیرے دھنش یا تلوار کا کچھ کام نہیں ہے۔ اگر بھرت آتے ہیں تو آنے دو۔ اُن سے ڈرنے یا اُن پر شنکا کرنے کا کوئی کارن نہیں ہے۔ اگر وہ لوبھی ہی ہوتے تو آنند سے اَجودھیا میں راج کیوں کرتے؟ مجھے مارنے کے لئے یہاں تک کیوں آتے؟ ذرا سمجھ بوجھ کر کام کرو۔ اُن کی باتیں سُنے بنا کوئی کلپنا کرلینا بُدھی مانی کا کام نہیں ہے۔ یہ سُن کر لچھمن چپ چاپ بیٹھ رہے۔ کچھ ہی دیر بعد اَپار جن سمُوہ کے آگے آگے سر پر جٹا اور شریر میں وَلکل دھارن

کئے ہوئے بھرت آتے ہوئے دکھائی دئے ۔ اُن کی وہ شوک اور دُکھ سے بھری ہوئی مورتی دیکھ کر سری رام چندر بڑے بیاکل ہوئے ۔ دور ہی سے سری رام چندر اور سیتا کو دیکھ کر بھرت پاگلوں کی طرح دوڑ کر سری رام چندر کے چرنوں پر گر پڑے ۔ گرتے ہی مورچھت ہو گئے ۔ ہوش میں آنے کے بعد سری رام چندر نے کہا ۔ بھائی ! تم یہاں کیوں آئے ؟ پتاجی کہاں ہیں ؟ اور تم کو اس طرح جٹا دھارن کر کے وَلکل پہننے کا کیا کارن ہے ؟ سری رام چندر کی یہ باتیں سُن کر آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے بھرت نے کہا ۔ بھائی ! کیا کہوں ؟ میری ماتا نے بڑا ہی کُور کرم کیا ہے ۔ آپ کو جنگل میں بھیج کر اُنھوں نے پتاجی کا بھی پران لے لیا ! آپ کا بیوگ نہ سہہ سکنے کے کارن پتاجی تو سورگ باس ہو گئے ! اب وہ میری دُشٹ ماتا اپنے کرموں کے پھل بھوگ رہی ہے ۔ مگر بھیّا ! جو ہونا تھا سو ہو گیا ۔ اب آپ دیا کر کے اَجودھیا لَوٹ چلئے ۔ راج کے کُل منتری ، سردار اور ہماری تینوں ماتائیں ساتھ آئی ہیں ۔ آپ لَوٹ کر ہم لوگوں کا منورتھ پورن کریں ۔ یہ سُن کر سری رام چندر نے کہا ۔ بھرت ! تم لڑکپن سے ہی بڑے سیدھے ، سچّے اور دھرماتما ہو ۔ کرودھ میں آکر ماں کو دوش نہ دو ۔ اُن کو بُرا بھلا کہنا اچھّا نہیں ۔ ماتا پتا کو پتّروں پر پورا ادھکار ہے ۔ اُن کی آگیا ماننا ہی پُتروں کا کام ہے ۔ رہی میرے اَجودھیا واپس چلنے کی نسبت ۔ پتا مرتے سمئے تم کو راج دے کر مجھے بَن باسی بنا گئے ہیں ۔ اِس لئے ہم دونوں کو اُن کی آخری آگیا کا اَوشیہ پالن کرنا چاہیئے ۔ یہ کہہ کر سری رام چندر پتا کے شوک سے بیاکل ہو کر رونے لگے ۔ اس کے بعد مندا کنی کے تیر پر جا کر شاستر کے انوسار پتا کا تَرپن کر کے پنڈ دان کئے ۔ اس عرصے میں راج ماتاؤں کو ساتھ لئے ہوئے گرو بشسٹ بھی وہاں آپہنچے ۔ سری رام چندر اور لچھمن سیتا کے ساتھ ماتاؤں کے پاس آکر باری باری سے سب کے چرنوں پر گر پڑے ۔ اس کے

بعد سری رام رامچندر لچھمن اور سیتا نے گرو بسشٹ کے چرنوں میں سر جھکایا۔ اس سمئے سب لوگوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ اِسی طرح روتے روتے ساری رات جاگتے ہی کٹ گئی۔ پراتہ کال سب لوگ رام آشرم کے پاس جمع ہوئے۔ نِیتہ کرموں سے فارغ ہوکر سری رام چندر، لچھمن اور سیتا بھی اپنے استھانوں پر آ بیٹھے۔ کچھ دیر تک گہرا سناٹا رہا۔ کوئی کچھ نہ بول سکا۔ انت میں بھرت نے ہی ہاتھ جوڑ کر بڑی بنئے کے ساتھ سری رام چندر سے کہا۔ بھیّا! میں کل بھی عرض کر چکا اور آج پھر بھی پرارتھنا کرتا ہوں کہ آپ اجودھیا کو لوٹ چلئے۔ آپ کہتے ہیں کہ پتا جی مجھے راج دے گئے ہیں۔ اِس لئے مجھے ہی راج کرنا چاہئے۔ اس کی نسبت میرا یہی کہنا ہے کہ میں پتا کا دیا ہوا وہ راج خوشی سے آپ کے چرنوں پر نچھاور کرتا ہوں۔ یہ سُنتے ہی سری رام چندر نے بھرت سے کہا۔ پیارے بھائی! ذرا شانت ہوکر میری باتوں پر بچار کرو۔ اِس سنسار میں کسی بستو کی استھائی نہیں ہے۔ آج جو اونچا چڑھا ہے وہ کل اوسیہ نیچے گرے گا۔ جس کا سینوگ ہوا ہے اُس کا بیوگ بھی نشچت ہے۔ جو پیدا ہوا ہے وہ ایک دن مرے گا۔ دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن ہوتا ہی ہے۔ جو چیز آج ہمارے ہاتھ میں ہے۔ وہ کل ہاتھ سے جاتی رہیگی۔ یہ بچار کر منشیہ کو چاہئے کہ دھرم کو کبھی تیاگ نہ کرے۔ کیونکہ سب کچھ نشٹ ہو جانے پر کیول دھرم ہی منشیہ کا ساتھ دیتا ہے۔ تمہارا یا میرا کرتو یہ ہے کہ مرتے دم پتا کی جو آگیا ہوئی ہے اُن کا اکشر اکشر پالن کریں۔ بھرت نے کہا۔ بھیّا! آپ سیتہ دادی سدا چاری، بُدھی مان اور بچار شیل ہیں۔ آپ سے ادھک کہنا میرے لئے چھوٹا منھ بڑی بات ہے۔ آپ کی بات کاٹنے کی سامرتھ مجھ میں نہیں ہے۔ تب بھی آشا ہے کہ آپ میری باتیں مانیں گے۔ میں پتا کا اَن اچھا سے دیا ہوا اور ماتا کا نیچتا سے دلایا ہوا راج کدا پی نہیں گرہن کر سکتا۔ ماتا نے جن کُٹل اُپایوں سے مجھے راج دلایا ہے اُن کو سوچ کر میرا سر بار بار نیچا ہو جاتا ہے۔ مگر پتا کو میں کیا کہوں؟ وہ سب طرح سے پوجیہ تھے۔ اِس لئے اُن کے

بشے میں کچھ کہنا میرے لئے اَنوُچت ہے۔ تو بھی یہ کہے بنا نہیں رہ سکتا کہ اُن کی بُدھی بگڑ گئی تھی۔ تب ہی تو اُنہوں نے بڑے بیٹے کو بن باس دے کر چھوٹے کو گدّی دے ڈالی ہے۔ اپتا کے بگاڑے ہوئے کام کو سدھارنا یوگیہ پُتروں کا کام ہے۔ اِس لئے آپ اِس اَنیائے کو دور کرنے کے لئے اَجودھیا میں چل کر راج کیجئے۔ چھتری راج کماروں کے لئے بَن باس کدا پی اُچت نہیں ہے۔ پرجا پالن کا کام چھوڑ کر جٹا دھارن کرنا کیا آپ کو شوبھا دیتا ہے؟ بھیّا! میرے اور میری ناسمجھ ماتا کے ماتھے سے یہ کلنک کا ٹیکا مٹا دیجئے۔ سنگھاسن آپ کے بیٹھنے کے جوگ ہے۔ اُس پر میں آپ کا چھوٹا بھائی داس اور سیوک ہو کر کیونکر پانوں رکھ سکتا ہوں؟ یہ ادھرم مجھ سے نہ ہو سکے گا۔ یہ کہہ کر بھرت آنسو گراتے ہوئے سری رام چندر کی طرف دیکھنے لگے۔ بھرت کے باکیوں پر مَن ہی مَن میں اینک تَرک وِتَرک کرنے کے بعد سری رام چندر نے کہا۔ پیارے بھرت! میں نے تمہاری ہر ایک بات پر بڑے دھیان سے بچار کیا ہے۔ جس سمئے پتا نے ماتا کیکئی سے بواہ کیا تھا اُس سمئے اُنہوں نے سارا راج تمہارے ماما کو کنیا کے مول کے طور پر دے ڈالا تھا۔ اِس کے بعد دیوا سُر کے جُدھ میں تمہاری ماتا نے اُن کی جو سیوائیں کی تھیں اُن کے بدلے پتا نے اُن کو دو وَر دینے کی پرتگیا کی تھی۔ اُن ہی وَروں کے انوسار پتا جی کو مجھے بَن باس اور تم کو راج کا ادھکار کرنا پڑا۔ اِس لئے دونوں ہی پرکار سے اِس راج پر تمہارا ہی ادھکار ہے۔ اِس کے سوا جس بات کے لئے پتا جی نے پران تیاگ کر دیا ہے اُسے اُلٹ دینا نہ تو میرا کام ہے۔ اور نہ تمہارا۔ اس لئے میں اَب چودہ برس گزارے بغیر یہاں سے نہیں جا سکتا۔ بھرت بڑے دھیان سے سری رام چندر کی باتیں سُنتے رہے جب وہ چپ ہو گئے تب بھرت نے بڑے وِنَت بھاؤ سے کہا۔ بھائی! مجھ سے آپ کے چرنوں کی سیوا کے سوا راج کا بار اُٹھانا کسی طرح ممکن نہیں۔ میں ابھی نرا بالک ہوں۔ میں راج کرنا کیا جانوں؟ مجھے ایسا کٹھن کاریہ نہ دیجئے۔ آپ کا ماتھ سر پر رہتے ہوئے میں چاہے جو کچھ کر لوں۔ مگر مجھ سے اکیلے اتنے بڑے جواب دہ کام ہرگز نہ ہو سکے گا۔

آپ مجھے اپنے ہی چرنوں میں پڑے رہنے دیں۔ یہ کہتے کہتے بھرت سری رام چندر کے چرنوں پر گر پڑے۔ سری رام چندر نے بھرت کو پریم سے اُٹھا کر ہردے سے لگاتے ہوئے کہے۔ بھیّا بھرت! چندر ما کی شوبھا خواہ نشٹ ہو جائے۔ سمُدر خواہ اپنی مرجادا چھوڑ دے۔ مگر میں اپنے پِتا کی پرتگیا توڑ نہیں سکتا۔ تمہاری ماتا نے لوبھ یا کسی اور وجہ سے جو کام کیا ہے اُسے ہم لوگوں کو سر آنکھوں پر رکھنا اور اُن کا ہمیشہ ماتا کی ہی طرح اُچت آدر کرنا چاہیئے۔ اِس طرح سری رام چندر کو اپنی پرتگیا پر اٹل دیکھ کر بھرت چُپ ہو گئے۔ جب کوئی اُپائے نہ رہ گیا تب بھرت نے کہا بھیّا! جب آپ کسی طرح جانے کو تیار نہیں ہیں۔ تو میں گھر لوٹ جاؤں گا۔ اور آپ کی آنے کی راہ دیکھتا ہوا جٹا، وکل دھارن کر کے اجودھیا کے باہر بن باسی کی طرح جیون وتیت کروں گا۔ آپ اپنی کھڑاؤں مجھے دے دیجئے اُنہیں کو آپ کے استھان میں سنگھاسن پر بٹھا کر میں، شترگھن اور منتریوں کے ذریعہ راج کاریہ چلاتا رہوں گا۔ چودہ برس گزرنے پر اگر آپ کے آنے میں ایک دن کی بھی دیر ہو گی تو میں آگ میں کود کر پران تیاگ کر دوں گا۔ بھرت کے یہ پریم بھرے بچن سُن کر سری رام چندر اُن کو گلے لگاتے ہوئے بولے۔ بھائی! یقین جانو میں چودہ برس پورے ہوتے ہی لوٹ آؤں گا۔ شترگھن! تُم بھی بھرت کے ساتھ گھر لوٹ جاؤ۔ یہ کہہ کر سری رام چندر نے بھرت سے پھر کہا۔ بھرت! دیکھنا میری ایک اور بات تُم کو قبول کرنی ہو گی۔ آج سے تُم ماتا کیکئی کا پورا پورا آدر کرنا۔ اُن کو کبھی کوئی سخت بات نہ سنانا تُم کو اِس کے لئے میری سَپَتھ ہے۔ بھرت نے سر جھکا کر بڑے بھائی کی آگیا سویکار کی۔ اِس کے بعد سری رام چندر نے اپنی کھڑاؤں بھرت کو دے کر بار بار بھرت اور شترگھن کو گلے لگاتے ہوئے بدا کیا۔ اِسی طرح باری باری سے سب سے مِل جُل کر سری رام چندر اپنی کُٹیا میں چلے گئے۔ بھرت پادُکاؤں کو لئے ہوئے سب کے ساتھ اجودھیا میں داخل ہوئے اور بن باشی کے ویش میں اجودھیا سے باہر (نندگرام) میں بڑی دھوم دھام سے پادُکاؤں کو راج سنگھاسن پر بٹھایا اور

اُنہیں کو مالک مان کر آپ نوکر کی طرح راج کا کام کرنے لگے ۔

ارنیہ کانڈ

بھرت کے چلے جانے سے سری رام چندر کا من چترکوٹ سے اُچٹ گیا۔ ایک دن اُنھوں نے لچھمن سے کہا۔ پیارے بھائی! اب تو میرا من یہاں چھن بھر نہیں لگتا یہیں آکر میں نے پِتا کی مُرتیو کا حال سنا اور کئی دن کے بچھڑے ہوئے بھائیوں اور ماتاؤں سے ملا اور پھر اُن سے جدا ہوا۔ اِس لئے اُن کی یاد مجھے بے چین کئے دیتی ہے۔ اِس لئے اب ہم کو یہاں سے چل دینا چاہئے تینوں بَن باسی دَھرمّن کی طرف چل نکلے۔ پہلے اَتری مُنی کے آشرم میں پہنچے۔ مُنی اور اُن کی پتنی اَنسُویا ان لوگوں کا سواگت ستکار کیا۔ ایکانت میں ملنے پر اَنسُویا نے سیتا سے کہا۔ سیتا! راجہ کی بیٹی اور راجہ کی بہو ہو کر بھی تم دُکھ اور کشٹوں کی کچھ بھی پروا نہ کر کے گھور جنگل میں پتی کے سُکھ دُکھ میں بھاگ لینے کے لئے نکلیں۔ یہ تمہاری بڑی عمدہ بات ہے تم نے وہی کام کیا ہے جو ہر ایک پتی برتا ناری کے کرنے لائق ہے۔ اِس سنسار میں استری کے لئے پتی ہی سب کچھ ہے۔ وہ سُکھ میں ہو یا دُکھ میں، گھر میں ہو یا بَن میں، دَھنی ہو یا نِردھنی، سدا چاری ہو یا دُراچاری، استری کے لئے دیوتا کے سماں ہے۔ اُس کی پوجا کرنا اُس کے سُکھ دُکھ کی سہچری ہو کر رہنا اُسے اس لوک کا ایشور اور پرلوک کا پرمیشور سمجھنا ہی ناری کا کرتویہ ہے۔ جو ناری پتی میں ایسا اچل پریم اور نشچل بھاؤ رکھتی ہے اُسے سورگ پراپت ہوتا ہے۔ اس میں کوئی سندیہ نہیں۔ سیتا! تم مانوی نہیں دیبی ہو۔ تمہاری پوجا کرنے سے منشیوں کے جنم جنمانتر کے پاتک دور ہو جاتے ہیں۔ دیبی! میں تم کو اپنی تپسیہ کے پربھاؤ سے پائی ہوئی چند لاثانی چیزیں دیتی ہوں۔ اُن کو انگیکار کرو۔ یہ کہہ کر اَنسویا نے بڑا قیمتی رتن ہار، سُندر بستر اور انیک نایاب چیزیں نذر کیں۔ اُن کو دھارن کر کے سری رام چندر کے پاس چلی آئیں۔ اُن کا وہ منوہر روپ دیکھ کر سری رام چندر کو

اپار آنند ہوا۔ دن بھر وہیں رہ کر تینوں بن باسی (سری رام چندر، سیتا اور لچھمن) دوسرے دن انیک رشی منیوں سے ملتے ایک بن سے دوسرے بن میں داخل ہوتے ہوئے ایک بڑے گھور بن میں آ پہنچے۔ اس جنگل کی راہ جاتے ہوئے سری رام چندر نے دیکھا کہ ایک بے ڈول انگوں والا پریت کے سمان راچھس منہ کھولے اور ہاتھ میں ایک بھیانک ترشول لئے ہوئے سامنے آ کھڑا ہے۔ اُسے دیکھتے ہی تینوں بن باسی ٹھٹک کر کھڑے ہو گئے۔ وہ راچھس ان کو دیکھ کر خوشی سے گرجا اور سیتا کو گود میں اُٹھا کر بڑے بیگ سے سری رام چندر اور لچھمن سے پوچھا ارے۔ تم دونوں کون ہو؟ اور کیوں ایسی سُندری استری کو ساتھ لئے دھنش بان دھارن کئے اس ڈنڈکارنیہ میں گھوم رہے ہو؟ معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری مرتیو تم کو یہاں کھینچ لائی ہے۔ یہ استری تو میری جوگیہ ہے تم جیسے ڈھونگی سادھوؤں کی جوگیہ نہیں ہو سکتی۔ اگر پرانوں کی خواہش ہو تو ابھی یہاں سے بھاگ جاؤ۔ اُس کے یہ کٹھور بچن سُن کر سیتا کانپ گئیں اور اور اُس راچھس کی گود میں سیتا کو دیکھ کر سری رام چندر نے بڑے دکھت سور سے لچھمن سے کہا۔ بھیّا! آج کیکئی کا منورتھ پورا ہو گیا۔ سیتا آج میرے سامنے ہی ایک راچھس کی گود میں جا پڑی ہے۔ اس سے بڑھ کر دُکھ کی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟ ہائے! میں کیسا ابھاگا ہوں کہ راج چھوڑا پتا کا سورگ باس ہوا۔ اور میری پران پیاری سیتا کو ایک دُشٹ راچھس نے اپہرن کیا۔ یہ سُن کر لچھمن نے کہا بھیّا! آپ بیرتھ ایسا بلاپ کیوں کر رہے ہیں؟ پہلے تو آپ خود ہی اندر کے سمان تیجسوی ہیں۔ دوسرے مجھ جیسا سیوک آپ کی سیوا میں موجود ہوتے ہوئے پھر کیا ڈر ہے؟ دیکھئے میں ابھی اس کا پھل چکھائے دیتا ہوں لچھمن کا یہ بچن سُن کر سری رام چندر نے ڈپٹ کر کہا۔ ارے دُشٹ! تو کیوں بیرتھ ہم لوگوں کے پیچھے پڑا ہے؟ بتا تو کون ہے؟ ہم لوگ مکتیواک کُل کے چھتری سنتان ہیں اور بن میں آ کر بھی چھتریوں کا کرتو یہ نہیں چھوڑا ہے۔ اگر تو اپنا بھلا چاہتا ہے تو ابھی میری پیاری پتنی کو چھوڑ دے۔ یہ سُن کر اُس راچھس نے بڑے کرودھ سے کہا۔ میں (جَو) نامی راچھس کا پُتر (ورادھ) ہوں۔ میں نے بڑی بیگ تپسیا کر کے برہما سے یہ برداں پایا ہے

کہ کسی شستر سے نہ مارا جاؤں مجھے تمہاری دھمکیوں کا کچھ بھی بھئے نہیں ہے تم اِس اِستری کو
چھوڑ کر چلے جاؤ مجھ سے بیر تھ کا جھگڑا نہ کرو نہیں تو میں تم کو کچا ہی چاب ڈالوں گا۔ یہ سُن کر
سری رام چندر نے کرودھ سے لال لال نینر کر کے کہا۔ اَرے نیچ! میں دیکھتا ہوں کہ تیرے
سر پر مرتیو سوار ہے۔ میں ابھی تیرا ناش کئے دیتا ہوں یہ کہہ کر سری رام چندر نے دھنش پر
بان چڑھا کر وِرادھ پر چھوڑ دیا۔ وہ بان اُس کا شریر چھید کر پار نکل گیا۔ اِس سے وہ کرودھ میں
آ کر سیتا کو پرتھوی پر اُتار دیا اور ترشول تان کر سری رام چندر کی طرف دوڑا۔ اُسے اِس پر کار
آتے دیکھ کر سری رام چندر اور لچھمن نے اُس پر بانوں کی برشا کر دی سارے بان اُس کے
شریر میں بیندھ گئے۔ یہ دیکھ کر اُس نے ایک جماہی لی جس کے ساتھ ہی کُل بان اُس کے
شریر سے نکل گئے اور وہ پھر لڑنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اس وقت سری رام چندر نے بان
مار کر اُس کا ترشول کاٹ ڈالا۔ اُس کے کٹتے ہی اُس نے بڑے کرودھ سے دونوں بھائیوں کو
پکڑ کر اُٹھایا اور چاہا کہ اُن کو پٹک کر چھاتی پر چڑھ بیٹھے لیکن دونوں بھائیوں نے کرودھ میں آ کر
اُس کے کندھے پر بیٹھے بیٹھے اُس کے دونوں ہاتھ توڑ ڈالے۔ ہاتھ ٹوٹتے ہی وِرادھ آندھی
سے اُکھڑے ہوئے برکش کی طرح بڑے زور سے زمین پر گر پڑا۔ تو دونوں بھائیوں نے لات،
گھونسوں سے اُس کا کام تمام کر دیا۔ سری رام چندر، لچھمن اور سیتا وہاں سے آگے چلے
جاتے جاتے شربھنگ رشی کے آشرم میں پہنچے۔ اُس سمے شربھنگ رشی کے آشرم میں ایک بڑا
بھاری چمتکار دکھائی دیا۔ وہ یہ تھا کہ دیوراج اِندر انیک دیوتاؤں کے ساتھ شربھنگ رشی کو سورگ
لے جانے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ دیوراج اور مُنی راج میں بڑی بحث ہو رہی ہے۔ یہ دیکھ کر لچھمن اور
سیتا کو ٹھہرا کر سری رام چندر اکیلے ہی آشرم میں گئے۔ سری رام چندر کے آتے ہی اِندر
وغیرہ دیوتا انتردھان ہو گئے اور رشی نے بڑے پریم سے اُن کو اپنے پاس بٹھا کر کہا۔ سری رام!
ابھی مجھے سورگ لے جانے کے لئے کئی ایک دیوتاؤں کے ساتھ خود دیوراج اندر یہاں آئے
ہوئے تھے مگر تمہارا آنا جان کر میں نے اُن کو کچھ دیر ٹھہرنے کے لئے کہہ دیا ہے۔ کیونکہ بڑے

بھاگیہ ہے آج آپ کا یہاں آنا ہوا ہے۔ ایسے مہمان کو پاکر بھی ستکار نہ کر کے سورگ کی اچھا کرنا میں اچھا نہ سمجھا۔ اب میری مہمانی قبول کر کے مجھے کرتارتھ کریں۔ یہ کہہ کر منی نے بڑے پریم سے ان کا سواگت کیا اور کہا۔ اب میرا سمئے پورا ہو چکا ہے۔ میں اَدھک دیر تک سنسار میں نہیں رہ سکتا تم کرپا کر کے میری طرف دیکھتے رہو میں تمہارے سامنے ہی اگنی میں داخل ہو کر یہ شریر تیاگ دیتا ہوں اس کے بعد تم یہاں سے سیدھے (ستیکھن) منی کے آشرم میں چلے جاؤ۔ وہ تمہارا اچھی طرح آدر کریں گے یہ کہہ کر شربھنگ نے ہون کر کے اپنا شریر اگنی میں ڈال دیا۔ فوراً وہ جل کر خاک ہو گئے اور نورانی شریر دھارن کر کے برہمہ لوک میں جا پہنچے۔ سری رام چندر اُن کے کہنے کے مطابق ستیکھن منی کے آشرم میں جانے کے لئے نکلے۔ اِن کو جاتے ہوئے دیکھ کر اِنیک رشی منی چوطرف سے گھیر کر کھڑے ہو گئے اور بڑے بِنئے کے ساتھ کہا۔ رام! اِس ڈنڈکارینہ میں منیوں کے بہت سے آشرم ہیں مگر سب کے سب راچھسوں کے ڈر سے کانپا کرتے ہیں۔ اب تک تو شربھنگ رشی کی کرپا سے ہم لوگوں کی رچھا ہوتی رہی مگر اس سمئے اُن کے نہ رہنے سے ہم لوگ بالکل انا تھ ہو گئے ہیں ایسی سمئے آپ کچھ دِن یہاں رہ کر ہماری رچھا کرتے رہیں۔ یہ سُن کر سری رام چندر نے بڑی بِنئے کے ساتھ کہا۔ میں آپ کا داس ہوں میں نے سنکلپ کر لیا ہے کہ آپ لوگوں کو دِن رات راچھسوں کا جو بھئے لگا رہتا ہے اُسے ہمیشہ کے لئے دور کر دوں۔ یہ کہہ کر سری رام چندر ستیکھن منی کے آشرم کی طرف چلے۔ یہ آشرم وہاں سے بہت دور ایک گھنے جنگل میں تھا۔ وہاں پہنچ کر سری رام چندر نے منی کو دیکھ کر پرنام کرتے ہوئے کہا مہاراج! میرا نام رام ہے میں اجودھیا کے مہاراج دشرتھ کا پُتر ہوں۔ کئی کارنوں سے مجھے آج اِس پوتر بَن میں آنا پراپت ہوا ہے۔ آپ کے درشنوں سے میں اپنے کو بڑا بھاگوان سمجھتا ہوں۔ یہ سُن کر ستیکھن منی بڑے پریم سے سری رام چندر کو گلے لگا کر کہا۔ سری رام! تم نے یہاں آ کر میرے آشرم کی شوبھا بڑھا دی۔ اب تم کچھ دن یہیں ٹھہرے رہو۔ یہ سُن کر سری رام چندر نے ہاتھ جوڑ کر کہا منی ور! میں نے مہاتما شربھنگ رشی سے سُنا ہے کہ آپ کو اِس دیش کا پورا حال معلوم ہے۔ اِس لئے آپ

تبلائیے کہ ہم لوگ کہاں آشرم بنا کر رہیں۔ سری رام چندر کی اِن باتوں سے لچھمن بڑے پرسن ہو کر بولے۔ راگھو! اب میں آپ کو یہاں روکنا نہیں چاہتا۔ آپ اِن مُنیوں کے ساتھ جا کر آس پاس کے سب تپوبنوں کو دیکھ آئیے۔ لیکن واپسی کے وقت یاد سے پھر یہاں آئیے۔ بہت اچھا کہہ کر سری رام چندر، سیتا اور لچھمن چند تپسیوں کے ساتھ چل نکلے۔ نانا بنوں، پربتوں، ندیوں اور ندیوں کو پار کرتے ہوئے اور چھوٹے بڑے تپوبنوں میں جا کر وہاں کے رشیوں، مُنیوں سے ملتے جُلتے اپنے بن باس کے دس برس بتا دئے۔ سب جگہ اچھی طرح گھوم گھام کر پھر لچھمن مُنی کے آشرم میں آئے۔ اُس دِن تینوں بن باسی سری رام چندر، لچھمن اور سیتا بڑے آنند کے ساتھ وہیں رہے۔ دوسرے دن سری رام چندر لچھمن مُنی سے اگستیہ مُنی کے آشرم کا پتا پوچھ کر اُن کے آشرم میں پہنچے۔ اُن کو دیکھ کر سری رام چندر، لچھمن اور سیتا نے پرنام کیا اور ہاتھ جوڑ کر اُن کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اگستیہ رشی اُن کو اپنے آشرم کے اندر لے گئے اور اُن کا آدر سنکار کر کے بولے۔ رام! تم میرے یہاں اتِتھی ہو کر آئے ہو۔ اِس سے میں اپنے کو بڑا بھاگیہ وان سمجھتا ہوں۔ سری رام چندر نے پوچھا۔ اب آپ تبلا دیجئے کہ ہم لوگ کہاں جا کر رہیں۔ اگستیہ مُنی نے کہا۔ گوداوری ندی کے پاس ہی پنچ وٹی نام کا ایک بڑا ہی رمنیہ استھان ہے۔ تم وہیں کُٹی بنا کر رہا کرو۔ اگستیہ رشی کی یہ بات سُن کر سری رام چندر، لچھمن اور سیتا وہاں سے روانہ ہوئے۔ چلتے چلتے اُنہوں نے ایک استھان پر ایک بڑے بھاری جسم والے گِدھ کو دیکھ کر سوچا کہ یہ کوئی راچھس ہے اور گِدھ کا رُوپ بنایا ہوا ہے۔ یہ سوچ کر سری رام چندر نے پوچھا بھائی! سچ سچ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ یہ سُن کر اُس گِدھ نے کہا۔ میں گرُڑ کے بھائی (ارُونا) کا پُتر جٹایو نامی گدھ ہوں۔ میرے بڑے بھائی کا نام سمپاتی ہے۔ میں تمہارے پتا مہاراج دشرتھ کا پرم متر ہوں۔ تم اگر یہاں رہو گے تو میں تمہاری ہر طرح سے سہایتا کروں گا۔ جٹایو کی یہ باتیں سُن کر اور اُسے اپنے پتا کا متر سمجھ کر سری رام چندر اُسے بڑے آدر سے پرنام کیا اور اُس کے ساتھ پنچوٹی میں آئے۔ اِس کی نرالی شوبھا دیکھ کر سری رام چندر نے بڑے ہرش کے ساتھ لچھمن سے کہا

پیارے بھائی! یہ دیکھو اگستیہ مُنی نے ہمیں جس استھان کا پتہ بتایا تھا اُسی سُندر دیش میں آ پہنچے ہیں۔ اب تم یہاں کوئی ایسا استھان ڈھونڈ کر آشرم تیار کرو جہاں ہم لوگ ہر طرح آنند سے رہ سکیں۔ یہ سُن کر لچھمن نے قریب ہی ایک منوہر استھان پر آشرم تیار کر لیا۔ تینوں بڑے آنند سے اُس میں رہنے لگے اور جٹا یو بڑے پریم سے اُن کے آشرم کی نگہبانی کرتا رہا۔ سری رام چندر لچھمن اور سیتا نے پنچ بٹی میں ہی گرمی اور برسات کے موسم بتا دئے۔ اس کے بعد سردی کا موسم شروع ہوا۔ آفتاب کی گرمی کم ہوتی چلی کڑاکے کی سردی پڑنے سے آگ اور دھوپ پیاری معلوم ہونے لگی۔ ایسے وقت ایک بھیانک راچھسی ان کے پاس آ پہنچی۔ سری رام چندر کا سُندر رُوپ دیکھ کر وہ راچھسی موہت ہو گئی اور سری رام چندر سے بولی تم کون ہو۔ اور جٹا دھارن کر کے اس راچھسوں سے بھرے ہوئے جنگل میں استری کے ساتھ کیوں پڑے ہوئے ہو۔؟ یہ سُن کر سری رام چندر نے کہا میں اجودھیا کے راجہ دشرتھ کا بڑا پُتر ہوں۔ میرا نام (رام) ہے یہ میرے چھوٹے بھائی ہیں۔ ان کا نام (لچھمن) ہے اور یہ میری پتنی (سیتا) ہے ہم لوگ پتا کی آگیا سے یہاں آکر رہے ہیں۔ اب بتلاؤ کہ تم کون ہو اور کیا چاہتی ہو؟ راچھسی بولی میرا نام شُورپنکھا ہے میں راچھسوں کے راجہ لنکا پتی (راون) کی بہن ہوں میرے کُنبھ کرن۔ وبھیشن۔ کھر اور دُوشن نام کے اور بھی چار بھائی ہیں جو سب کے سب بڑے بلوان اور بیر ہیں۔ تمہارا روپ دیکھ کر موہت ہو گئی ہوں تم مجھ سے بواہ کر کے میری اچھا پُورن کرو۔ پھر اس ڈنڈکا رینہ میں جو جو عمدہ استھان ہیں اُن سب میں گھوم گھام کر آنند سے وہار کرتے پھریں گے۔ تمہاری یہ پتنی کسی کام کی نہیں ہے میں اس کو مع تمہارے بھائی کے کھا جاتی ہوں۔ بس پھر کوئی کھٹکا ہی نہ رہے گا آنند سے موج مارا کریں گے۔ یہ بچتر باتیں سُن کر سری رام چندر نے مُسکرا کر کہا شورپنکھا! میری تو ایک استری ہے۔ اس لئے اگر میں تم سے بواہ کروں گا تو تم کو دن رات سوتیا ڈاہ سے جلنا پڑے گا۔ اس لئے تم میرے چھوٹے بھائی لچھمن کے ساتھ بیاہ کر لو۔ یہ نوجوان اور حسین ہیں۔ ابھی تک ان کا بواہ بھی نہیں ہوا ہے۔ یہ استری کا سُکھ کچھ بھی نہیں جانتے۔

اِن سے بواہ کر کے تُم نہایت سُکھی ہوگی۔ اگر تم سوت کی آگ سے جلنا نہیں چاہتیں تو میرا کہنا مان کر میرے بھائی کو ہی اپنا سوامی بنا لو۔ سورپنکھا کو سری رام چندر کی یہ باتیں پسند آئیں۔ وہ فوراً لچھمن کے پاس آکر کہنے لگی۔ راج کمار! دیکھو میں کیسی سُندر ہوں! تُم میرے ساتھ بیاہ کر لو تو ہم دونوں کا جیون بڑے آنند سے گزرے گا۔ یہ سُن کر لچھمن نے کُچھ کرودھ ہو کر کہا۔ میں اپنے بڑے بھائی کا داس ہوں۔ اس لئے اگر تُم میری استری بنو گی تو داسی ہو کر رہو گی۔ اِس لئے تُم میرے بڑے بھائی سے ہی بیاہ کر لو پھر تو تمہارے رُوپ اور گُن سے پرسن ہو کر اپنی پہلی استری کو اوشیہ ہی بھول جائیں گے۔ اس لئے تُم اُنہیں کے جوگیہ ہو۔ لچھمن کی اِس دل لگی کو نہ سمجھ کر شورپنکھا پھر رام چندر کے پاس آکر سیتا کو بتلاتے ہوئے بولی تُم اِس بڑھیا کروپنی استری کے پھندے میں پڑ کر میرا انادر کر رہے ہو۔ میں ابھی اسے تمہارے سامنے ہی مار ڈالتی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ بڑے زور سے سیتا پر لپکی۔ سیتا بھئے سے کانپ گئیں۔ یہ دیکھ کر سری رام چندر نے کرودھ کے ساتھ لچھمن سے کہا۔ لچھمن! تُم کیوں اِس دُشٹ راچھسی کے ساتھ ہنسی دل لگی کرنے لگے؟ اِس ہنسی کا یہ پرنام دیکھو کہ سیتا مارے ڈر کے تھر تھر کانپ رہی ہیں! یہ سُن کر لچھمن کو بڑا کرودھ آیا۔ اور اُنھوں نے تلوار کھینچ کر اُس کا راچھسی کے ناک کان کاٹ ڈالے۔ سورپنکھا مارے درد کے تڑپنے لگی اور اُس کا سارا شریر لہولہان ہو گیا۔ وہ روتی چلاتی اور گالیاں دیتی ہوئی جدھر سے آئی تھی اُدھر چلی گئی۔ وہاں سے نکل کر اپنے بھائی (کھر) کے پاس آئی اور اُس سے رُو رُو کر اپنا سارا حال سُنایا۔ یہ سُن کر (کھر) کو بڑا کرودھ اُپجا۔ اور اُس نے شورپنکھا کے ساتھ چُنے ہوئے چودہ بیروں کو سری رام چندر اور لچھمن کو مار ڈالنے کے لئے بھیجا۔ مگر سری رام چندر اور لچھمن نے ایک ایک بان میں ہی اُن چودھوں بیروں کو جم پُری بھیج دیا۔ شورپنکھا پھر روتی ہوئی کھر کے پاس پہنچی۔ اِس وقت وہ چودہ ہزار راچھسی سینا کو لئے اپنے بھائی دوشن کے ساتھ سری رام چندر پر حملہ کرنے چلی۔ ادھر سری رام چندر نے یہ سوچ کر کہ وہ راچھسی اب کوئی نہ کوئی بھاری اُپدرو

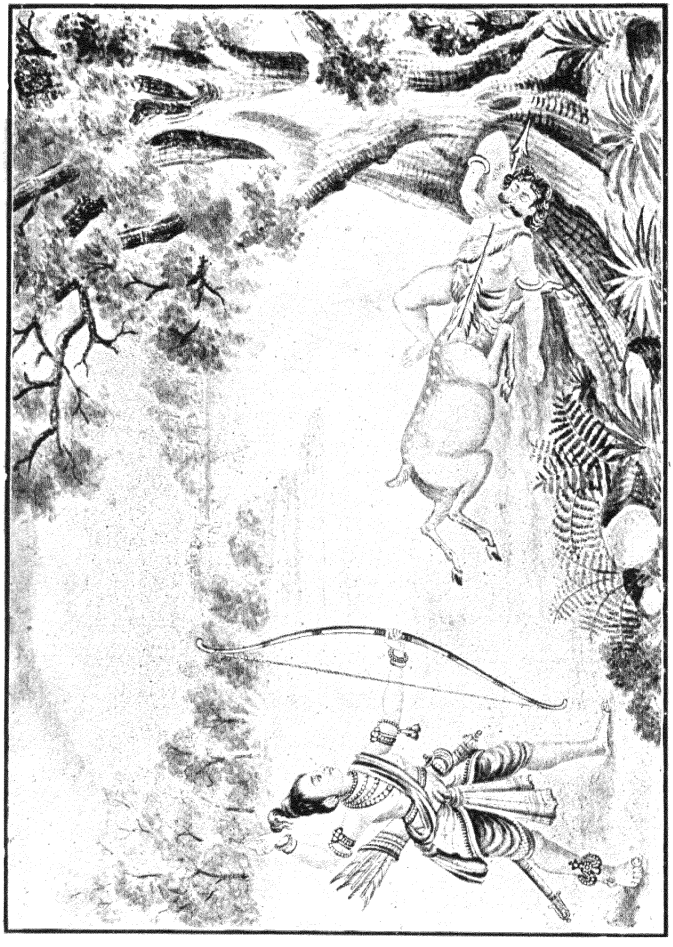
کرے گی لچھمن کے ساتھ سیتا کو ایک پربت کے کندرا میں بھیج دیا اور آپ دھنش پربان چڑھا
لڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ راجھسی سینا حیب بالکل ہی پاس پہنچ گئی تب سری رام چندر نے
ایک ایک بار سو سو بان چھوڑ کر اُن دشٹوں کا ناش کرنا آرمبھ کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اپنی
چودہ ہزار سینا کے ساتھ کھر اور دوشن دونوں مارے گئے۔ اس کے بعد سری رام چندر
کے بجئے کا سماچار سُن کر لچھمن اور سیتا کندرا سے نکل کر آشرم میں آئے کھر دوشن
اور ان کے ساتھیوں کو مرتے ہوئے دیکھ کر روتی بلکتی شورپنکھا اپنے بڑے بھائی لنکا پتی
راون کے پاس آئی۔ اُس سمے راون راج سنگھاسن پر بیٹھا ہوا راج کے کاموں میں
مشغول تھا۔ راج کے بڑے بڑے منتری۔ سینا پتی وغیرہ ہاتھ جوڑے آگیا کے منتظر تھے۔ اپنے
پرم پرتاپی بھائی سے شورپنکھا روتی ہوئی بولی۔ ہائے تم سدا بھوگ بلاس میں پڑے رہ کر
بالکل نکمے ہو گئے ہو۔ اسی لئے تم کو سنسار میں کیا ہو رہا ہے معلوم نہیں ہوتا تم کو ابھی خبر نہیں
کہ رام نام کے ایک چھتری کمار نے چودہ ہزار راجھسوں کو مار ڈالا اور تمہارے پیارے
بھائی کھر دوشن اور ترشرا کبھی کے جم لوک پہنچ گئے؟ مگر تم کو کیا؟ تم تو اپنی ہی دُھن میں مست ہو
تم کو دین و دنیا کی کیا خبر؟ شورپنکھا کی یہ باتیں سُن کر راون نے کہا شورپنکھے! تو یہ کیا
کہہ رہی ہے۔؟ تیرے یہ ناک کان کس نے کاٹ ڈالے؟ جس نے کھر دوشن اور اُن کی
ساری سینا کا ناش کیا ہے وہ کون ہے؟ کیسا ہے؟ اور اُس کے پاس کیسے کیسے ہتھیار
ہیں؟ سب حال ٹھیک ٹھیک سُنا دو۔ کر وہ سے شورپنکھا کہنے لگی۔ دشرتھ نام کے
راجہ کا پُتر رام چندر بڑا پراکرمی اور دھنُردھاری ہے۔ وہ جٹا دکل دھارن کئے
اپنی استری اور بھائی کے ساتھ بن بیچ گھوما کرتا ہے۔ اُس کا چھوٹا بھائی لچھمن بھی ٹھیک
اُسی کے سمان پراکرمی ہے۔ اُسی نے میری ایسی دشا کی ہے۔ رام کی استری سیتا نام
بڑی سُندری ہے۔ میں نے اُس کی سی سُندری دیو دیتیہ۔ اسُر۔ گندھرپ کسی میں نہیں
دیکھی جس کی ایسی سلونی ناری ہو اُس کا سہاگیہ کیسا پربل ہو گا؟ یہ تم خود سمجھ سکتے ہو! وہ

مجھے اُس بَن کی دیوی معلوم ہوتی ہے یا ساچھات لچھمی ہی پُرشوی پر اُتر آئی ہے تُم اُس سے چھین کر اپنی استری بنالو اور اُس دُشٹ لچھمن کو جان سے مار ڈالو تب ہی میری جلتی ہوئی چھاتی ٹھنڈی ہوگی میں نے تُم سے سارا حال کہہ سُنایا۔ اب تم کو جو اُچت معلوم ہو وہ کرو۔ یہ کہہ کر شُورپنکھا چُپ ہوگئی اور راون مَن ہی مَن میں سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہئے؟ بہت سوچ بچار کرنے کے بعد راون نے سری رام چندر سے اُپتے بھائیوں کو مار ڈالنے اور بہن کے ناک کان کاٹنے کے بدلے سری رام چندر کی پتنی سیتا کو ہرلانا ہی اُچت سمجھا۔ یہ بچار کر کے وہ اپنی رتھ شالا میں آکر سارتھی سے بولا کہ جلد رتھ تیار کرو میں ابھی باہر جانا چاہتا ہوں۔ یہ سُن کر سارتھی نے ایک شیگھر گامی وِمان تیار کیا جس پر سوار ہو کر راون آکاش مارگ سے روانہ ہوا سمدر کے اُس پار ایک بَن میں جا پہنچا جہاں آشرم بنا کر مارچ نام کا راکھس تپسیوں کے بھیس میں رہا کرتا تھا۔ وہاں وِمان کو روک کر راون مارچ کے آشرم کی طرف چلا۔ دور سے ہی راون کو آتے ہوئے دیکھ کر مارچ نے بڑے آدر سے اُٹھ کر اس کا سواگت کرتے ہوئے پوچھا۔ راکھس راج! کہئے آج کدھر سے اس داس کے گھر آنا ہوا۔؟ کیا میرے لئے کچھ آگیا ہے۔؟ یہ سُن کر راون نے کہا مارچ! میں آج ایک بڑے دُکھ میں پڑ کر تمہارے پاس آیا ہوں تم کو معلوم ہی ہے کہ میرے بھائی کھر اور دوشن۔ بہن شُورپنکھا کے ساتھ دَنڈکارنیہ میں چودہ ہزار راکھسوں کے ساتھ رہتے تھے۔ رام نامی ایک چھتری کمار نے اکیلے ہی اِن سب کو مار ڈالا ہے! اُسی کے چھوٹے بھائی لچھمن نے میری بہن شُورپنکھا کے ناک کان بھی کاٹ ڈالے ہیں۔ اس لئے میں اِس اپمان کا بدلا لئے بغیر نہیں رہ سکتا میں نے سوچا ہے کہ اُن کے ساتھ جو سیتا نامی رام کی پرم سُندری استری ہے اُسے چُرا لے آؤں۔ اس کام میں تمہاری سہایتا چاہتا ہوں اور میں نے سیتا کے ہرلانے کا ایک بڑا ہی اچھا اُپائے سوچا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تم سونے کے مُرگ کا رُوپ جس پر چاندی کی چمکیلی بُندیں ہوں دھارن کر کے اُن کے آشرم کے پاس جاؤ۔ تمہارا یہ شریر دیکھ کر سیتا

تم کو پکڑنے کے لئے رام اور لچھمن کو بھیج دے گی اور میں اُسے تنہا پاکر اُٹھا کر لے بھاگوں گا
اُس کے بعد میں رام آپ ہی آپ گھُل گھُل کر مر جائے گا۔ راون کی یہ بات سُن کر مایچ کا
ہردے کانپ گیا۔ اُس نے بڑی شانتی کے ساتھ کہا۔ راجن! اس سنسار میں میٹھی باتیں
کہنے والے کثرت سے ہیں مگر کھری اور سچی باتیں کہنے اور سُننے والے مُشکل سے ملتے ہیں
اس لئے میں جو کچھ کہوں گا وہ تمہارے ہت کی کہوں گا۔ یہ نشچے جاننا تم کو معلوم نہیں کہ سری
رام چندر کتنے بڑے بیر اور پراکرمی جودھا ہیں۔ وہ اگر چاہیں تو چھن بھر میں ہی راچھسوں کا
نام پرتھوی سے مٹا دے سکتے ہیں۔ اِس لئے تم اُن سے بیر نہ کرو اور سیتا کو ہر کر لے جانے کا
دھیان نہ لو نہیں تو تمہارا ناش ہو جائے گا تم اپنے ساتھ سب راچھسوں کو لے مرنے کا
اُپائے مت کرو۔ تم نہیں جانتے۔ مگر میں سری رام چندر کا پربھاؤ اچھی طرح جانتا ہوں
جب وہ بالکل بالک تھے۔ اُس وقت ہی بشوامتر کی جگیہ رکشا کرنے کے سمے اُنہوں نے مجھے
ایک بان مارا تھا کہ میں وہاں سے سو جوجن پر سمندر میں جا گرا تھا۔ سری رام چندر ایسے
ویسے منشیہ نہیں ہیں۔ وہ بڑے ہی سادھو سبھاؤ دیالو، دھرماتما اور پراکرمی ہیں۔ اِن کی
استری کے ہرن کرنے کا بچار کرنا گویا آگ کے ساتھ کھیلنے کی اچھا کرنا ہے۔ اِس لئے تم
اُن سے ورودھ پیدا نہ کرو۔ اس میں تمہاری بھلائی نہیں ہے۔ تم اپنے ساتھ میرے بھی
برا کیوں لیتے ہو؟ تم میرے سچے متر ہو اِس لئے میں نے تم کو نیک صلاح دی ہے۔ راون کو
یہ باتیں اچھی نہیں معلوم ہوئیں۔ اُس نے کرودھ ہو کر کہا۔ تم اپنی صلاح اپنے ہی پاس رہنے
دو اور یہ بتلاؤ کہ تم میری بات مان کر چلتے ہو یا نہیں؟ اگر نہ مانو گے تو میں پہلے تم ہی کو
مارنے لگا کر اُس کے بعد کوئی دوسرا کام کروں گا۔ یہ سُن کر مایچ ڈر گیا اور راون کے
کہنے کے موافق کرنے کو تیار ہو گیا۔ مایا دادی مایچ نے اُسی وقت مایا سے سُورن مرگ کا
روپ بنایا اور راون کے ساتھ ساتھ وہ کار یہ میں رام چندر کے آشرم کے
پاس آ پہنچا۔ اُسے آشرم کے سامنے ہی چرتے رہنے کے لئے کہہ کر راون ایک گھنی جھاڑی میں

چھپ رہا۔ اور موقع کا انتظار کرنے لگا۔ اُس سمئے سیتا پھول چُنتے ہوئے آشرم کے باہر گھوم رہی تھیں۔ یکایک اُنہوں نے دیکھا کہ ایک بڑا ہی بچتر مرگ آشرم کے پاس اُچھلتے کُودتے چر رہا ہے۔ اُس کا سارا شریر کُندن کی طرح دمک رہا ہے اور سینگ رتنوں کی مانند جگمگا رہے ہیں۔ اُس کا وہ منوہر رُوپ دیکھکر سیتا بڑے ہرش سے اپنے سوامی اور لچھمن کو آواز دی۔ فوراً دونوں بھائی وہاں آ پہنچے اُن سے سیتا نے بڑی خوشی سے کہا دیکھئے وہ مرگ کیسا سُندر ہے۔ ایسا مرگ میں نے کبھی نہیں دیکھا ہے۔ اُس کے سارے شریر میں رتن جڑے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ میں اُس کو دیکھکر موہت ہو گئی ہوں۔ اگر آپ اُسے جیتا پکڑ لائیں تو بہت اچھا ہوگا۔ کیونکہ جب ہم بن باس کے دِن پورے کرکے گھر جائینگے تب اُسے بھی اپنے ساتھ لے چلیں گے۔ اُس سمئے اُس کا رُوپ دیکھکر بھرت شتروگھن اور میری ساسوں کو بڑا آنند ہوگا۔ اگر جیتا نہ مل سکے تو مار کر اُس کا چرم ہی لے آئیے۔ اُس کے اس چرم پر بیٹھکر میں بھگوان کی پوجا کروں گی۔ جلدی کیجئے۔ وہ مرگ کہیں بھاگ نہ جائے۔ سیتا کی یہ باتیں سُنتے ہی سری رام چندر نے لچھمن سے کہا۔ بھائی! تم دھنش بان لیکر میرا دھنش اُٹھا لاؤ۔ میں اس کے پیچھے جاتا ہوں سچ مچ وہ مرگ بڑا ہی منوہر ہے۔ اگر وہ جیتا مل گیا تو بہتر نہیں تو میں اُسے مار کر ہی لے آؤں گا تم یہاں رہ کر سیتا کی رکھا کرو اور ایک لچھمن بھر کے لئے بھی اُنہیں تنہا چھوڑو۔ یہ کہہ کر سری رام چندر نے لچھمن سے اپنا دھنش لیکر اُس مرگ کا پیچھا کیا۔ اُن کو اپنے پیچھے آتے ہوئے دیکھکر وہ مرگ کبھی دور اور کبھی پاس دکھلائی دیتا ہوا اُچھلتا کودتا سری رام چندر کو بہت دور تک لے گیا۔ سری رام چندر نے جب دیکھا کہ اس مرگ کو جیتا پکڑنا ناممکن ہے تب اُسے مار ڈالنے کا ہی نشچے کیا۔ ترکش میں سے تیر نکال کر سری رام چندر نے اُس مرگ پر چھوڑا۔ تیر کے لگتے ہی مایاوی بالکل سیدھا ہو کر پرتھوی پر گر پڑا اور مرتے وقت کہنے کے مطابق بڑے زور سے ہا لچھمن ہا کہہ کر چلایا۔ اُس کی آواز سے نکلی ہوئی

یہ شبد سُن کر سری رام چندر گھبرائے ہوئے اُس کے پاس پہنچے جب آکر دیکھتے ہیں
تو یہاں مُرگ کا تو پتہ کہیں نہیں ہے بلکہ اِس کے اُستھان پر ایک بھیانک راچھس
مرا پڑا ہے۔ یہ دیکھتے ہی سری رام چندر کا کلیجا دھک سے ہوگیا اور سوچنے لگے "بڑا
بھاری دھوکا ہوا۔ یہ تو راچھسی مایا ہی نکلی! کہیں اِس کے مُنھ سے نکلے ہوئے شبد سُن کر
لچھمن سیتا کو تنہا چھوڑ کر میری مدد کے لئے چلے نہ آئیں۔ ایشور ہی رچھا کریں"! یہی سوچتے
بچارتے سری رام چندر آشرم کی طرف چلے۔ اِدھر تاریچ کا دھوکے میں ڈالنے والا شبد
سُن کر سیتا نے بڑی گھبراہٹ سے لچھمن سے کہا۔ پیارے لچھمن! ذرا جاکر دیکھو کہیں تمہارے
بھائی پر کوئی بپتی تو نہیں آئی۔ شیگھر چلے جاؤ اور اپنے بھائی کی رچھا کرو۔ سری رام چندر
نے جانے کے وقت اُن کو جو آگیا دی تھی اُسے یاد کر کے لچھمن اپنی جگھ سے نہ ہلے۔ یہ دیکھکر
سیتا نے بڑے کرودھ سے کہا۔ لچھمن تم اپنے بھائی کی بھلائی چاہنے والے نہیں بلکہ اُن کے
دشمن معلوم ہوتے ہو۔ اِسی لئے تم کو سنکٹ میں پڑے ہوئے جان کر بھی یہاں سے ٹلنے کا
نام نہیں لیتے ہو؟ اوہ شبہ ہی تمہارے من میں کچھ پاپ ہے۔ تم مجھ پر عاشق ہوگئے ہو اور
یہی چاہتے ہو کہ ان کا کچھ بُرا ہو اور تم مجھے لیکر چل دو! ہائے تمہارے من میں اتنا چھل تھا!
ہے بھگوان! اب میں کیا کروں؟ یہ کہہ کر سیتا آنکھوں سے آنسو کی دھار برساتی ہوئی
رونے لگیں۔ سیتا کی یہ بچن کے سمان کٹھور بانی سُن کر لچھمن نے بڑی نمرتا سے کہا۔ بھابھی!
بھیا کے اوپر بپتی لانے کی قدرت ناگ، گندھرب، دیو، دانو، پشاچ یا منشیہ کسی میں نہیں ہے
اس لئے تم نشچنت رہو گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ نشچئے ہی کسی راچھس کی مایا ہے بھیا کا
شبد کداپی نہیں ہے۔ وہ مجھے تمہاری رکھوالی کرنے کی آگیا دے گئے ہیں۔ اِس لئے میں
تم کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا۔ تم بیکار موہ نہ کرو۔ چُپ چاپ بیٹھی رہو وہ آتے ہی ہوں گے
یہ سُنتے ہی سیتا نے رونا چھوڑ کر کرودھ سے لال لال نیتر کر کے کہا۔ ارے پاپی! تو سری
رام چندر کو مرتیو کے مُنھ میں چھوڑ کر میری رکشا کرنے چلا ہے؟ تو اوشیہ اُن کی بُرائی چاہتا



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

اِس لئے مجھے اِس طرح دھوکے میں ڈال رہا ہے۔ تو بڑا ہی کھوٹا نیچ اور پاپی ہے! آج میں سمجھی کہ تو کیوں میرے سوامی کے ساتھ جنگل میں آیا تھا؟ تو نشچے ہی مجھے پانے کی آشا میں یا بھرت کی صلاح سے یہاں آیا تھا اور سمجھا ہوگا کہ میرا سمے آیا ہے۔ مگر یاد رکھ تیرے ہاتھ کچھ نہ لگے گا میں سوامی کے بِنا نہیں جی سکتی۔ ابھی تیرے سامنے ہی پران تیاگ کرتی ہوں۔ یہ باتیں لچھمن کے ہردے میں تیروں کی طرح چُبھنے کے کارن ان کا کلیجا مُنھ کو آنے لگا۔ اُن کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ اَنت میں اُنھوں نے کہا۔ بھابھی! تم میری ماتا کے سمان ہو میں دیبی کی طرح تمہاری پوجا کرتا ہوں اِس پر بھی تُم نے ہلکے استریوں کی طرح سخت بچن کہے۔ یہ اچھا نہیں کیا۔ ہے بَن کے دیوتاؤ! تم میرے گواہ رہو۔ دیبی سیتا نے میرے اُپدیش کو نہ سُن کر میرے اوپر شنکا کی ہے۔ اُس کے گواہ میرے انترجامی کے سوا تم بھی ہو اور کوئی نہیں۔ بھابی! آج اَوشیہ تمہارا کچھ انشٹھ ہونے والا ہے۔ تب ہی تُم نے مجھ سے آگیا کاری سیوک کے پتِتر بھاؤ پر شنکا کی ہے۔ میں تُم کو اپنی ماتا سُمترا سے بھی بڑھ کر مانتا ہوں۔ اور جنم بھر اِسی پرکار مانتا رہوں گا۔ اَچھا لو۔ میں بھائی کی بات ٹال کر تمہاری آگیا پالن کرنے کے لئے ابھی جاتا ہوں بھگوان تمہاری رَچھا کریں۔ یہ سُن کر سیتا نے رُوتے رُوتے کہا۔ ہاں جاؤ میں سوامی کو دیکھے بنا ایک چھن بھی نہیں جی سکتی تُم شِیگھر جا کر اُن کی رَچھا کرو۔ سیتا کی ان باتوں کو سُن کر لچھمن پرنام کر کے دھنش بان لئے کُٹی کے باہر چلے گئے۔ قریب ہی درختوں کی آڑ میں چُھپا ہوا راون موقع دیکھکر لچھمن کے جاتے ہی وہ سنیاسی کا روپ بنائے ہاتھ میں دَنڈ کمنڈل لئے کُٹی کے دوار پر آ کھڑا ہوا۔ سیتا اُس سمے شوک کی مُورتی بنی آشرم میں بیٹھی تھیں۔ سیتا کو دیکھکر راون نے کہا ہے سُندری! تُم کون ہو اور کیوں اکیلی اِس کُٹیا میں بیٹھی رو رہی ہو؟ تمہارے جیسا رُوپ میں نے آج تک کسی اِستری کا نہیں دیکھا ہے۔ تُم ساچھات لچھمی ہو۔ کیا دیبی۔ کیا گندھربی۔ کیا ایسرا۔ کیا مانوی کوئی تمہاری برابری نہیں کر سکتی! ایسی رُوپ وَتی اور سُکماری ہو کر بھی تُم کیوں بَن باس کر رہی ہو؟ تُم یہاں رہنے کے جوگیہ کدا پی نہیں ہو۔ تُم کون ہو؟ کس کی اِستری

لوٹ کر آشرم میں آنے پر ان سے میرے دُکھ کا حال ضرور کہہ سُنانا۔ اِس بَن میں جو کوئی مُرگ پَشو یا پکشی رہتے ہوں اُن سے میں ہاتھ جوڑ کر بنتی کرتی ہوں کہ میرے سوامی کے آتے ہی اُن کو یہ سب حال کہہ دینا۔ سیتا کا یہ ولاپ اُس بَن میں بایو اور رُکشوں سے ٹکرا کر ہی رہ گیا۔ کوئی اُن کی سہانتا کو نہ آیا اور راون اُن کے رونے چلّانے کی کچھ پروا نہ کر کے چُپ چاپ بِمان کو اُڑاتا ہوا جانے لگا۔ اِس سمے سیتا کی درشٹی آشرم سے تھوڑی ہی دور پر ایک رُکش کی ڈال پر سوئے ہوئے جٹایو پر جا پڑی۔ اُسے دیکھ کر سیتا زور زور سے کہنے لگیں۔ جٹایو! اُٹھو دیکھو یہ پاپی راون مُجھے زبردستی لئے جا رہا ہے تم میرا یہ حال سوامی کو سُنا دینا۔ یہ شبد کانوں میں پڑتے ہی جٹایو نے آنکھیں کھول کر اوپر دیکھا۔ آکاش پر جانے والے بِمان پر راون کے پاس بیٹھی ہوئی سیتا کو رُوتے دیکھ کر جٹایو کے انگ میں شوک اور دُکھ کی بجلی دَوڑ گئی۔ ساتھ ہی اُس نے بادل کی طرح گرجتے ہوئے آکاش میں اُڑ کر راون کے رتھ کے پاس پہنچ کر کہا بھیّا راون! یہ تم نے کیا کیا؟ بھلا تم اتنے بڑے پنڈت اور بدھی مان راجہ ہو کر بھی ایسا انیائے کرتے ہو۔؟ پرائی استری کو پنڈت لوگ ماتا کے سمان مانتے اور اُس کا اِس پرس کرنا مہا پاپ سمجھتے ہیں۔ پھر تم تو راجہ ہو۔ راجہ کو چاہئے کہ ادھرم کو کبھی پاس نہ پھٹکنے دے۔ کیونکہ راجہ کی ادھرمی ہونے سے پرجا بھی ادھرمی ہو جاتی ہے۔ اور راجہ پر جا دونوں کو نرک پراپت ہو جاتا ہے۔ اِس لئے تم ابھی سیتا کو چھوڑ دو نہیں تو ان کے سوامی کے آنے پر تمہارے لئے بڑی بپتی اُپستھت ہو جائے گی میں تم کو آدر کی درشٹی سے دیکھتا ہوں۔ اگر تم نہ مانو گے تو میں لاکھ بوڑھا ہو گیا ہوں تب بھی جیتے جی جانکی کو نہ لیجانے دوں گا۔ یہ کہہ کر جٹایو اپنی چونچوں سے مار مار کر اُس کے شریر میں گھاؤ کرنے لگا۔ یہ دیکھ کر راون نے اُس پر تیروں کی برکھا آرمبھ کی مگر راون کے وار بچاتا ہوا جٹایو لگاتار اُس پر چونچوں کی چوٹ کرتا ہی گیا یہاں تک کہ راون تنگ ہو گیا اور اُس کا دھنش ٹوٹ گیا چھتر اور مکٹ نیچے گر پڑے۔ رتھ کا انگ بھنگ ہو گیا اور وہ سارتھی اور جانکی کے ساتھ پرتھوی پر گر پڑا۔ اب دونوں کا جُدھ ہونے لگا



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

پھر بھی جٹایو نے راون کے انگوں میں ہزاروں گھاؤ کئے اور اُس کا سارا شریر لہولہان کر دیا۔ انت میں راون نے بڑے کرودھ سے کھڑگ نکال کر اُس پچھی کے دونوں پنکھ اور دونوں پیر کاٹ ڈالے۔ ساتھ ہی جٹایو ادھ مواسا ہو کر پرتھوی پر گر پڑا۔ اُس کا یہ حال دیکھ کر راون سیتا کو اپنی گود میں اُٹھا کر لے چلا۔ اُس سمے اُن کے سر کے پھول پیروں کے پازیب ہاتھوں کے کنگن اور گلے کے ہار یہ سب اُن کا شریر چھوڑ کر پرتھوی پر گر پڑے۔ سیتا طرح طرح سے بلاپ کرتی ہوئی راون کو شاپ دیتی رہیں مگر راون نے ایک نہ سُنی اور اُن کو لئے ہوئے لنکا کی طرف چلا۔ سیتا من ہی من میں روتی اور اپنے جیون کو دھکارتی ہوئی جانے لگیں۔ مگر کہیں کوئی رچھک نہیں دکھائی دیتا تھا! اسی طرح جاتے جاتے سیتا نے ایک اونچے پربت کے سکھر پر بیٹھے ہوئے پانچ بندروں کو دیکھا۔ اُن کو دیکھ کر اِس آشا سے کہ اگر میرے سوامی اِدھر آجائیں تو میرا پتہ بتا سکیں۔ اپنا ایک وستر نکال کر اُس میں اپنا نام گیت باندھ کر نیچے ڈال دیا۔ وہ پوٹلی اُن بندروں کے پاس ہی جا گری۔ یہ دیکھ کر اُن بندروں نے اوپر کی طرف نظر کی تو ایک بڑا بھاری جسم والا راچھس ایک سُندری اور سُکماری ناری کو لئے جا رہا ہے۔ اس طرح آکاش مارگ سے راون سمدر پار ہو کر لنکا میں آپہنچا اور آتے ہی سیتا کو اپنے انتہ پُر میں لے گیا اور اُن کو وہاں کے وِبھو دکھلاتا ہوا اپنے مُنھ اپنی بڑائی کا گیت گانے لگا۔ اُس نے کہا سیتا! میں بائیس کرور راچھسوں کا راجہ ہوں تینوں لوک میرے بس میں ہیں۔ میں اپنا سارا راج تمہارے چرنوں پر نچھاور کرتا ہوں۔ مجھ پر پرسن ہو۔ تم سُکھ سے راج کرو۔ میں نے آج تک کسی کے آگے سر نہیں جھکایا۔ مگر آج تمہارے پیر پڑتا ہوں۔ تم میری محبت کو دیکھ کر مجھ پر مہربان ہو۔ اور میری پتنی بنو۔ یہ سُن کر سیتا نے بڑے کرودھ سے کہا۔ ہے راون! تو کیا بک رہا ہے؟ جو آکاش کے چندرمان کو پرتھوی پر گرا کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں اور جو چھن بھر میں سارے سمدر کو سوکھ لے سکتے ہیں۔ وہی میرے سوامی میرا یہ دُکھ چھڑائیں گے تو مجھے میرے سوامی سے الگ نہیں کرا پایا ہے بلکہ آپ ہی اپنی موت کو بُلا لایا ہے۔ پاپی! چنڈال!

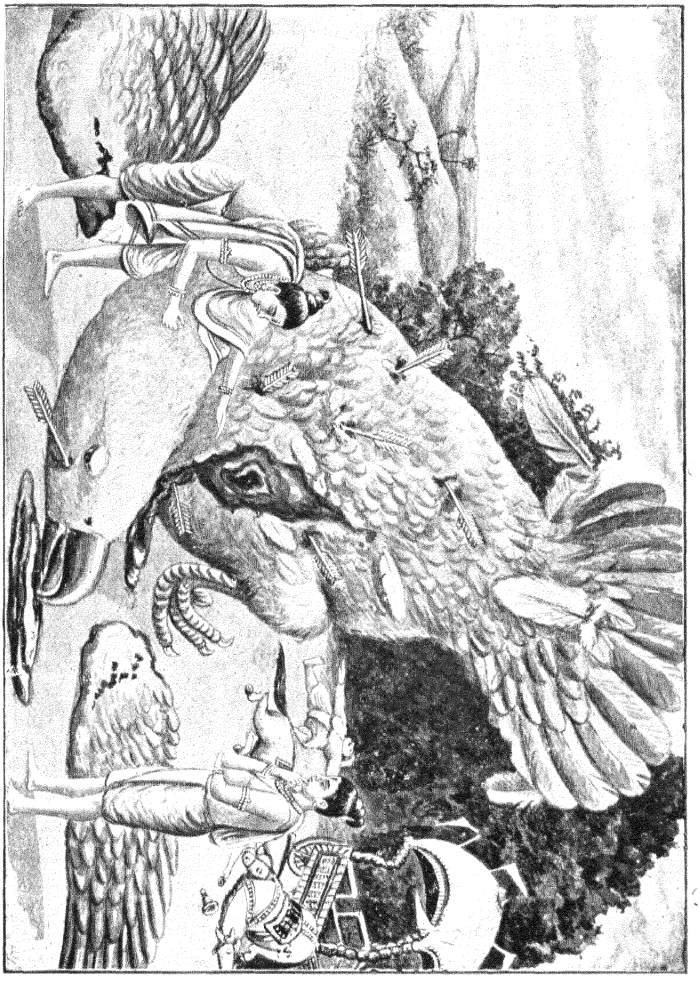
میں بھگوان سری رام چندر کی پتنی ہوں اور صاف دیکھ رہی ہوں کہ تو ان سب راکھسیوں کے ساتھ جلد ہی ناش ہونے والا ہے شیگھر ہی تیرا یہ مستک دھول میں لوٹتا دکھائی دے گا۔ سیتا کے ایسے کٹھور بچن سن کر راون نے کرودھ سے کہا۔ اچھا دیکھا جائیگا۔ یہ گرمی کتنے دن تک رہتی ہے۔ میں تم کو ایک برس کی مہلت دیتا ہوں۔ اگر اس قدر عرصہ میں میرے بس کی نہ ہوگی تو میں تم کو کھا جاؤں گا۔ اس عرصہ میں اپنی متی گتی ٹھیک کر لو۔ یہ کہہ کر اس نے چند راکھسینوں کو آگیا دی کہ سیتا کو اشوک باٹیکا میں لیجاؤ اور وہاں اس پر سخت نگرانی رکھتے ہوئے سمجھائے سمجھائے پر اُچت اُپدیش دیتے ہوئے میرے اوپر پریم کرنے کی کوشش کرتی رہو۔ یہ سن کر سیکڑوں راکھسنیاں اُن کو لیکر اشوک باٹیکا نامی راون کے ایک باغ میں لے گئیں۔ وہاں پہنچ کر۔ ہا رام! ہا لچھمن! تم کہاں ہو؟ میری کیا گتی ہوئی۔ اس طرح شوک بھرے بچن کہہ کر روتی روتی سیتا مورچھت ہو کر گر پڑیں۔ اِدھر مرگ رُوپی مارچ کو مار کر سری رام چندر جلدی جلدی پیر اُٹھاتے ہوئے آشرم کی جانب چلے۔ مارچ نے مرتے سمجھے جو ہا لچھمن! ہا سیتا! کہکر پکارا تھا وہ شبد بار بار راون کے کانوں میں گونجتا ہوا یہ شنکا اُتپن کر رہا تھا کہ کہیں اوس آواز کو میری سمجھکر سیتا نے لچھمن کو میری خبر لینے کے لئے نہ بھیجدیا ہو۔ اگر ایسا ہوا تو اون کو اکیلا پاکر راکھس کوئی نہ کوئی اپتاک کئے بغیر نہ رہیں گے۔ ممکن ہے کہ یہ دُشٹ راکھس اسی ارادہ سے مرگ کا روپ دھارن کر کے مجھے اتنی دور لایا ہو۔ اور مرتے وقت یہ شبد کہکر پران تیاگ کیا ہو۔ اگر ایسا ہوا تو اوشیہ ہی کچھ نہ کچھ انمنگل ضرور ہوگا۔ اس طرح سوچتے۔ بچارتے گھبرائے ہوئے سری رامچندر بڑی جلدی سے پیر اُٹھاتے ہوئے آشرم کی طرف چلے آرہے تھے اتنے میں اُن کے چھوٹے بھائی لچھمن بڑا اُداس مُنہ بنائے دھیرے دھیرے پیر بڑھاتے چلے آتے ہوئے نظر آئے۔ ان کو دیکھتے ہی رام چندر کا کلیجا دھک سے ہو گیا۔ وہ سمجھ گئے کہ اب سیتا کا کلیان نہیں ہے۔ وہ نشچے ہی راکھسوں سے ستائی گئی ہوں گی اور جب کہ لچھمن قریب آ پہنچے تو رام نے تیوری بدل کر کرودھ سے کہا لچھمن! میرے کہنے پر بھی تم جانکی کو آشرم میں تنہا چھوڑ آئے۔

یہ تم نے بڑا ہی بُرا کیا۔ مجھے تم سے کدا پی ایسی آشا نہ تھی میری آتما مجھ سے صاف کہہ رہی ہے کہ سیتا اب آشرم میں نہیں ہیں کسی راکھس نے یا تو اُن کو مار ڈالا ہے یا چُرا لے گیا ہے۔ یہ سُن کر لچھمن نے کہا۔ ہا لچھمن اہا سیتا! اُن کی آواز سُنتے ہی بھابی (سیتا) کا چت چنچل ہو گیا اور اُنہوں نے سخت سُست باتیں کہکر آپ کے پاس جانے کے لئے مجبور کیا۔ یہ سُن کر سری رام چندر اور بھی گھبرا گئے اور سوچنے لگے کہ آدشیہ ہی ہمارے دُردِن آ گئے ہیں اِسی کارن سیتا کے من میں ایسے وچار بھی کروُدھ اور شنکا اُپتن ہوئی۔ پیارے بھائی! کیا کہہ سکتے ہو کہ اب تک سیتا آشرم میں ہی ہوں گی؟ میری سُکھ دُکھ کی ساتھی جانکی کے پران کیا اب تک بچے ہوں گے؟ اتنی دیر تک مجھے آتے نہ دیکھ کر کیا اُنہوں نے پران نہ چھوڑے ہوں گے؟ لچھمن! پیارے لچھمن! میں جانکی کے بنا سورگ راج کے سنگھاسن پر بھی بیٹھنا نہیں چاہتا۔ اُن کے بنا نرلک کی سمپدا بھی میرے لئے تُرن کی طرح تُچھ ہے۔ اگر جانکی آشرم میں مل گئے تو میں اپنے ہی ہاتھ سے پران تیاگ کر دوں گا۔ ہا! میری ماتا کوسلیا کیا اب اپنے ابھاگ پُتر رام کا مُنہ پھر نہ دیکھ سکے گی؟ کیکئی کا منورتھ سپھل ہوا لچھمن! تم اُن کی لاکھ ڈانٹ ڈپٹ اور پھٹکار سُن کر بھی اُن کو تنہا نہ چھوڑ آتے تو میں تم کو کس قدر بدھمان سمجھتا مگر تم نے مورکھ کی طرح کام کر کے مجھے کہیں کا بھی نہ رکھا اور بپد کے اتھاہ سمندر میں ڈال دیا!! اس طرح تاتا پرکار کے بچن کہتے اور بار بار لچھمن کی نندا کرتے ہوئے سری رام چندر آشرم کے پاس آ پہنچے اور لچھمن بھی چپ چاپ اُن کے پیچھے پیچھے چلے آئے۔ دونوں بھائیوں نے کانپتے ہوئے پیروں سے آشرم میں آکر دیکھا تو وہ سُونا پڑا ہے! سیتا نہیں ہے! نہ جانے کدھر چلی گئیں! دیکھتے ہی سری رام چندر کے نیتروں میں آنسو بھر آئے اور وہ بڑے اونچے سور سے سیتا! سیتا! کہہ کر پکارنے لگے مگر کسی نے اُتر نہیں دیا کوئی ہو تو بولے؟ تب سری رام چندر نے بالکوں کی طرح گلا پھاڑ پھاڑ کر روتے ہوئے لچھمن سے کہا۔ لچھمن! میری پران پیاری جانکی کہاں گئیں؟ راج سے دور کئے جانے پر بھی جو

اے لچھمی (سیتا) میرے گلے کا ھار بنی ہوئی تھیں وہ مجھے چھوڑ کر کہاں چل دیں۔ ؟ کیا وہ اب تک جیتی ہوں گی؟ ہائے میری سیتا کیا ہوئیں؟ لچھمن! تم نے ان کو کیوں چھوڑ دیا؟ کیا تم نہیں جانتے تھے کہ میں اُن کے بِنا جی نہیں سکتا؟ لچھمن چُپ چاپ کھڑے تھے۔ اُن کی آنکھیں ساون بھادوں کی دھاریں برسا رہی تھیں۔ بات نہیں نکلتی تھی اور مَن ہی مَن میں چُپ چاپ ہزاروں بچھوؤں کے ڈنگ مارنے کی دیدنا کا اُنو بھو کرتے ہوئے سوچ رہے تھے کہ سیتا کے اُن سخت بچنوں کو سہہ کر میں ہیں کیوں نہ اڑا رہ گیا؟ یہی سوچ کر وہ اپنی بُدھی کو کوستے ہوئے جیون کو دھکار رہے تھے۔ سری رام چندر جب اچھی طرح رو چکے تب وہ سوچے کہ چل کر دیکھنا چاہئے کہ کہیں وہ جل یا پھول بھل لینے تو نہیں چلی گئیں؟ لچھمن کو ساتھ لئے ہوئے بَن کے کونے کونے میں سیتا کو کھوجنے لگے۔ جب کہیں اُن کا پتہ نہ پایا تو اور بھی بیاکل ہوئے چھاتی پیٹ پیٹ کر رونے لگے۔ اُس وقت لچھمن سے بھی رہا نہ گیا۔ دونوں گلے سے گلا ملا کر ہا ہا کار کرتے ہوئے رودن کرنے لگے۔ اور مارے شوک کے سری رام چندر پاگل سے ہو گئے معمولی منشوں کی طرح دوڑ دوڑ کر روتے ہوئے پیڑ پتوں سے سیتا کا پتا پوچھنے لگے! پیارے کدمب! میری سیتا کہاں ہے؟ جو تم کو اتنا پیار کرتی تھیں۔ ہے بلوبرکش! کیا تم نے کہیں میری پتنی کو دیکھا ہے؟ ہے ارجن برکش! جو تمہیں اتنے پیار سے سدا سینچا کرتی تھیں۔ وہ جنک نندنی کہاں چلی گئیں؟ ہے اشوک! اگر تم کو معلوم ہو تو میری پیاری جانکی کا پتہ بتا دو۔ تم اشوک ہو۔ مجھے بھی سیتا کا حال سُنا کر اشوک کر دو؟ ہے کرنی کار! تمہارے پھولوں کو پیاری سیتا بہت پسند کرتی تھیں۔ اگر تم اُن کا بُرتانت جانتے ہو تو مجھے کہہ سُناؤ۔ اِس طرح سری رام چندر ایک ایک کر کے بَن کے کُل برکشوں کے پاس جا جا کر روتے ہوئے سیتا کا سماچار پوچھنے لگے۔ مگر کہیں سے بھی کچھ جواب نہ ملنے سے نراشا ہو کر کُشوؤں کی طرف دوڑے۔ اُنہوں نے سوچا کہ شاید سیتا کی سُدھ رکھتے ہوں گے اور پُوچھنے ہی مجھے اُن کا حال بتا دیں گے۔

یہی سوچ کر اُنہوں نے ایک دوڑتے ہوئے مُرگ کے بچے کو پکڑ کر پوچھا۔ ہے مُرگ کیشور! کہو کیا تم نے کہیں مُرگ لوچنی سیتا کو دیکھا ہے؟ کہیں وہ مُرگیوں کے جھنڈ میں تو نہیں چلی گئی ہیں؟ جب اُس مُرگ نے بھی تڑپنے اور چلّانے کے سوا اور کچھ نہ کہا تو اُنہوں نے اُسے چھوڑ دیا اور ایک جنگلی ہاتھی کو جاتے دیکھکر کہا۔ ہے گج راج! کیا تم نے کہیں میری گج گامنی جانکی کو ادھر سے جاتے دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہو تو کہہ دو۔ اُن کو دیکھے بنا میرے پران بیاکُل ہو رہے ہیں۔ مگر جواب دینا تو کدھر وہ ہاتھی دور ہی سے ایک سنگھ کو آتا دیکھ کر چنگھاڑتا ہوا بھاگ گیا۔ اُسے جاتا ہوا دیکھ کر سری رام چندر اُس سنگھ کی طرف مُڑ کر بولے۔ بن راج! تم اِس جنگل کے راجہ ہو۔ تمہارے رہتے کس نے تمہارے ایک پرجا کی پتنی کو چھین لیا۔ یہ بتلاؤ اب میں تم سے کوئی پیر نہیں رکھتا۔ بس اتنا ہی کہہ دو کہ میری جانکی کہاں گئیں؟ مگر کسی نے اُن کے سوالوں کا جواب نہیں دیا۔ تب تو وہ اور بھی گھبرا کر اِدھر سے اُدھر جاتے اور آپ ہی آپ پرلاپ کرتے ہوئے کہنے لگے۔ ہے جانکی! اب تو معلوم ہوتا ہے کہ نشچے ہی تم کو کسی پشو یا راچھس نے کھا لیا ہے۔ ہائے لچھمن! تم نے میرے ہردے کی اشوری کو کھو کر میرا کلیجا کاٹ ڈالا ہائے سیتے! پران پریئے! تم کہاں گئیں؟ ہائے! کون میرے دُکھی ہردے کے ہاہاکار کو دُور کرنیکے لئے تمہارا پتا بتا دے گا؟ ہائے! میں کہاں جاؤں؟ کس سے پوچھوں؟ اِس پرکار بنا کھائے پیئے اور سوئے سری رام چندر نے ساری رات پرلاپ کرتے ہوئے بتا دی لچھمن بھی ساتھ ہی ساتھ اُپاس اور جاگرن کرتے رہے اور نہایت پشچاتاپ سے اُن کا چت کسی طرح چین نہیں پڑتا تھا۔ تارے ہی گن گن کر دونوں بھائیوں نے رات کاٹ دی صبح ہوتے ہی لچھمن نے بہت سوچ سمجھ کر ساہس سے کہا۔ بھیّا! میں نے جو اپرادھ کیا ہے اُس کے بدلے اگر مجھے پران دَنڈ بھی دے دیا جائے تو کم ہے۔ مگر آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کچھ ہوا وہ راچھسوں کی مایا اور وِدھی کے پربھاؤ سے ہوا ہے نہیں تو بھابی میرے جیسے سیوک اور پُتر کے سمان چھوٹے دیور پر اِس طرح بچن بان کیوں برساتیں؟ میں بھی کیوں اُن کی باتوں میں آجاتا؟ اصل بات تو یہ

ہے کہ اگر ہمارا دُور بھاگیہ نہ ہوتا تو آپ اِس بات کو یقین سمجھتے کہ سونے کا ہرن بھی ہو سکتا ہے؟ یہ سب اُسی للاٹ لیکھ کا کھیل ہے۔ جسے بے چارہ منشیہ نہیں جانتا۔ اب ہم لوگوں کا یہ کام ہے کہ کیول یہیں ڈھونڈ ڈھانڈ کر نشچنت نہ ہو جائیں۔ بلکہ اور استھانوں میں بھی اُن کا کھوج لگائیں۔ سری رام چندر کا شوک اندر ہی اندر اُن کے کلیجے کو کیڑے کی طرح کھا رہا تھا۔ لچھمن کی باتیں سُن کر اُنہوں نے کہا۔ بھائی! اس وقت میری بُدھی کچھ کام نہیں دیتی۔ میں کیا بکتا ہوں، کیا سوچتا ہوں، کیا کرتا ہوں، خود میں نہیں سمجھ سکتا۔ ایسی اَوستھا میں اگر تمہاری سنبت میرے مُنھ سے کچھ کٹھور بچن نکل گئے ہوں تو اُن کا کچھ بچار نہ کرو۔ اِس بیتی میں تم ہی میرے ایک سہایک ہو۔ تم جیسا کہو ویسا کرنے کو میں تیار ہوں۔ اگر تمہاری اِچھا ہے تو چلو اِدھر اُدھر گھوم کر کھوج لگائیں مگر میرا من یہی کہتا ہے کہ سیتا اب اِس لوک میں نہیں ہے۔ یہ کہتے کہتے سری رام چندر کی آنکھوں میں جل بھر آیا۔ وہاں سے دونوں بھائی سیتا کی کھوج میں نکلے۔ ہر ایک پربت، کندرا، ندی، جلاشئے، آشرم، کُٹی، گرام، نگر وغیرہ ڈھونڈ ڈالے مگر کہیں بھی جنک دُلاری جانکی کا پتا نہ لگا۔ اب تو سری رام چندر اور بھی اَدھیر ہو گئے۔ لچھمن نے اُن کو جو آشا بندھایا تھا وہ بھی جاتا رہا۔ وہ کہنے لگے لچھمن! اب ڈھونڈنے سے کیا فائدہ؟ جانکی کو اوشیہ ہی کوئی راچھس یا تو کھا گیا یا لے بھاگا ہے۔ ہا! سیتا کیا ہو گئیں؟ لچھمن! اب میں کونسا مُنھ لیکر گھر جاؤں گا؟ مجھ سے کہ اپنی سیتا کے بغیر اجودھیا کے راج بھون میں پیر نہیں رکھا جائے گا۔ مہاراج جنک جب اپنی پُتری کے مرن یا ہرن کا حال سُنیں گے تو وہ کیا کہیں گے! کیا یہ تمام سُننے کے لئے میں وہاں جاؤں؟ نہیں میں یہیں تڑپ تڑپ کر مر جاؤں گا۔ لچھمن! تم مجھے مرا ہی سمجھو اور اجودھیا لوٹ جاؤ۔ وہاں جا کر سب کو میرا حال سُنا دو۔ اور بھرت سے کہہ دو کہ وہ پریم سے پرجا پالن کرتے ہوئے کُل کی کیرتی کی رچھا کریں۔ میرا آنا اب سمبھو نہیں ہے۔ میں سیتا کے برہ سے اِسی بن میں جیون بسرجن کروں گا۔ اپنے بھراتا کے اِن شوک بھرے بچنوں کو سُن کر لچھمن کا ہردے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اُنہوں نے بچار کر کہا بھیّا! آپ اَدھیر نہ ہوں۔ آپ جنم سے ہی دھرماتما اور سدا چاری



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

اور پُتریہ شیل ہیں اور بھابی سیتا ستی سروپ نکھا اور سا چھات لچھمی ہیں۔ آپ اُن کے لئے کوئی چنتا نہ کریں۔ آپ دونوں کو کچھ بھی نقصان پہنچانے کی سامرتھ اِس پرتھوی کے دیہہ دھاری میں نہیں ہے۔ اگر کوئی اُن کو زبردستی لے گیا ہو تو آپ کے پُتریہ پربھاؤ اور سیتا کے پاتی برت کے پرتاپ سے وہ پھر ہم لوگوں سے آملیں گی۔ آج ہم لوگوں پر یہ سنکٹ آپڑا ہے تو یہ کوئی نشچے نہیں ہے کہ ہم سدا کے لئے اِسی اوستھا میں پڑے رہیں گے (سمے دِن ناہیں برابر جات) لگاتار کھوج جاری رکھنا چاہیئے۔ پرماتما اوشیہ ہی ہمارے پرشرم کو سپھل کریگا۔ یہ سُنکر سری رام چندر لچھمن کو ساتھ لئے ہوئے سیتا کی تلاش میں دکھن کی طرف چلے۔ جاتے جاتے ایک استھان پر سونے کے گہنے، موتی کی مالائیں۔ ٹوٹے ہوئے رتھ اور دھنش کے ٹکڑے، لہو کی بوندیں اور چھتر پڑے ہوئے دیکھے۔ اور ٹھٹھک کر کھڑے ہو گئے۔ دونوں سوچنے کہ یہاں پر کسی پرانی کی ہتیا ہوئی ہے۔ وہاں سے آگے بڑھے کچھ ہی دور جانے پر اونہوں نے دیکھا کہ ایک استھان پر بیر جٹایو لہولہان ادھ مرا پڑا ہے۔ اُس کی یہ حالت دیکھکر سری رام چندر سوچے کہ شاید اِسی پکھی دیش دھاری گدھی راچھس نے سیتا کا بدھ کیا ہوگا۔ موت کے کنارے پہنچے ہوئے اُس پکھی نے دور ہی سے دونوں بھائیوں کو دیکھ کر کہا۔ گھونن رن! تم اپنی جانکی کو تلاش کرتے پھرتے ہو۔ اِن کو تو لنکا پتی راون تم دونوں باہر جاتے ہی آشرم میں گھس کر زبردستی اُٹھا لے گیا ہے۔ میں نے یہ دیکھتے ہی اُس سے گھور جدھ کیا۔ مگر اُس نے کرودھ میں آکر میرے پنکھ کاٹ ڈالے اور مجھے یوں ادھ مرا چھوڑ کر وہ دُشٹ سیتا کو لئے ہوئے آکاش مارگ سے چلا گیا ہے! جٹایو کے یہ بچن سُن کر سری رام چندر بڑے بیاکل ہو گئے۔ اور اُس جٹایو کو گود میں لے کر بار بار بلاپ کرتے ہوئے بولے پیارے لچھمن! میں بڑا ہی ابھاگا ہوں۔ راج چھوٹا، نگر چھوٹے، پتنی چھٹی۔ اور انیتہ میں بہت دِنوں کا متر جٹایو بھی چھوٹا چاہتا ہے! میرے ہی دُربھاگیہ سے اِس بیچارے کی یہ گتی ہوئی ہے۔ اِس میں ایسا ابھاگیہ ہیں ہوں کہ چندن کو چھو جاؤں تو آگ نکل آئے۔ سونے کو اسپرش کروں تو مٹی بن جائے۔ ندی میں ڈوبنے جاؤں تو اِس کا پانی سوکھ جائے۔ اِس میرے جیسا کرم ہین

اِس سنسار میں کوئی نہ ہوگا۔ ایہ کہہ کر سری رام چندر نے بڑے پریم سے اِس مچھی کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ اور وہ سری رام چندر کا روپ دیکھتے ہوئے پران چھوڑ دیا۔ سری رام چندر اُس کی مرتیو سے اور بھی دُکھی ہوکر رونے لگے۔ اِس کے بعد دونوں بھائیوں نے لکڑیوں کی چتا بنا کر اس پر اُس مچھی جٹایو کو لٹا کر آگ دیدی تھوڑی ہی دیر میں اُس کی دیہہ بھسم ہوگئی۔ اُس کا بھسم گوداوری کے پتر جل میں ملا کر اس کے نام پر جلانجلی دی۔ اِجٹایو کا اِس طرح انتیم سنسکار کرکے دونوں بھائی دکھن کی طرف بڑھے۔ راستے میں بہت سے گھن گھیرے بنوں کو پار کرتے اور انیک راکھسوں کو مارتے ہوئے ایک بھینکر گھاٹی کے پاس آ پہنچے۔ وہاں اُنہوں نے ایک بڑے ہی آکار والے راکھس کو دیکھا۔ اِس راکھس کا مُنھ اس کے پیٹ میں تھا۔ اور اُس کی فقط ایک آنکھ کلیجے میں چمک رہی تھی۔ اُس کی جانگین پیٹ سے لگی ہوئی تھیں۔ اِس وجہ سے وہ چل پھر نہیں سکتا تھا۔ کیوں اپنے لمبے لمبے ہاتھوں کو پھیلا کر جنتوں کو پکڑ پکڑ کر کھالیا کرتا تھا سری رام چندر اور لچھمن کو آتے دیکھکر اُس نے اُن کو پکڑنے کے لئے اپنے دونوں لمبے لمبے ہاتھوں کو پھیلا دیا۔ یہ دیکھکر لچھمن کو کچھ ایسے سا معلوم ہوا۔ انت میں جب اُس راکھس نے دونوں بھائیوں کو پکڑ لیا۔ تو دونوں نے کھڑگ نکال کر اُس راکھس کے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے۔ وہ ہا ہا کار کرتے پرتھوی پر گر پڑا۔ اور پوچھا کہ تم کون ہو۔؟ کرپا کر کے بتلاؤ۔ میں اس وقت یہ جاننا چاہتا ہوں۔ کہ کس کے ہاتھوں میری مرتیو ہونے والی ہے۔ یہ سُن کر لچھمن نے اُسے پورا حال بتلا دیا۔ سنتے ہی راکھس بڑی ہی پرسنتا سے کہا اہا۔ آج میرے لئے کیسے سوبھاگیہ کا دِن ہے۔ کہ میں نے بھگوان سری رام چندر کے ہاتھوں سدگتی پائی۔ میرا نام (کبندھ) ہے۔ میرا یہ بکٹ روپ (استھول شرا) نامی ایک رشی کے شاپ سے پراپت ہوا تھا۔ اُس کے بعد میں نے برہما جی کی آرادھنا کرکے یہ برپایا کہ نرتایگ میں بھگوان سری رام چندر سے دونوں ہاتھ کاٹے جانے اور جلانے پر میری مکتی ہو جائے گی۔ اَب میں مرتا ہوں آپ کرپا کر کے میری دہیہ اپنے ہاتھوں سے جلا دیں جس سے میری مکتی ہو جائے۔ اُس کے مُنھ سے یہ برتانت سُن کر لچھمن نے اُس سے



COPYRIGHT
R, VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

سیتا کا پتا پوچھا اُس نے کہا۔ مجھے بھگوتی سیتا کا حال نہیں معلوم مگر اتنا کہہ سکتا ہوں کہ یہاں سے دکھن کی طرف پمپا نام کا ایک سرور ہے۔ اُس کے پاس ہی رشیہ موک نام کا پربت ہے۔ اُسی پربت پر (سُگریو) نامی ایک سدا چاری بانر رہتا ہے۔ آپ لوگ اُس سے جا کر ملیں۔ اور اُس کی سہایتا لیں۔ تو وہ دیبی سیتا کا پتا نشچے ہی لگا دیگا۔ ہے رگھو نندن۔ سُنئے اسندھی۔ دگرہ۔ یان۔ آسن۔ دو دیدھی بھاو اور سماشرے۔ اِنہیں چھ یکتوں سے راجہ لوگ راج کیا کرتے ہیں۔ اِس سمئے آپ لوگوں پر بڑی بپد آپڑی ہے۔ اِس لئے آپ کو چاہیئے کہ سماشرے کو اختیار کریں۔ یعنی کسی اچھے اور بلوان پُرش کو اپنا متر بنائیں جس کے پاس دھن اور جن کی کمی نہ ہو۔ مَیں نے جس سُگریو کا نام بتلایا ہے۔ وہ بڑا ہی بلوان تیجسوی۔ اور مہا پراکرمی ہے۔ مگر اِس سمئے وہ بپد میں پڑا ہوا ہے۔ اُس کے بڑے بھائی بالی نے اُسے بہت تنگ کر رکھا ہے۔ آپ جا کر اُس کی سہایتا کریں۔ تو وہ جہاں کہیں جانکی ہوں گی۔ وہاں سے ڈھونڈھ لائے گا۔ دیکھئے یہ جو پچھم کی طرف مارگ گیا ہے۔ وہی رشیہ موک پربت پر جاتا ہے۔ اُس کے قریب ہی پمپا نام کا ایک سرور ہے۔ وہاں کے بنوں کو دیکھ کر آپ لوگ سب دُکھ بھول جائیں گے۔ اگرچہ اس سمئے وہاں سے سب رشی مُنی چلے گئے ہیں۔ مگر اُن کی داسی (شبری) اب تک وہیں رہتی ہے۔ آپ وہاں چلے جائیں۔ وہیں آپ کی سُگریو سے ملاقات ہوگی۔ اور آپ کا کام بن جائے گا۔ یہ کہتے ہوئے کبندھ چپ ہو گیا۔ اُس کے پران نکل گئے یہ دیکھ کر دونوں بھائیوں نے ایک چتا تیار کر کے اُس کا سنسکار کیا۔ اس کا شریر جل کر بھسم ہوتے ہی وہ دیبہ دیہہ دھارن کر کے آکاش مارگ سے سورگ کو چلا گیا۔ اس کے بعد سری مان رام اور لچھمن اُس کی بتلائے ہوئے مارگ سے آگے بڑھے جاتے جاتے وہ پمپا سُر کے پاس پہنچے۔ اُس کے پچھم کنارے پر شبری کا آشرم تھا۔ اُن کو آتے ہوئے دیکھ کر شبری دوڑی ہوئی اُن کے پاس آئی اور پیروں پر گر پڑی۔ اس کے بعد وہ پریم سے اُن کو اپنی کٹیا میں لیگئی۔ اور بولی میرے گرو (متنگ) رشی مجھ سے مرتے سمئے کہہ گئے تھے کہ تیرے آشرم میں سری رام چندر آئیں گے۔ اُن کے درشنوں سے تجھے پرم پد ہوگا

اور تو امر لوک کی اَدھکارنی ہو جائے گی جب سے میں آپ کے آگمن کی راہ دیکھتے ہوئے اِس بَن میں پڑی ہوں۔ اِس کے بعد بڑے پریم سے جنگلی پھل اور پنپا کا جل لے آئی اور بولی۔ بھگون۔ اِتنے میں آشا سے میں اب تک۔ جہاں پڑھی ہوئی تھی وہ پوری ہو گئی۔ اب میں اَپنے گرو کے پاس جاتی ہوں۔ یہ کہہ کر اُس نے ایک چِتا بنائی اور اُس میں آگ لگا کر ہنستے ہوئے پرویش ہوئی جس سے اُس کی آتما برہم میں لین ہو کر مُکتی پائی۔ اِسری رام چندر اور لچھمن وہاں سے نِکل کر پنپا کے پُورب تیر پر آ پہنچے۔

کشکندھا کانڈ

پمپا سروور کی نرالی شوبھا دیکھ کر سری رام چندر کا شوک بڑھتا گیا۔ لچھمن سے کہے پیارے بھائی! آج یہ بسنت رُت مجھے جلانے ہی کے لئے آئی ہے۔ کوئلیں کُوک کُوک کر مجھے تڑپا رہی ہیں۔ اور مور شور کرتے ہوئے میری اداسی پر طعنے مار رہے ہیں۔ یہ پھلنے پھول مجھے انگاروں کی طرح معلوم ہو رہے ہیں۔ یہ بسنتی بایو چلنے سے میرے ہردے کے بھیتر آندھی سے اُٹھ رہی ہے بھنوروں کا اِس پر کار پھول پھول کر منڈلانا مرغیوں کا مرغوں کے سامنے بہار کرنا چڑیوں کا چہچہانا مور مورنیوں کا گلے ملا کر گانا۔ یہ سب دیکھ سُن کر میرے پران چھن بھر کے لئے بھی دھیرج دھارن نہیں کرتے۔ ہائے۔ اکیا اب میں اِن آنکھوں سے اُس سُندری سیتا کو نہ دیکھوں گا؟ یہ کہتے کہتے سری رام چندر کا گلا بھر آیا۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ گئیں اُن کی ایسی اداسی دیکھ کر لچھمن نے کہا۔ بھیّا! آپ اِس پر کار ادھیر ہو کر بلاپ نہ کریں۔ بھگوتی جانکی کو آپ نشچئے ہی دیکھیں گے۔ اور جس راچھس راون نے بل پُوربک ہرن کیا ہے وہ نشچئے ہی مارا جائے گا۔ آپ دھیر۔ بیر اور نشپاپ ہیں۔ آپ کو ایسا شوک و سنتاپ کرنا کدا پی اچت نہیں ہے۔ من کی اِس دینتا کو چھوڑ کر شترو سے بدلا لینے کے لئے کمر کس کر تیار ہو جائیے۔ اِس سنسار میں اتساہ سے ہی سب کام ہوتے ہیں۔ گھبرانے سے کوئی کام نہیں ہوتا۔ آپ کبھی وپد میں نہ گھبراتے تھے۔ آج کیوں ایسی گھبراہٹ دکھلا رہے ہیں۔ اُٹھئے دُشٹ کو اُس کی کرنی کا پھل دینے کے لئے تیار ہو جائیے لچھمن کی ایسی اُتساہ بھری باتیں سُن کر سری رام چندر شوک اور موہ چھوڑ کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور سُگریو سے ملنے کے لئے رشیہ موک پربت کی طرف چلے۔ اِن دِنوں اپنے بھائی بالی کے ستائے ہوئے بانروں کے راجہ سُگریو اسی پربت پر

اپنے چند منتریوں کے ساتھ رہتے تھے اچانک دو دھڑ دھاریوں کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر وہ بھئے اور شنکا سے من ہی من میں سوچنے لگے۔ کہ کہیں یہ بالی کے بھیجے ہوئے مجھ سے لڑنے کے لئے تو نہیں آرہے ہیں۔ یہ سوچ کر سگریو نے اپنے منتریوں کو بلا کر پوچھا انہوں نے سری رامچندر اور لچھمن کے جانب غور سے دیکھ کر ان کے بڑی منتری ہنومان نے کہا۔ راجن! یہ ملیاچل پربت ہے۔ یہاں بالی نہیں آسکتا ہے۔ آپ بیکار اتنا گھبرا رہے ہیں۔ یہ کوئی مسافر جیسے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ سن کر سگریو نے کہا ہنومان! تم نے بات تو ٹھیک کہی مگر شتر ہمیشہ طرح طرح کے ویش بنا کر گھوما ہی کرتے ہیں۔ اس لئے مجھے ان پر شنکا ہونا کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے۔ خیر تم ان کے پاس جا کر پوچھ لو کہ وہ کون ہیں۔ اور کیا چاہتے ہیں؟۔ یہ سن کر ہنومان سری رام چندر اور لچھمن کی طرف چلے۔ اور جاتے وقت وہ برہمن کا ویش دھارن کر کے اُن کے پاس پہنچے اور بڑی بنئے کے ساتھ بولے ہے تاپس کمارو! آپ لوگ کون ہیں اور یہاں کس لئے آئے ہیں۔؟ کرپا کر کے اپنے آنے کا کارن بتلائیے۔ بھلا جن سروں پر راج مکٹ ہونے چاہیے اُن پر یہ جٹا کیسی؟ اس تپسوی ویش کے ساتھ ان استر شستروں کا میل بے میل کیسا؟ میرا نام ہنومان ہے۔ میں رشکندھا کے راجہ بانروں کے مالک سگریو کا منتری ہوں۔ اُن کی آگیا سے میں آپ کا حال معلوم کرنے کیلئے آیا ہوں۔ وہ اس سمئے اپنے اتیاچاری بڑے بھائی کے کارن بہت دکھی ہو رہے ہیں اگر آپ لوگ اُن سے مترتا کر کے اُن کی کچھ سہایتا کریں تو بڑی اچھی بات ہوگی۔ یہ کہہ کر ہنومان چپ ہو رہے۔ ان کے بنئے سے بھری ہوئی باتیں سُنکر سری رام چندر بڑے پرسن ہوئے اور اپنے چھوٹے بھائی لچھمن سے کہے۔ لچھمن! یہ تو بڑے ہی پنڈت اور گیانی معلوم ہوتے ہیں ان کی بنئے اور شیل کی باتیں سُن کر میرا چیت پرسن ہو گیا ہے۔ یہ سُن کر لچھمن نے ہنومان سے کہا۔ پر یہ ورا بیچ پوچھنا تو ہم لوگ سگریو سے ہی ملنے یہاں آئے ہیں۔ تمہارے کہنے کے مطابق اون سے مترتا کرنے کو تیار ہیں۔ لچھمن سے یہ باتیں سُنکر ہنومان نے کہا بہت اچھا۔



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

اب آپ لوگ کرپا کر کے مجھے اپنا پورا پورا حال سُنا دیں لچھمن نے کہا۔ اجودھیا میں مہاراج دشرتھ نام کے جو پرم پرتاپی۔ نیائی۔ گُنی۔ دھرماتما۔ بدوان راجہ تھے اُونہیں کے یہ جیشٹھ پُتر ہیں۔ اِن کا نام (رام) ہے۔ اور میں اِن کا چھوٹا بھائی ہوں۔ میرا نام لچھمن ہے۔ ہمارے پتا نے اِن کو استری سہت راج سے نکال کر بَن میں بھیج دیا تو میں بھی ان کے ساتھ جنگل میں چلا آیا۔ جس سمئے ہم لوگ پنچ وٹی میں کُٹی بنا کر رہتے تھے۔ اُس سمئے ایک دِن ہم دونوں بھائیوں کے آشرم سے باہر جاتے ہی لنکا کا راون میری بھابی سیتا کو لے بھاگا ہے ہم لوگ اوسی دُشٹ راچھس کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ بس یہی ہمارا بُرتانت ہے۔ ہم نے سُنا ہے کہ سُگریو بڑے بیر ہیں۔ اِسی کارن اون سے سہایتا لینے آئے ہیں۔ میرے بڑے بھائی بھابی کے بیوگ سے بیاکل ہو رہے ہیں۔ اس لئے تم ہم کو سُگریو سے ملا کر اون سے سہایتا دِلواؤ۔ ہنومان نے دیکھا کہ یہ باتیں کہتے وقت لچھمن کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اونہوں نے بڑے پریم سے کہا۔ آہا! آج ہمارے بڑے بھاگ ہیں۔ جو آپ لوگوں کا یہاں آنا ہوا۔ سُگریو سے مل کر آپ پرم سُکھی ہوں گے۔ اِس سمئے اون کے دکھوں کی کوئی حد نہیں ہے۔ اُن کے بڑے بھائی بالی نے اُن کو گدی سے اُتار کر بھگا دیا۔ اور اُن کی استری کو قید کر رکھا ہے۔ ایسے راج بھرشٹ اور پتنی ہیوگی سُگریو کو اپنے ہی جیسا دوسرا دُکھی مِتر ملنے سے بڑی ہمت ہوگی۔ وہ آپ سے مِل کر اپنا کام بھی نکالیں گے۔ اور آپ کا بھی کارج پورا کریں گے۔ آپ لوگ ابھی میرے ساتھ ان کے پاس چلیں۔ یہ سُن کر دونوں بھائی ہنومان کے ساتھ سُگریو کے پاس آئے۔ ہنومان سے سارا حال سُن کر سُگریو نے بڑے پریم کے ساتھ سری رام چندر کو گلے سے لگا کر کہا۔ یہ میرے لئے بڑی ہی اچھی بات ہے۔ کہ آپ میرے ساتھ مِتر تا کرنا چاہتے ہیں۔ آئیے۔ ہم لوگ ابھی مَیتری بندھن میں سدا کے لئے بندھ جائیں۔ یہ کہہ کر سُگریو نے سری رام چندر کی طرف اپنا دَہنا ہاتھ بڑھایا۔ جسے سری رام چندر نے گرہن کر کے اپنی سچی پریتی کا یقین دلایا۔ یہ دیکھ کر ہنومان نے چند لکڑیاں چُن کر اگنی تیار کر لی۔ اس کے بعد

اگنی دیو کو ساکھی بنا کر سُگریو اور سری رام چندر نے اُس اگنی کی پرو چھنا کرتے ہوئے سدا ایک دوسرے کا متر بنے رہنے کی پرتگیا کی۔ سُگریو نے رام سے کہا۔ پربھو! آج سے ہم دونوں عُمر بھر ایک دوسرے کے دُکھ سے دُکھی اور سُکھ سے سُکھی ہوا کریں گے۔ میری سمپد اور بپد میں آپ میرا ساتھ دیں گے۔ اور آپ کے سُکھ دُکھ کا میں ساتھی بنا رہوں گا۔ اِس سمئے ہم دونوں سمان سنکٹ ہے۔ آپ بھی گھر سے نکالے اور پربھو سے پرتھک کئے گئے ہیں۔ اور میں بھی راج گدی سے اُتارا جا کر اپنی پیاری پتنی سے الگ کیا گیا ہوں۔ اگر آپ مجھے میرا گیا ہوا راج اور قید میں پڑی ہوئی استری کو دلائیں گے تو میں بھی من، بچن، کایا اور کرم سے سیتا کے ملنے کی کوشش کروں گا۔ اب مجھے ایک بات یاد آئی ہے۔ ایک روز میں اپنے متروں کے ساتھ پربت پر بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اتنے میں ایک چھوٹی سی پوٹلی ہمارے پاس اُوپر سے گر پڑی۔ ہم لوگوں نے اوپر کی طرف دیکھا تو نظر آیا کہ کوئی بلوان پرش کسی استری کو لئے آکاش مارگ سے چلا جا رہا ہے۔ وہ استری۔ ہا رام! ہا لچھمن! کی دھونی کر رہی تھی۔ معلوم ہوا کہ اُسی استری نے پوٹلی پھینکی ہے۔ جب ہم لوگوں نے پوٹلی کھول کر دیکھا تو اُس میں طرح طرح کے سندر بھوشن بندھے ہوئے تھے۔ اُس پوٹلی کو میں نے بڑے جتن سے رکھا ہے۔ میں ابھی لا کر آپ کو دکھلاتا ہوں۔ آپ دیکھ کر پہچانئے۔ کہ وہ گہنا کس کا ہے؟ مجھے آپ لوگوں کی باتیں سُن کر یقین ہو رہا ہے کہ وہ راون ہی تھا۔ جو آپ کی پتنی کو چُرا لے جا رہا تھا۔ اور اُس پوٹلی میں سیتا دیبی کا ہی گہنا ہے۔ یہ کہہ کر سُگریو ایک پربت کی گپھا میں جا کر پوٹلی نکال لائے۔ اور سری رام چندر کے ہاتھ میں دے کر بولے۔ لیجئے۔ یہ وہ پوٹلی ہے۔ کانپتے ہوئے ہاتھوں سے پوٹلی کھولتے ہوئے سری رام چندر اُس میں۔ کھلے ہوئے گہنے کو فوراً پہچان لئے کہ وہ سیتا کے ہیں۔ ساتھ ہی اون کا مُکھ پھیکا پڑ گیا۔ کلیجا زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اور ہائے پرئے! کہہ کر بھومی پر گر پڑے اِس کے بعد اُن بستر اور بھوشنوں کو ہردے سے لگا کر لچھمن سے کہنے لگے لچھمن! دیکھو یہ سیتا ہی کا گہنا ہے۔ بھگائے جانے کے سمئے سیتا ان کو ڈالتی گئیں! یہ سُن کر لچھمن نے کہا بھیّا! میں نہ تو ان

بازو بندوں کو پہچانتا ہوں اور نہ کان کے کنڈلوں کو۔ البتہ پیروں کے پازیب ضرور میری پہچانی ہوئی ہیں کیونکہ بھابی کے چرنوں میں پرنام کرتے سمئے میری درشٹی ان پر پڑ جایا کرتی تھی لچھمن کی یہ برم بھری باتیں سن کر دکھ میں ڈوبے ہوئے سری رام چندر بڑے پرسن ہوئے۔ اس کے بعد سری رام چندر نے سگریو سے کہا۔ متر! بتلاؤ تو سہی۔ راون میری استری کو کہاں لے گیا ہے؟ میں اُسے بنا مرتیو کے گھاٹ اُتارے کدا پی چین نہ لونگا۔ یہ سن کر سگریو نے کہا! مجھے اس کا پتا نہیں معلوم اس پرتگیا کرتا ہوں کہ شیگھر ہی اوس کا پتا لگا کر آپ کی پتنی برتا پتنی کو پشچے ہی آپ سے ملا دوں گا۔ آپ یہ شوک چھوڑ دیں اتنی گھبراہٹ اچھی نہیں۔ سگریو کی ان باتوں نے سری رام چندر کو بہت ہی ہمت دلائی اونہوں نے آنکھیں پونچھکر سگریو کو ہردے سے لگاتے ہوئے کہا۔ پیارے متر! اب تم سے میری اتنی ہی متی ہے کہ سیتا کا پتا لگانے کی جلد کوشش کرو۔ میں بھی پرتگیا کرتا ہوں کہ تمہارے آنیائی اور اتیاچاری بھائی باؔلی کو مار کر تم کو سدا کے لئے سکھی کردوں گا۔ سری رام چندر کی یہ پرتگیا سن کر سگریو نے کہا۔ متر! آپ جیسے نہاتما کا متر ہوکر میں سب کچھ پا سکتا ہوں۔ اس میں مجھے کچھ بھی سندیہ نہیں ہے۔ متر دھنی ہو یا نردھن، دکھی ہو یا سکھی، گنوان ہو یا نرگن، مگر جو سچا متر ہے وہ اسی کو سب سے بڑھکر سمجھتا ہے۔ اور جو نشکپٹ متر ہے وہ اپنے متر کے لئے دھن، جن کو چھوڑ کر سب سکھوں سے منھ موڑ اور سنسار سے ناتا توڑ کر بھی سدا متر کے ہی بنا رہتا ہے۔ متر تا بڑا ہی پوتر سمبندھ ہے۔ سگریو کے ان بچنوں کو سن کر سری رام چندر نے کہا۔ متر! تم نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل ستیہ ہے۔ اپکار کرنے ہی سے کوئی کسی کا متر اور اپکار کرنے ہی سے شتر ہوتا ہے۔ اسی لئے تمہارے سچا متر کہلانے کے لئے میں تمہارے راج اور استری کے ہرن کرنے والے باؔلی کو آج ہی مار ڈالوں گا۔ مگر پہلے مجھے اپنے بھائی سے بیر ہونے کا پورا پورا حال کہہ سناؤ۔ یہ پریم بھری باتیں سن کر سگریو نے کہا۔ جب میرے پتا کی مرتیو ہوئی تب منتریوں نے اون کے بڑے بیٹے باؔلی کو کشکندھا کی

گدی پر بٹھایا۔ وہ بڑا ہی بلوان اور پراکرمی ہے۔ اُس نے برہما جی کی اُپاسنا کر کے ہزاروں ہاتھیوں کا بل رکھنے والا (دُندبھی) نامی راکھیس کو مار کر اسی پیتا سُر کے پاس اُس کی لاش کو اُچھال کر پھینک دیا جس سے اوس کی دیہہ سے نکلے ہوئے رکت کے چھینٹے متنگ رُشی کے آشرم میں جا گرے۔ اِس کو دیکھ کر رُشی نے بالی کو شاپ دیا کہ (تو ادھر آتے ہی مر جائے گا) جب سے وہ اِس طرف نہیں آتا۔ اوسی دُندبھی کے پُتر (مایاوی) نامی راکھیس سے ایک اِستری کے لئے بالی کی لڑائی ہوئی۔ دونوں لڑتے لڑتے بہت دور تک چلے گئے ہیں نوکروں کی طرح اوس کے ساتھ ہی ساتھ تھا۔ لڑتے لڑتے جب وہ ایک پربت کی گپھا کے پاس پہنچے تو لڑائی سے تھکا ہوا مایاوی دوڑ کر اوسی گپھا میں جا گھسا۔ بالی نے اوس کا پیچھا کیا۔ اور مجھے اِس گپھا کے دوار پر کہا کہ جب تک میں واپس نہ آؤں تو یہیں بیٹھا رہ۔ ایک سال یوں ہی بیٹھے بیٹھے گزر گیا۔ مگر بالی نہیں آیا۔ تب میں نراش ہو کر گھر لوٹ آیا اور اوس کے مرنے کا حال سُنایا تو منتریوں نے صلاح کر کے پرجا کی اِچھا سے مجھے گدی پر بٹھایا۔ اِس کے چندروں کے بعد اُس راکھیس کو مار کر بالی واپس آیا۔ اور مجھ گھر سے نکال کر کہا۔ کہ ارے دُشٹ! تجھ سے میں نے وہاں بیٹھ رہنے کے لئے کہا تھا مگر تو مجھے جنم بھر کے لئے وہیں قید کرنے کے وچار سے گپھا کا دوار بند کر کے یہاں آکر گدی پر بیٹھ گیا۔ ؟ تیرے اِس وشواس گھات کا یہی بدلا ہے کہ تو یہاں سے سدا کے لئے کالا مُنھ کر کے بھاگ جا۔ میں نے اُس سے بنتی کر کہا کہ تمہارے ساتھ وشواس گھات نہیں کیا۔ بلکہ ایک سال تک وہیں بیٹھا ہوا تمہاری راہ دیکھتا رہا۔ مگر اُس نے میری ایک بنتی اور سب کے سامنے مہا اپمان کر کے مجھے صرف ایک لنگوٹی دیکر گھر سے نکال دیا۔ اور میری اِستری کو میرے ساتھ نہ آنے دیکر اپنے ہی گھر میں قید کر رکھا ہے۔ وہاں سے نکالا جا کر میں یہاں دُکھ میں پڑا ہوا اپنے مرنے کے دن بتا رہا ہوں کیونکہ وہ یہاں (متنگ) رُشی کے شاپ کے ڈر سے نہیں آسکتا ہے"۔ یہ سماچار سُن کر سری رام چندر نے



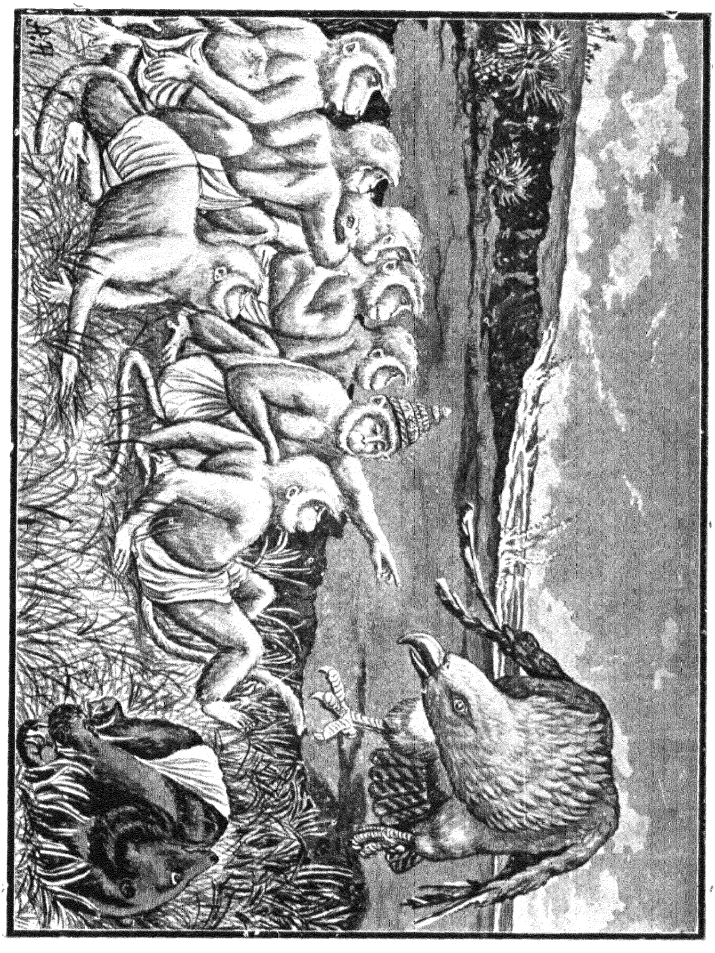
COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

کہا۔ متر! تم کسی طرح چنتا نہ کرو۔ بالی میرے بانوں سے نہیں بچ سکتا۔ وہ کتنا ہی بیر کیوں نہ ہو میں اُسے مار ہی ڈالوں گا۔ میں رگھو بنسی ہوں میری پرتگیا کبھی جھوٹ نہیں ہو سکتی۔ اب تم میرے ساتھ چل کر بالی کو جُدھ کے لئے للکارو۔ نشچئے ہی تمہاری منسا پورا کروں گا۔ یہ سُن کر سُگریو نے کشکندھا میں آکر بالی کو جُدھ کے لئے بڑے زور سے للکارا۔ اِدھر سری رام چندر۔ لچھمن اور دوسرے لوگ دونوں بھائیوں کا جُدھ دیکھنے کے لئے کچھ دور پر ایک گھنی جھاڑی میں چھپکر کھڑے ہو گئے۔ سُگریو کو اِس پرکار للکارتے ہوئے سُن کر بالی بڑے کرودھ سے باہر نکلا۔ باہر آتے ہی سُگریو کو دیکھ کر بڑے زور سے اون پر جھپٹا اور دونوں میں بھیانک جُدھ ہونے لگا۔ دو رہونے کے کارن ایک ہی رنگ۔ روپ والے دونوں بھائیوں کو دیکھ کر سری رام چندر نہ پہچان سکے کہ اُن میں کون سُگریو ہے اور کون بالی۔ اس لئے وہ بالی پر تیر نہ چلا سکے کہ کہیں بالی کے دھوکے میں سُگریو پر تیر نہ چل جائے۔ اکیلے دونوں بھائیوں کی ہی لڑائی ہوتی رہی۔ سُگریو ہار کر بھاگتے ہوئے رُشیہ موک پربت پر چلے آئے۔ سُگریو کے بھاگ جانے پر سری رام چندر اور لچھمن وغیرہ بھی رُشیہ موک پربت پر آ گئے۔ اُن کے آتے ہی سُگریو نے روتے ہوئے کہا متر! آپ نے یہ کیا کیا؟ میرا اتنا پرا جئے دیکھ کر کیا آپ کو کچھ بھی دُکھ نہ ہوا؟ اگر آپ نے پہلے ہی سے کہہ دیا ہوتا تو میں کیوں اتنی مار کھانے اور ایمان اُٹھانے کے لئے وہاں جاتا؟ یہ سُن کر سری رام چندر نے کہا۔ متر! تم بیرتھ ہی مجھے طعنہ دیرہے ہو۔ میرے بان نہ مارنے کا کارن یہی ہوا کہ تم دونوں بھائی دستر بھوشن۔ ودیش بھوشن۔ پرا کرم۔ روپ۔ اور رنگ میں ٹھیک ایک سے معلوم ہوتے تھے۔ اِس لئے میں تم کو پہچان نہ سکا۔ اُس سمئے میں یہی سوچکر رہ گیا کہ کہیں دُھوکے میں میرا بان تم کو نہ لگ جائے۔ اگر ایسا ہوتا تو مجھے کتنا بڑا پاپ لگتا؟ پھر نہ تو تم کو راج ملتا اور نہ مجھے سیتا ملتی۔ تم مجھے اور میرے بھائی کو اپنا ہی سمجھو۔ اور کوئی شنکا نہ کرو۔ ایک اور بار بالی سے جُدھ کرو میری پہچان کے لئے اب کی تم ایک مالا پہن لو جس سے تمہیں دھوکا نہ ہو سکے

یہ کہہ کر سری رام چندر نے لچھمن کو اشارہ کیا۔ لچھمن نے گج پشپی کی مالا لاکر اون کے گلے میں ڈال دی۔ اور سگریو بڑے اُتشاہ کے ساتھ نکل کر بالی کو للکارنے کے لئے راج دوار تک آئے۔ اِس وقت بھی سری رام چندر اور لچھمن ایک گھنی جھاڑی کی آڑ میں چھپ رہے۔ پھر بالی اور سگریو دونوں لڑنے لگے۔ برابر کی لڑائی جاری رہی۔ کچھ دیر لڑنے کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ سگریو اب گرا ہی چاہتے ہیں۔ ایسے سمئے اپنے متر کی رچھا کے لئے سری رام چندر نے ایک بڑا ہی بکٹ بان چھوڑا جو بالی کی چھاتی میں جا لگا۔ بالی ہا ہا کار کر کے پرتھوی پر گر پڑا۔ اُسے گرتے دیکھ کر سری رام چندر، لچھمن اور دوسرے لوگ جھاڑی سے نکل کر اُس کے پاس آئے۔ آتے ہی اُنہوں نے دیکھا کہ بالی گھایل ہو کر گر پڑا ہے۔ مگر ابھی تک اِس کے چہرے پر بڑی کانتی براج رہی ہے۔ اُس بیر کو رن بھومی میں پڑا ہوا دیکھ کر سری رام چندر اور لچھمن کو بھی دُکھ ہوا۔ اِن کو دیکھ کر بالی نے بڑے کرودھ اور گلانی کے ساتھ سری رام چندر سے کہا۔ رام! رگھو کُل میں جنم لیکر سنسار میں دھرماتما کہلاتے ہوئے ایسا کُور کرم کرنا کبھی اچھا نہیں کہا جا سکتا۔ افسوس ہے کہ تم نے مجھے چوروں کی طرح چھپ کر مارا۔ اگر جُدھ میں سامنے آتے تو میں تم کو چھٹی کا دودھ یاد دلاتا۔ اور اگر تم کو سگریو کی سہایتا کرنی ہی تھی تو کھلے میدان کیوں نہیں آئے۔ اگر تم نے مجھ سے کہا ہوتا تو میں ایک ہی دِن میں تمہاری پریہ جانکی کو لا دیتا ایک روز سب کو مرنا ہے۔ اِس لئے مجھے اس کا کچھ دُکھ نہیں ہے۔ مگر تم ایک نراپرادھ کی بھلی کٹی باتیں سُنا کر بازوان کار اجہ بالی چُپ ہو گیا اُس کو چُپ ہوتے دیکھ کر سری رام چندر نے کہا! بالی! تم اگیان ہو۔ اِسی سے تمہاری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں نے تم کو کیوں مارا؟ میں رگھو بنسی ہوں۔ اور رگھو بنسی کی ریت جانتا ہوں جس طرح ہم لوگ دھرماتماؤں کی رچھا کرتے ہیں۔ اوسی طرح پاپیوں کو بھی دنڈ دیتے ہیں جس پرکار شاستروں نے جنم داتا۔ بدیا داتا اور جیشٹھ بھراتا اِن تینوں کو پتا کے برابر مانا ہے۔ اوسی پرکار چھوٹے بھائی پتر۔ اور ششیہ کو

پتر کے سلسلہ میں گنا ہے۔ اس لئے تمہارا یہ چھوٹا بھائی سُگریو تمہارے پتر کے سمان ہے مگر تم دُراچاری۔ کامی۔ اور پاپاتما ہو کر اُچت اور انوچت کا کچھ بچار نہ کر کے سُگریو کی استری کا دُرشٹی کی ہے۔ اِس لئے تمہارے جیسے پاپی کو مار کر میں نے پُنیہ ہی کا کام کیا ہے۔ اِس پاتک کا تم کو یہی پھل ملنا چاہئے۔ یہ سُن کر بالی نے کچھ سوچ سمجھ کر بڑی نمرتا کے ساتھ کہا۔ اچھا اچھا کیجئے۔ میں نے تیر کی تکلیف سے بیاکل ہو کر آپ کو جو کچھ سخت دُسست کہہ سنایا ہے اُس کو اپنے مَن میں نہ رکھئے۔ میں پاپی ہوں اور اپنے پاپ کا پھل پایا۔ اب اِس لوک سے بدا ہوتا ہوں۔ اِس لئے آپ لوگوں سے میری پرارتھنا ہے کہ میرے بیٹھے انگد کو اپنا سمجھیں۔ وہ بڑا ہی سدا چاری اور سیدھا سادا بالک ہے۔ بس۔ مجھے اور کچھ کہنا نہیں ہے۔ یہ سُن کر سری رام چندر نے سُگریو سے کہا۔ مترا تم انگد پر ویسا ہی پریم رکھنا جیسا بالی اوس پر رکھا کرتا تھا۔ راج گدی پہ بیٹھتے ہی تم اُسے یوراج بنانا۔ سُگریو نے سر جھکا کر سری رام چندر کی یہ بات سو یکار کی۔ یہ سُن کر بالی کے پران سکھی ہو گئے۔ اُس نے اپنے گلے سے اِندر کی دی ہوئی (کانچنی) مالا اتار کر سُگریو کو پہناتے ہوئے کہا جب تک یہ مالا میرے گلے میں رہیگی۔ تب تک میرے پران نہ نکلیں گے۔ اب اِس ادھ مرے شریر کو رکھ کر کیا کروں گا؟ میں اب یہ دیہہ تیاگ کرتا ہوں تم اِس مالا کو دھارن کر کے گدی پر بیٹھ جاؤ۔ راج اور پُتر کی رچھا کرو۔ یہ بات کہتے ہی بالی کے پران شریر سے نکل گئے۔ سُگریو اپنے بھائی کو مرتا ہوا دیکھ کر رونے لگے۔ اِدھر بالی کی پتنی تارا اَشُبھ لچھنوں کو دیکھ دیکھ کر گھبرا رہی تھی۔ اُس نے سُگریو کے للکارنے پر بالی کو لڑنے کیلئے جانے سے منع کیا تھا مگر بالی نے اُس کی ایک نہ سُنی لڑنے کیلئے چلا ہی گیا۔ اُسے جانے کچھ ہی دیر ہوئی ہو گی کہ تارا کی داہنی آنکھ بار بار پھڑکنے لگی۔ اور داہنے ہاتھ اور پیر کانپنے لگے۔ جس سے وہ گھبرا کر اپنے پرانیشور کے آنے کی راہ دیکھ رہی تھی۔ اِسی سمئے بالی کے مارے جانے کا سماچار آیا! یہ سنتے ہی تارا چھاتی پیٹ پیٹ کر رونے لگی۔ سارے رانی داس میں

گھور رہا کا۔ بچ گیا۔ تارا پاگلوں کی طرح دوڑتی روتی اور چلاتی سری رام چندر کے سامنے آئی۔ اور اپنے پران پتی کی مُرت دیہہ دیکھ کر "ہا سوامی تم کہاں گئے؟" کہہ کر اوس پر گر پڑی۔ اور نانا پرکار سے بلاپ کرنے لگی۔ اوس کی یہ گتی دیکھ کر بدھمان ہنومان نے کہا۔ ہے تارا! تم بیر پتھ اتنا شوکھ نہ کرو۔ جیون۔ مرن سنیوگ ویوگ۔ آپد۔ سمپد۔ یہ سب شریر دھاریوں کے ہی پیچھے لگے ہیں۔ جب تک کرموں کا بھوگ شیش رہتا ہے۔ تب ہی تک جیوا اس شریر کو دھارن کئے رہتا ہے۔ جب بھوگ سماپت ہو جاتا ہے تب وہ لیلا خستم کر کے پھر جنم گرہن کرنے کیلئے یہ شریر چھوڑ دیتا ہے تمہارے پتر انگد موجود ہے پھر تم کیوں شوک کرتی ہو۔؟ یہ باتیں سُن کر بھی تارا کا من کسی طرح نہ مانا۔ وہ بار بار بالی کے دیہہ پر گر کر بلاپ کرتی رہی۔ اُس کا یہ رونا پیٹنا دیکھ کر سُگریو کا من شوک سے بھر گیا۔ انہوں نے بڑی بنئے کے ساتھ سری رام چندر سے کہا ہے پُرشوتم! جب آپ نے میرے اچھا نوسار اپنی پرتگیا پالن کرنے کیلئے میرے بڑے بھائی کو بان سے مارا ہے تب میرے چت میں اتنی چنچلتا اور گلانی نہیں ہوئی تھی جتنی کہ اس سمے تارا اور دوسرے بھائی بندھوں کو روتے دیکھ کر ہو رہی ہے۔ اب مجھے بالکل اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ میں راج سنگھاسن پر پیر رکھوں بھائی کے رکت سے رنگے ہوئے راجیاسن کو میں اب بڑی نفرت کی درشٹی سے دیکھتا ہوں۔ ہا! میں چپ چاپ رشیہ موک پربت پر پڑا ہوا دن کیوں نہیں بتاتا رہا؟ کس لئے بھراتا کے پران لینے کی دُربدھی میرے من میں پیدا ہوئی۔؟ بھائی کو مار کر میں اب کشکندھا کا راج تو کدھر سورگ کا بھی راج نہیں چاہتا۔ ہا! جس بھائی نے مجھے کبھی جان سے مارنے کی اچھا نہیں کی اُس کو میں نے یوں دھوکے سے مروا ڈالا! مجھ سا پاپی اور کون ہوگا؟ اب میں پرجا کو کونسا مُنھ دکھاؤں گا؟ آپ آگیا دیں تو میں ابھی اپنے شریر کو جلا کر بھسم کر دوں گا۔ یہ کہہ کر سُگریو چپ چاپ سری رام چندر کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اُدھر تارا نے رُدون کرتی ہوئی سری رام چندر سے



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

کہ آپ نے جن ہاتھوں سے میرے پرانیشور کا بدھ کیا ہے اونہیں ہاتھوں سے میری بھی ہتیا کر ڈالئے۔ آپ جس پرکار اپنی پران پیاری پتنی کے بیوگ میں اِدھر اُدھر مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اوسی پرکار میرے سوامی میرے بنا سورگ میں بھی سُکھی نہ ہوں گے۔ آپ اگر اس بات سے ڈرتے ہوں کہ میں استری کو کیسا ماروں۔ تو اِس کا کچھ بچار نہ کیجئے۔ کیونکہ جب آپ نے میرے پران ناتھ کو ہی مار ڈالا ہے تو کیا میری جیتا کی ہے؟ ہرگز نہیں! میں تو اوسی سمئے مر چکی جب کہ میں نے اِن کے سورگ باس ہونے کا سماچار سُنا۔ آپ مجھے مار کر سورگ میں سوامی سے ملا دیں گے۔ تو آپ کو پُنیہ ہی ہوگا۔ پاپ نہ ہوگا۔ تارا کی یہ بات سُن کر سری رام چندر نے اُسے دھیرج دلاتے ہوئے کہا۔ ہے بیر پتنی! تمہارے سوامی نے بیر کی طرح جدھ میں پران دیکر بیر گتی پراپت کی ہے۔ پھر تم اُن کے لئے کیوں شوک کرتی ہو؟ بیروں کی استریں ہرگز بلاپ نہیں کرتی ہیں۔ بالی کے لئے تم بیرتھ کا شوک نہ کرو۔ اس کے بعد سُگریو کو بھی سنسار کی مایا اور جنم مرن کا رہسیہ سمجھانے لگے۔ اور اُن کے گہرے شوک کو مٹانے کی کوشش کی۔ اس کے بعد بڑی دھوم دھام سے بالی کی پریت کریا کر کے جلانجلی دی۔ راج سنگھاسن کبھی خالی نہیں رہ سکتا۔ اِس لئے سُگریو کشکندھا کی راج گدی پر بٹھائے گئے۔ بالی کی اچھا نوسار سری رام چندر کے آگیا سے انگد کو یوراج کا درجہ دیا گیا۔ سُگریو نے اپنے چترُ منتری ہنومان کے ساتھ سری رام چندر کے پاس آکر کہا۔ کہ آپ دونوں بھائی چل کر کشکندھا میں ہی نواس کریں تو بڑی دیا ہو۔ یہ سُن کر سری رام چندر نے کہا۔ پیارے متر! میں پتا جی کی آگیا کے انوسار چودہ برس تک کسی نگر یا گرام میں نہیں جا سکتا۔ اِس سمئے برکھارت کے کارن راستے خراب ہو رہے ہیں جگہ جگہ پانی بھرا ہوا ہے۔ اِس لئے یہ چار دن مہینے جانکی کا پتا لگانے کے لئے کہیں نہیں جا سکتے ہیں۔ اس لئے تم لوگ آنند سے کشکندھا میں رہو۔ اور ہم یہاں سے چل کر (پرسرون) گری پر آشرم بنا کر رہیں گے۔ یہ سُن کر سُگریو اپنے ساتھیوں کو لیکر کشکندھا پوری کو چلے گئے۔ اور سری رام چندر لچھمن پرسرون گری پر

چلے آئے۔ ساون کا مہینا تھا۔ چاروں طرف برساتی چھٹا چھائی ہوئی تھی۔ کبھی میگھوں کی جھڑی کبھی بجلی کی چمک کبھی بڑی بڑی بوندوں کی برشٹی کی بہار۔ کبھی موروں پپیہوں کی سریلی تان کبھی اندھیری رات میں جگنوؤں کی جگمگاہٹ دیکھ سن کر سری رام چندر کا من بڑا ہی بیاکل ہو جاتا تھا۔ مگر لچھمن اون کو دھیرج دلایا کرتے تھے۔ اسی طرح چار مہینے بیت گئے۔ آکاش نرمل ہو گیا۔ ایک دن سری رام چندر نے لچھمن سے کہا۔ پیارے بھائی! دیکھو اب تو اچھے دن آ گئے۔ راستے صاف ہو گئے۔ کیچڑ پانی کا بھیئے نہ رہا۔ یہی سمئے جدھ کی تیاری کا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ سگریو استری اور راج پا کر نشچنت ہو گئے ہیں۔ اسی کارن اب اون کو ہماری کوئی چنتا نہ رہی۔ بھیا! ایک بار اون کے پاس جا کر کہو کہ "جو کوئی پرش غرض لیکر آیا ہو۔ اور جس کے پاس آیا اس نے اپکار بھی کیا ہو اس کو آشا دے کر نراش کرتا ہے وہ مہا نیچ ہے بھلے یا برے کام کیلئے دئے ہوئے بچن کو جو پرش پورا کرتا ہے وہی پیر اور سریشٹ ہے۔ اس لئے اگر بھلائی چاہتے ہو تو ابھی سیتا کا پتا لگانے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ نہیں تو ہم بھی منتر تائی چھوڑ کر تم کو بالی کے پاس پہنچا دیں گے" سری رام چندر کی یہ باتیں سن کر لچھمن بڑے کرودھ سے سگریو کے پاس آئے۔ اسی سمئے سگریو رانی واس میں تھے۔ لچھمن کے آنے کا سماچار سن کر انگد سگریو کے پاس جا کر بولے۔ مگر سگریو نے اس طرف کچھ بھی دھیان نہ کیا۔ اس سے لچھمن بڑے کرودھ میں آ گئے۔ یہ سارا حال سن کر سگریو بڑے پریشان ہوئے اور منتریوں سے بچار کیا تو سب نے یہی نشچے کیا کہ ہمیں لچھمن کو بلوایا جائے اور سگریو اون سے چھما مانگ کر شیگھر ہی سیتا کا پتا چلانے کی پرتگیا کریں۔ اسی کے انوسار یوراج انگد لچھمن کو لیکر رانی واس میں آئے۔ سگریو نے پہلے آپ نہ مل کر اپنی بھابی تارا کو اون کے پاس بھیجدئے۔ تارا نے سگریو کے طرف سے میٹھی باتوں سے اون کی دلجمعی کر دی۔ لچھمن کا سارا کرودھ کافور ہو گیا۔ اس کے بعد لچھمن سگریو کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک رتن جڑے سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور اون کی چاروں طرف

ایک سے ایک بڑھ کر سُندر استریاں جمع ہیں۔ اون کا یہ ٹھاٹ دیکھ کر لچھمن کا کرودھ پھر بڑھ گیا۔ اور وہ سوچے کہ یہ اِسی بلاس کے سمدر میں ڈوب کر ہمارا کام بھول گیا ہے۔ لچھمن کو آتے ہوئے دیکھ کر سُگریو اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور بڑی بِنئے کے ساتھ پرنام کر کے بولے۔ کہئے مہاتمن! آج کیسے آگمن ہوا۔؟ لچھمن نے کرودھ سے کہا۔ جو راجہ دھرم کو چھوڑ کر اپنے اُپکاری متر کے ساتھ کی ہوئی پرتگیہ کا پالن نہیں کرتا اُس سے بڑھ کر دُشٹ اور کون ہو سکتا ہے۔؟ جو کوئی پہلے متر سے اپنا کام نکال کر پھر اُس کا کام پڑنے پر مُکر جاتا ہے اوسے مارنے میں دوش نہیں لگتا۔؟ ہے بانر۔ تُم انارئیہ۔ اور متھیا باشی ہو۔ اِسی لئے سری رام چندر سے کام نکال کر اب اون کے کام میں کوتاہی کر رہے ہو۔ لچھمن کو اس طرح کرودھ میں دیکھ کر تارا نے پھر میٹھے بچنوں سے سُگریو کی طرف سے کہا کہ سُگریو نے بانری سیتا کو پہلے ہی سے سیتا کا پتا لگا لانے کی آگیا دے دی ہے۔ اِس لئے آپ کرودھ تیاگ کر کے اِن پر متر کی طرح ممتا کیجئے۔ اور سُگریو نے بھی انیک پریکار کہہ کر اون کے من میں پریتی اُتپن کر لی۔ اس کے بعد ایک سُندر پالکی منگوائی گئی۔ اور اوس پر دونوں سوار ہو کر سری رام چندر سے ملنے کیلئے چلے ساتھ بانروں کی بے انتہا سینا بھی چلی۔ سُگریو کو اِس طرح آتے ہوئے دیکھ کر سری رام چندر کا ہردے ہرشت ہو گیا۔ نزدیک آنے پر جب لچھمن نے سری رام چندر کو پورا سمپا چار سُنایا تب اون کا سارا سندیہہ دور ہو گیا۔ اس کے بعد سب لوگ سیتا کی تلاش کی نسبت مشورہ کرنے لگے مشورہ کے بعد ایک ایک سینا پتی کے ماتحت ایک ایک سینا دے کر سُگریو نے سب کو اِدھر اودھر جانے کی آگیا دی۔ وہ لوگ بڑی اُتساہ کے ساتھ چاردں دشاؤں کو چلے گئے کوئی استھان کوئی دیش اور کوئی دویپ ایسا نہ ہو گا جہاں سُگریو نے اپنے افسروں کو نہ بھیجا ہو سب کو ایک ہی مہینے میں واپس آنے کی آگیا دی گئی۔ اور کہا گیا کہ بیتا لگے یا نہ لگے مگر اس قدر عرصہ سے زیادہ جو کوئی کہیں رہیگا اُسے پران دنڈ دیا جائے گا۔ سب کو اِس طرح آگیا دے کر سُگریو نے انگد کے ماتحت ایک بہت بڑی سینا دے کر دکھن دشا کی طرف بھیجا سب کے

روتا رہا۔ اِس کے بعد اُس نے بانروں سے کہا۔ بھائیو! میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اِس لئے شریر سے کچھ کام نہیں کر سکتا۔ اِس پر بھی بچن سے تمہاری سہایتا اَوشیہ کروں گا۔ مجھے پُرتھوی کے کونے کونے کا سماچار معلوم ہے۔ تم لوگ نہ گھبراؤ۔ سیدھے لنکا پُری کی طرف چلے جاؤ۔ وہیں تم کو جانکی کا پتا ملے گا۔ میں نے بھی سیتا کو راون لے جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ جاتے سمے وہ جس پرکار۔ ہا رام! ہا رام! کہہ کر چلّا رہی تھیں۔ وہ شبد آج تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ تم لوگ اوشیہ لنکا جاؤ۔ وہیں تم کو سیتا کے درشن ہوں گے۔ یہ کہہ کر سمپاتی سمدر کے کنارے آیا۔ اور بھائی کے نام پر جلانجلی دی۔ سب لوگ اِس بشئے میں بچار کرنے لگے۔ کہ اب سمدر کے پار کیوں کر جانا ہوگا۔ ؟ سمدر کا وہ اپار بستار دیکھ کر سب کے ہردے کانپ گئے یہ حالت دیکھ کر انگد نے کہا۔ بھائیو! اب تو جیسے ہو ویسے اِس سمدر کو لانگھ کر لنکا میں پہنچنا ہی ہوگا۔ اور بھگوتی سیتا سے مل کر اُن کا سندیش اُن کے پران پتی کے پاس پہنچا کر سُگریو کے کوپ سے اپنے پرانوں کی رکشا کرنی ہی ہوگی۔ نراش ہو کر بیٹھ رہنا اُچت نہیں۔ اب تم لوگ اپنے اپنے بل اور پراکرم کو اچھی طرح جانچ کر بتلاؤ۔ کہ کون اِس سمدر کو لانگھ سکتا ہے۔ یہ سُن کر سب اپنے اپنے بل اور پُرشارتھ کو ظاہر کرنے لگے۔ ؟ مگر کوئی بیر اُس وِشال سمدر کو لانگھ جانے کا ساہس نہ کر سکا۔ تب جامبوان نے انگد سے کہا۔ بھیّا! ہنومان کی شکتی ہم میں سے کسی میں نہیں ہے وہ چاہیں تو سہج ہی اِس سنکٹ سے ہم سب پار ہو سکتے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ ہنومان کے پاس آئے اور اُن کے بل اور پراکرم کی پرشنسا کرتے ہوئے سمدر لانگھنے کیلئے ہمت دینے لگے۔ اُتساہ بھرے بچن سُن کر بل شالی ہنومان یکایک اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور بولے۔ جب آپ لوگوں کی یہی آگیا ہے تو لیجئے میں تیار ہوں۔ اگر پرماتما نے چاہا تو میں اوشیہ ہی یہ سمدر لانگھ جاؤں گا۔ آپ لوگ آشیرباد دیں۔ یہ کہتے کہتے ہنومان کی نسیں پھڑک گئیں۔ اُن کے مکھ پر تیج جھلکنے لگا۔ اور ساری دیہہ ربڑ کی طرح پھولنے لگی۔ اُن کی باتیں سُن کر اور اُن کے انگ پر تیج کی شکتی کے لچھن دیکھ کر ساری بانری سینا

ایک ساتھ جَے جَے کار کہہ اُٹھی۔ ہنومان دھیرے دِھیرے چل کر مہیندر پربت کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ اُن کے پیروں کی داب سے پربت کانپنے لگا۔ پھر ہنومان نے زور سے تال ٹھونکا جس کے شَبد سے سارا آکاش گونج گیا۔ اس کے بعد بڑے بیگ سے چھلانگ مار کر پکشی کی طرح آکاش میں اُڑ کر سمندر کے اوپر ہی اوپر لگاتار اونچے اُٹھتے چلے گئے۔ اور تھوڑی ہی دیر میں سب کی دِرشٹی سے پار ہو گئے۔

روتا رہا۔ اِس کے بعد اُس نے بانروں سے کہا۔ بھائیو! میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اِس لئے شریر سے کچھ کام نہیں کر سکتا۔ اِس پر بھی بچن سے تمہاری سہایتا اَوشیہ کروں گا۔ مجھے پُرتھوی کے کونے کونے کا سماچار معلوم ہے۔ تم لوگ نہ گھبراؤ۔ سیدھے لنکا پُری کی طرف چلے جاؤ۔ وہیں تم کو جانکی کا پتا ملے گا۔ میں نے بھی سیتا کو راون لے جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ جاتے سمئے وہ جس پرکار۔ ہا رام! ہا رام! کہہ کر چلّا رہی تھیں۔ وہ شبد آج تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ تم لوگ اوشیہ لنکا جاؤ۔ وہیں تم کو سیتا کے درشن ہوں گے۔ یہ کہہ کر سمپاتی سمدر کے کنارے آیا۔ اور بھائی کے نام پر جلانجلی دی۔ سب لوگ اِس بشئے میں بچار کرنے لگے۔ کہ اب سمدر کے پار کیوں کر جانا ہوگا۔ یہ سمدر کا وہ اپار بستار دیکھ کر سب کے ہردے کانپ گئے۔ یہ حالت دیکھ کر انگد نے کہا۔ بھائیو! اب تو جیسے ہو ویسے اِس سمدر کو لانگھ کر لنکا میں پہنچنا ہی ہوگا۔ اور بھگوتی سیتا سے مل کر اُن کا سندیش اُن کے پران پتی کے پاس پہنچا کر سگریو کے کوپ سے اپنے پرانوں کی رکشا کرنی ہی ہوگی۔ نراش ہو کر بیٹھ رہنا اُچت نہیں۔ اب تم لوگ اپنے اپنے بل اور پراکرم کو اچھی طرح جانچ کر بتلاؤ۔ کہ کون اِس سمدر کو لانگھ سکتا ہے۔ یہ سُن کر سب اپنے اپنے بل اور پُرشارتھ کو ظاہر کرنے لگے۔ مگر کوئی بیر اُس وشال سمدر کو لانگھ جانے کا ساہس نہ کر سکا۔ تب جامبوان نے انگد سے کہا۔ بھیّا! ہنومان کی شکتی ہم میں سے کسی میں نہیں ہے وہ چاہیں تو سہج ہی اِس سنکٹ سے ہم سب پار ہو سکتے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ ہنومان کے پاس آئے اور اُن کے بل اور پراکرم کی پرشنسا کرتے ہوئے سمدر لانگھنے کیلئے ہمت دینے لگے۔ اُتساہ بھرے بچن سُن کر بل شالی ہنومان یکایک اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور بولے۔ جب آپ لوگوں کی یہی آگیا ہے تو یہی میں تیار ہوں۔ اگر پرماتما نے چاہا تو میں اوشیہ ہی یہ سمدر لانگھ جاؤں گا۔ آپ لوگ آشیرباد دیں۔ یہ کہتے کہتے ہنومان کی نسیں پھڑک گئیں۔ اُن کے مکھ پر تیج جھلکنے لگا۔ اور ساری دیہہ ربڑ کی طرح پھولنے لگی۔ اُن کی باتیں سُن کر اور اُن کے انگ پر تیج کی شکتی کے لچھن دیکھ کر ساری بانری سینا

ایک ساتھ جَے جَے کار کہہ اُٹھی۔ ہنومان دھیرے دھیرے چل کر مہیندر پربت کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ اُن کے پیروں کی داب سے پربت کانپنے لگا۔ پھر ہنومان نے زور سے تال ٹھونکا جس کے شبد سے سارا آکاش گونج گیا۔ اس کے بعد بڑے بیگ سے چھلانگ مار کر پکشی کی طرح آکاش میں اُڑ کر سمندر کے اوپر ہی اوپر لگاتار اونچے اُٹھتے چلے گئے۔ اور تھوڑی ہی دیر میں سب کی درشٹی سے پار ہو گئے۔

سُندر اکانڈ

ہنومان کو سری رام چندر کے مہم پر جاتے ہوئے دیکھ کر سمدر نے اپنے اندر سے مینا ک پربت کو اس لئے باہر نکالا کہ اس پر وہ تھوڑی دیر کیلئے آرام کرلیں۔ مگر ہنومان ایک ہی تھپڑ میں اُس پربت کو سمدر میں گرا کر آگے بڑھے۔ کیونکہ اون کو کیوں اپنے کام کی دُھن تھی۔ آرام کا کہاں خیال تھا۔ یہ حالت دیکھ کر دیوتاؤں کو آشچرج ہوا۔ انہوں نے ناگوں کی ماتا سُرسا کو ہنومان کے بل اور پراکرم کی پرچھا لینے پر آمادہ کیا۔ اُسی موافق سُرسا ہنومان کے سامنے آئی اور طرح طرح سے اُن کی پرچھا کی۔ مگر ہنومان کے آگے اُس کی ایک بھی نہ چلی۔ اور اُسے بے بس ہوکر راستہ دینا ہی پڑا۔ اُس سمئے سُرسا نے اُن کے بل، پراکرم، بدھی اور ساہس کو دیکھ کر دعا دی۔ تھوڑی دور جانے کے بعد ہنومان کو سمدر کا دوسرا کنارہ دکھائی دینے لگا۔ اور وہ پرسن من سے ملیھ گری کے ایک سکھر پر جا اُترے اُن کے پیر رکھتے ہی وہ پربت کانپنے لگا۔ وہاں سے ہنومان نے سونے کی لنکا پوری دیکھا۔ کہیں سُندر سروور اور کہیں منوہر باغات کہیں من لبھانیوالے بھون اور کہیں آکاش سے باتیں کرنے والی اونچی اونچی اٹاریاں دیکھ کر ہنومان کا ہردے ہرشت ہوگیا۔ لنکا کو اچھی طرح دیکھ بھال کر ہنومان سوچے کہ اب دیر نہ کرنی چاہئے۔ شیکھر ہی چل کر اپنا کام پورا کرنا بہتر ہے۔ یہ نشچے کر کے وہ نیچے اوترے اور نگر کی طرف چلے۔ دن بھر لوگوں کی دِرشٹی سے بچنے کیلئے اپنا چھوٹا سا رُوپ بنا کر کہیں جھاڑی میں چھپکر رات کے وقت سیتا کا کھوج لگانے نکلے۔ اور لنکا کے پھاٹک پر جا پہنچے۔ وہاں (لنکنی) نام کی ایک مہا بھیانک راچھسی بڑی ہوشیاری سے پہرہ دے رہی تھی۔ دور ہی سے ہنومان کو آتے ہوئے دیکھ کر اُن کو کھانے کیلئے جھپٹی۔ مگر ہنومان نے اُسے ایک ایسا گھونسا مارا کہ وہ مُور

جھپٹ ہو کر گر پڑی۔ وہاں سے ہنومان لنکا میں گھس گئے۔ اور چوروں کی طرح چھپ کر راجھسوں کی
درشٹی سے بچتے ہوئے راون کے رانی واس میں چلے گئے۔ اور دو چار کمروں میں گھوم گھام کر
راون کے شیش مندر میں جا پہنچے۔ اوس سمے ایک ہاتھی دانت کے بنے ہوئے چھپر کھٹ اور
اور ملائم سیج پر راون کی پٹ رانی (منڈودری) سوئی ہوئی تھی۔ اس پرم سندری چندر بدنی کو
دیکھ کر ہنومان تھوڑی دیر کیلئے ٹھٹھک کر کھڑے ہو گئے اور سوچے کہ اوشیہ یہی سندری
رام رمنی جنک نندنی ہیں۔ مگر چھن ہی بھر میں اُن کا بچار پلٹ گیا۔ اُنہوں نے من ہی من میں
کہا نہیں۔ یہ رمنی کوئی اور ہو گی بھگونتی سیتا بھگوان سری رام چندر سے بچھڑ کر اس طرح
سندر بستر اور النکار کدا پی نہیں دھارن کر سکتی۔ اُن کو اپنی پران پریہ پتی سے الگ
رہ کر ایسی سکھ کی نیند بھلا کیونکر آ سکتی ہے۔؟ یہ اوشیہ ہی راجھس راج کی رانی ہو گی
کیونکہ اس کے چہرے سے ہی معلوم ہو رہا ہے کہ اس نے خوب جی بھر کر مدرا پان کیا ہے
بھگونتی سیتا یا تو کہیں دوسری جگہ ہونگی یا دُشٹ راون نے اُن کو مار ڈالا ہو گا۔ یہ سوچ
وہ وہاں سے چل نکلے اور ایک ایک کر کے راج محل کے تمام کمرے چھان ڈالے۔ مگر کہیں
سیتا کا پتہ نہ چلا۔ اس سے ہنومان اُداس ہو کر سوچنے لگے کہ یہ تمام پریشرم بیرتھ ہی چلا گیا
اب میں یہاں سے کونسا مُنھ لیکر جاؤں گا؟ سُگریو اور سری رام چندر کیا کہیں گے۔؟
اس سے تو یہی اچھا ہو گا کہ میں یہیں سمندر میں ڈوب مروں۔ مگر مرنے کے پہلے ان پاپی
راجھسوں کو اپنا کچھ کرتوت دکھلا دوں۔ اُس دُشٹ راون کو بنا مارے میں کبھی نہ چھوڑوں گا
اس طرح سوچتے بچارتے ہنومان ایک باغ میں جا پہنچے جس میں نانا پرکار کے سُگندھ
اور رسیلے پھلوں کے برکش لگے ہوئے تھے۔ بھینی بھینی سُگندھ چاروں طرف پھیلی ہوئی
تھی۔ اور پاس ہی کئے استھانوں پر سندر سندر تالاب بنے ہوئے تھے۔ اُس باغ کی
شوبھا دیکھ کر ہنومان کا ہردے ہرشت ہو گیا۔ اور اُنہوں نے یقین جانا کہ سیتا اسی مقام
کہیں ہیں۔ یہ سوچ کر ایک شمسپا برکش پر چڑھ گئے۔ اور وہاں سے چاروں طرف دیکھنے لگے

ایک استھان پر جہاں بہت سے اشوک برکش تھے۔ ایک رتن جڑی شلا پہ ایک مالنا مُرمتی انیک راچھسیوں سے گھری ہوئی بیٹھی ہے۔ اُنہوں نے اور بھی غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ استری بڑی اُداسی کے ساتھ بار بار لمبی سانسیں لے رہی ہے۔ اور بار بار اپنے کسی پر یہ جن کو دیکھنے کیلئے آنکھیں اوپر اُٹھاتی ہے۔ مگر اُس کے بدلے راچھسوں کی بھیاونی صورتیں دیکھ کر نراش ہو جاتی ہے۔ دیکھتے ہی معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے سمان دُکھنی شاید ہی اِس بھومنڈل میں اور کوئی ہوگی۔ بڑے دھیان سے اُس شوک مگن سُندری کی طرف دیکھتے ہوئے ہنومان سوچے۔ بس سند یہ یہی سیتا ہیں ایسی سُندر کمار استری سوا سیتا کے اور کوئی نہیں ہو سکتی؟ اِس عرصے میں چاندنی نکلی۔ ہنومان کو وہاں کی چیزیں اور بھی صاف دکھائی دینے لگیں۔ راچھسیوں کے بھینکر چہرے دیکھ کر وہ اچنبھے میں آ گئے اِس کے بعد ہنومان نے دیکھا کہ جہاں سیتا بیٹھی ہوئی ہیں وہاں سے کچھ ہی دور پر بہت سی مشعلیں جل رہی ہیں۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ مشعلیں سیتا کے پاس آ گئیں۔ چاند کی چٹکیلی چاندنی اور مشعلوں کی تیز روشنی میں ہنومان نے دیکھا کہ راچھس راج راون انیک سُندری استریوں کے ساتھ سیتا کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اور اُن سے چھیڑ چھاڑ کرتا اور ہنس ہنس کر بولتا ہے۔ اُس کی ہر ایک بھاؤ سے ایشوریہ کا ابھمان، راجسیہ کا مد، بل کا گھمنڈ صاف ظاہر ہو رہا ہے۔ اُسے نزدیک آتے ہوئے دیکھ کر سیتا کدلی کی طرح کانپ گئیں۔ اور من ہی من میں سری رام چندر کا نام سمرن کرتی ہوئی اپنی دین دشا پر انیک پرکار سے بلاپ کرنے لگیں۔ راون کے بھئے اور پیتی کے شوک سے سر نیچا کر کے مُنھ پھیر لیا۔ اُن کو اس پرکار خوف اور نفرت کے ساتھ مُنھ پھیرتے ہوئے دیکھ کر راون نے کہا "میتھلی! میں بار بار کہتا ہوں کہ تم اِس موہ شوک۔ اور بھئے کو تیاگ کر کے میری بھارجہ بن جاؤ۔ اور لنکا کا یہ اپار ایشوریہ اور وَیبھو بھوگ کرو۔ میں نے تُم سا سُندر رُوپ اور کسی کا نہیں دیکھا۔ اِسی لئے تُم پر میری بڑی شردھا اور پریم پریتی ہو گئی ہے۔ میرے جیسا بیر اور وَیبھوشالی راجہ تر لوک میں دوسرا

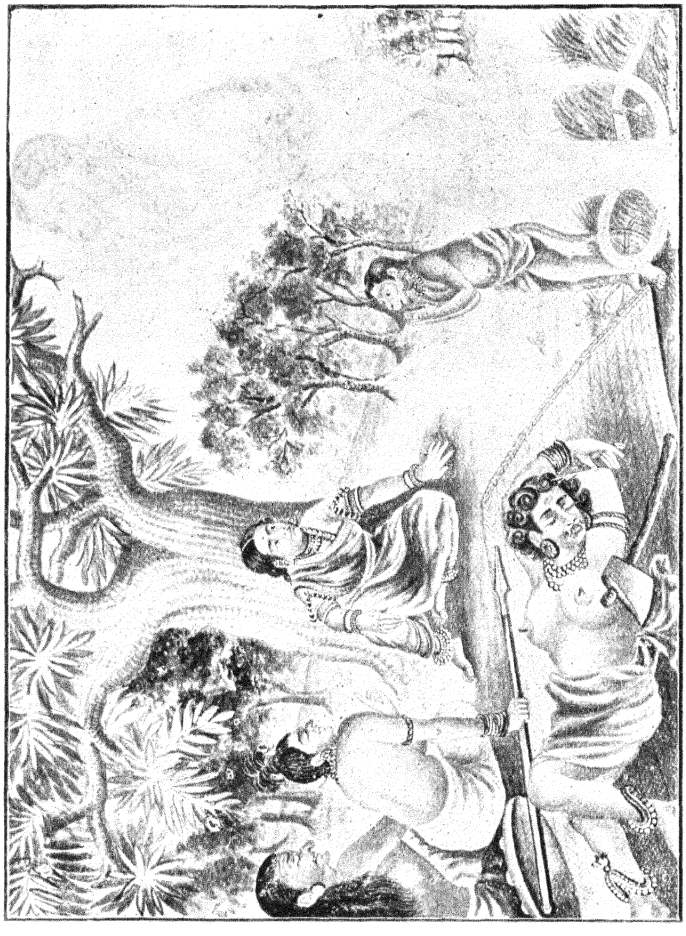
نہیں ہے۔ مجھے سو بیکار کر کے تم تر لوک سوامنی بن جاؤ گی۔ میں تمہارے پتا جنک کو بہت سا دھن رتن دے کر تم کو سنتشٹ کروں گا۔ گھر سے نکالے ہوئے اوس نیچ اور تپسوی رام کا دیا چھوڑ دو۔ مجھے تو اس میں بھی شنکا ہے کہ وہ چھوکرا اب تک زندہ بھی ہے کہ نہیں۔ چاہے کچھ بھی ہو اس سمے تم بالکل میرے بس میں ہو۔ مجھ سے چھڑا لینے کی شکتی کسی میں نہیں ہے۔" راون کے ان بچنوں کو سن کر سیتا کا سنتاپ اور بھی بڑھ گیا۔ وہ من ہی من میں سینکڑوں بچھوؤں کے ایک ہی بار ڈنک مارنے کی جیسی ویدنا انوبھو کرنے لگیں۔ کچھ دیر تک بچار کرنے کے بعد سیتا نے تُرن کی آڑ کر کے گمبھیر اور کٹھور بانی میں کہا۔ "راون! میں تجھ سے لاکھ بار کہہ چکی کہ تیرے من میں میرے سنبندھ جو پاپ اُتپن ہوا ہے۔ اُسے چھوڑ دے! کیا تیری اِستری نہیں ہے جو تو یوں پرائی ناری پر درشٹی ڈالتا ہے؟ جیسے تجھے اپنی اِستری کے پاتی پرِیت کی رچھا کرنی اچھا ہے ویسے ہی سب کو اپنی پتی کی پتنی پیاری ہوتی ہے۔ آج اگر کوئی تیری اِستری پر کدرشٹی کرے تو کیا تجھے اچھا معلوم ہوگا؟ پھر کیوں نہیں تو اپنی ہی سی وشواس کی سمجھ لیتا؟ پاپی منشیہ کو جیسے سُورگ کی آشا چھوڑ دینی چاہئے ویسے ہی تو بھی میری آشا چھوڑ دے۔ تو جو کبھی کبھی میرے پاس آ کر اُلٹی سیدھی اور بھلی بُری باتیں بک جایا کرتا ہے۔ وہ میں تو کسی طرح بھی سہن کر لوں گی مگر میرے اَنترجامی کبھی نہ سہیں گے۔ راجا کے انیائے سے اُس کا سارا راج چوپٹ ہو جاتا ہے۔ اِس لئے اگر تو اپنے ساتھ اپنی پرجا کی بھلائی چاہتا ہے تو یہ پاپ کی بُدھی تیاگ دے نہیں تو نشچے جان لے کہ تیرے اِس گھور پاتک کے پھل سے یہ لنکا بھسم ہو جائے گی۔ اور سارے راچھس تباہ ہو جائیں گے۔ تو مجھے دھن رتن اور راجیہ کا کیا لوبھ دِکھلاتا ہے۔؟ کیا تو نہیں جانتا کہ میں بھی راجہ کی لڑکی اور راجہ کی بہو ہوں؟ میرے لئے تیرے راج کا مُولیہ ایک تُرن سے بھی ادھک نہیں ہے۔ میں اب بھی کہتی ہوں کہ جا۔ جلدی سے ہاتھ پیر جوڑ کر سری رام چندر سے چھما مانگ لے میرے پتی بڑے شرنا گت وتسل ہیں۔ تو اُن کی شرن میں چلا جائے گا تو وہ تجھے اوشیہ ہی چھما کر دیں گے۔ اگر تو نہیں مانے گا تو بُری طرح اپنے کئے کا پھل پائے گا۔ رہی میری بات سو تو

تجھ سے لاکھ بار کہہ چکی ہوں کہ میرے لئے تیرا من للچانا ویسا ہی ہے جیسا کہ سورج کی پرچھا سورج کو چھوڑ کر نہیں رہ سکتی۔ ویسے ہی میں بھی سری رام چندر کے سوا اور کسی کے پاس نہیں رہ سکتی" سیتا کی یہ دھرم بھری باتیں سن کر راون نے بڑے کرودھ سے کہا "اچھا! اب لو جو جی میں آئے کہہ لو۔ اب دو ہی مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ اگر اس کے اندر تم میرا کہنا نہ مانو گے تو یقین جانو کہ میں تم کو مار ڈالوں گا" یہ سن کر سیتا نے کہا "مورکھ! اس پرتھوی میں رام کی پتنی پر بری درشٹی ڈالنے والا تیرے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے۔ اور جو تو بڑی ڈینگیں مارتا ہے۔ کہ میں پرتھوی بھر میں سب سے بڑا بیر اور کبیر کا بھائی ہوں۔ تو پھر کیوں کھلے میدان للکار کر میرے سوامی کے سامنے نہیں جاتا؟" یہ سن کر راون کرودھ میں آکر بولا "ٹھیر جا میں تیری ساری گرمی تیکھر ہی نکالے دیتا ہوں" یہ کہہ کر اس نے پاس بیٹھی ہوئی راچھسیوں کو حکم دیا کہ "سیتا کو ہر طرح تنگ کریں" اور آپ (دھانیہ مالنی) نام اپنی ایک استری کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔ راون کے جاتے ہی راچھسنیاں اُن کو بہت ہی تنگ کرتی ہوئی بُرا بھلا کہنے لگیں۔ اُن کے ان بچنوں کو سن کر سیتا روتی ہوئی کہنے لگیں "ہائے! یہ میرے کس جنم کا پاپ اُدے ہوا ہے جو میں آج ایسی بچن سن رہی ہوں۔؟ راچھسیو! میرے اوپر اتنی ہی کرپا کرو۔ کہ ایسی باتیں اب سے نہ کہو۔ میں ایسی ناری ہوں جو ایک کے سوا دوسرے کو نہیں چاہتی۔ میرے سوامی ہی میرے لئے سب کچھ ہیں۔ دوسرا لاکھ اچھا ہو، دھنی ہو، بلی ہو، سندر ہو، گنوان ہو، مگر میرے لئے وہ کچھ بھی نہیں ہے۔ میرے سوامی چاہیں وِن ہوں، راجیہ ہیں ہوں، مگر وہ سدا کو میرے مالک ہی بنے رہیں گے" سیتا کی دھڑڑتا سے بھرے ہوئے بچن سن کر سب راچھسنیاں کرودھ سے پگلی ہو گئیں سیتا کو اور بھی ڈانٹنا ڈپٹنا اور سمجھانا آرنبھ کیا۔ آخر میں جب سیتا سے نہ رہا گیا تب وہ گھبرا کر وہاں سے اٹھیں اور اُسی شنشپا برکش کے پاس آکر اس کی ایک ڈال پکڑ کر اونچے سور سے بلاپ کرنے لگیں جس پر ہنومان چڑھے ہوئے تھے "ہا بھگون! یہ میرے کس جنم کے کرموں کا

پھل ہے۔ جو میں اتنی دُکھ کشٹ سہکر بھی مرنہیں جاتی۔؟ ہائے! اب کیا میں پھر اپنے سوامی کے درشن نہ کرسکوں گی؟۔ مجھے بچر پران دینے کے اور کوئی اُپائے اِس دکھ ساگر سے پار ہونے کا دِکھائی نہیں دیتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ میرے سوامی کو اب تک میرا پتا نہیں ملا۔ نہیں تو وہ کبھی کے یہاں آ گئے ہوتے۔ مگر کہیں اونہوں نے میرے بِرہ میں پران تو نہیں تیاگ دئے۔؟ اگر ایسا ہوا تو میں کس طرح سنسار میں بدھوا بن کر جیتی رہوں گی۔؟ اگر وہ اِس پرکار مجھ سے بِرکت ہو گئے ہوں تو پھر میرے جینے کا کام ہی کیا ہے۔ میں ابھی مرکر سارے جھنجھٹ کیوں نہ مٹا دوں؟" یہ کہتے ہوئے سِیتا رونے لگیں۔ یہ دیکھ کر چند راچھسنیاں راون کو خبر دینے چلی گئیں۔ اور چند سِیتا کے پاس آکر اُن کو طرح طرح سے ستانے لگیں۔ اُن سب کا یہ حال دیکھ کر (ترجٹا) نام کی ایک بڑھیا راچھسی نے سب کو بُلا کر کہا۔ "پیاری بہنو۔! اِس راجہ جنک کی پیاری پُتری اور مہاراج دشرتھ کی لاڈلی بہو کو اِس پرکار نہ ڈراؤ۔ نہ دھمکاؤ۔ کیونکہ میں نے کل رات کو ایک بڑا بھینکر سوپن دیکھا ہے۔ وہ یہ ہے کہ رام اور لچھمن ہاتھیوں پر چڑھے ہوئے لنکا میں آئے اور سِیتا کو ساتھ لیکر آکاش میں اُڑ گئے۔ سِیتا نے آکاش میں جاتے جاتے دونوں ہاتھوں سے سُورج اور چندرما کو پکڑ لیا۔ پیچھے پیچھے راون بھی پشپک بمان پر چڑھا ہوا چلا جا رہا تھا۔ مگر وہ تُرت ہی اوندھے مُنھ زمین پر گر پڑا۔ اِس سے تو مجھے یہی معلوم ہوتا ہے کہ رام اور لچھمن شیکھر ہی آنے والے ہیں۔ اور راون کی خرابی ہونے والی ہے۔ اُس سمے اگر یہی سِیتا بچائے گی تو ہمارے پران بچیں گے۔ نہیں تو ہم کو مرنا پڑے گا۔" ترجٹا کی یہ باتیں سُن کر راچھسنیاں مارے ڈر کے دور ہٹ گئیں۔ اور سِیتا اکیلی ہی رہ گئیں۔ اُنہوں نے اپنے اوپر اِس پرکار کا اُپکار کرنے والی ترجٹا کو مَن ہی مَن انیک آشیرباد دئے۔

ستمشیا بُرکش پر بیٹھے ہوئے ہنومان یہ سارا حال بڑے دھیان سے دیکھ۔ اور سُن رہے تھے جب سب راچھسنیاں سِیتا کو اکیلی چھوڑ کر چلی گئیں۔ تو ہنومان سوچے کہ سِیتا سے ملنے کا یہی اچھا سمے ہے۔ مگر وہ تُرت ہی یہ سوچنے لگے کہ کہیں وہ میرا یہ روپ دیکھ کر

مجھے بھی راون کا ہی کوئی دوت نہ سمجھ لیں۔ اگر ایسا ہو تو بہت مشکل ہوگی یہ بچار کر انہوں نے وہیں بیٹھے بیٹھے سری رام چندر کا حال دھیرے دھیرے سنانا آرنبھ کیا۔ اجودھیا کے پرم دھرماتما۔ مہابل شالی مہاراج دشرتھ کے بڑے بیٹے بھگوان سری رام چندر اپنے پتا کے ستیہ کی رچھا کیلئے اپنے پیارے بھائی لچھمن اور پریہ پتنی سیتا کے ساتھ جنگل میں آئے۔ انہوں نے دنڈکارنیہ کے راچھسوں کو مار کر ان کو سدا کیلئے اپنا بیری بنا لیا اسی بیر کے کارن لنکا کا راجہ راون سنہرے مرگ کی مایا رچکر ان کی پتنی سیتا کو ہرن کر کے لنکا میں لایا جب سے وہ برابر جنگل ہی جنگل ان کو کھوجتے پھرتے ہیں۔ اس بیچ میں انہوں نے کشکندھا کے راجہ سگریو سے متر تا کر لی ہے۔ اور انہیں کی سہایتا سے سیتا کی کھوج کروا رہے ہیں۔ لاکھوں بانر سگریو کی طرف سے چاروں طرف بھیجے گئے ہیں۔ میں بھی انہیں میں سے ایک ہوں۔ اور جٹایو کے بڑے بھائی سمپاتی سے پتا پا کر یہاں تک آ پہنچا ہوں۔ سری رام چندر نے مجھے سیتا کا جو بسار و روپ رنگ اور سوبھاؤ بتلایا تھا۔ ٹھیک ویسا ہی میں اس دیبی میں دیکھ رہا ہوں۔" یہ کہہ کر ہنومان چپ ہو گئے۔ سیتا بڑے دھیان سے ہنومان کی باتیں سنتی رہیں۔ جب وہ چپ ہو گئیں۔ تو سیتا بڑے آشچرج سے اوپر دیکھنے لگیں۔ ایک سونے کی سی کانتی والا چھوٹا سا سندر بانر اسی شنشپا کی شاکھا پر بیٹھا ہوا نظر آیا۔ اوسے دیکھ کر وہ ڈر گئیں۔ اور سر جھکا کر بیٹھ رہیں۔ اون کا یہ حال دیکھ کر ہنومان جلدی سے نیچے اتر آئے اور ان کو بڑی ہی نمرتا کے ساتھ پرنام کر کے بولے "ماتا! یہ آپ کی آنکھوں سے آنسو کیوں گر رہے ہیں۔؟ آپ کو کونسا کشٹ ہے۔؟ آپ ہیں کون۔؟ لچھنوں سے تو آپ مجھے راج کنیا سی معلوم ہوتی ہیں۔ کہیں آپ ہی راون سے ہری ہوئی سیتا تو نہیں ہیں؟ اگر ہوں تو میری باتیں سنیں"۔ یہ سن کر سیتا کے انگ میں پلکاولی چھا گئی۔ آنکھوں میں آنند کے آنسو بھر آئے۔ انہوں نے بہت ہی دھیمے سور میں کہا "ہاں۔! میں ہی وہ ابھاگنی سیتا ہوں"۔ جس سور میں سیتا نے یہ اتر دیا اسے سن کر ہنومان کا ہردے وِدیرن ہو گیا۔ انہوں نے



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

کہا "دیبی! میں بھگوان سری رام چندر کا دوت بن کر آپ کے پاس آیا ہوں۔ وہ کشل سے ہیں۔ اور آپ کی کشل چاہتے ہیں۔ اُن کے چھوٹے بھائی لچھمن بھی اچھی طرح ہیں۔ اور آپ کو یاد کرتے ہوئے سدا دُکھت رہا کرتے ہیں۔ لچھمن نے آپ کو پرنام کہا ہے۔" اپنے پیارے پتی اور دیور کی کشل برتانت سُن کر سیتا کے آنند کی حد نہ تھی۔ اُنہوں نے بڑے ہرش سے کہا "لوگ جو کہا کرتے ہیں کہ اگر آدمی جیتا رہا تو کسی نہ کسی دِن سُکھ کا مُکھ دیکھ ہی لیتا ہے۔ وہ جھوٹ نہیں ہے۔" یہ سُن کر ہنومان سیتا کے اور بھی نِکٹ چلے گئے۔ یہ دیکھ کر سیتا کے من میں شنکا ہوئی کہ کہیں یہ راون ہی تو نہیں ہے۔ جو مایا کا روپ دھارن کر کے مجھے دھوکا دینے آیا ہے؟ یہی سوچ کر وہ چُپ ہو رہیں۔ اُن کو چُپ ہوتے ہوئے دیکھ کر ہنومان اُن کے من کی بات تاڑ گئے۔ اور بولے "دیبی! میں بھگوان سری رام چندر کے متر۔ اور سُگریو کا منتری ہوں۔ میرا نام ہنومان ہے۔ میں اپنے بل سے سمندر لانگھ کر آپ کے پاس آیا ہوں۔ آپ میرے اُوپر کچھ بھی شنکا نہ کریں۔ جس سمے راون آپ کو لے آیا تھا اُس سمے آپ نے اپنے جو اَلنکار پرتھوی پر پھینک دئے تھے۔ اُن کو میں ہی اُٹھا کر راجہ سُگریو کے پاس لے گیا تھا بھگوان سری رام چندر کے ملاقات کے سمے ہمارے راجہ نے اُن النکاروں کو دِکھایا تو بڑے دیر تک اُن کو دیکھ دیکھ کر بالکوں کی طرح رُوتے رہے۔ اب وہ شیگھر ہی یہاں آکر راون کو ناش کرنے والے ہیں۔ یہ دیکھئے آپ کے بشواس کیلئے بھگوان سری رام چندر نے نکلتے وقت اپنی یہ انگوٹھی مجھے دی تھی۔ اِسے دیکھ کر آپ میرے اوپر بشواس کر کے دھیریہ دھارن کریں کہ اب آپ کے دُکھ کے دِن دور ہو گئے۔" یہ کہہ کر ہنومان نے سری رام چندر کی دی ہوئی انگوٹھی سیتا کے سامنے رکھ دی۔ اُسے دیکھتے ہی سیتا نے ہاتھ میں لے لیا۔ جس سے اُن کو ایسا معلوم ہوا کہ سری رام چندر ہی اُن سے آملے ہیں! اُن کا مُکھ چاند کی طرح چمکنے لگا۔ سیتا نے کہا "دھنیہ ہو ہنومان! تم نے مجھ مرتی ہوئی ابلا کو امرت پلایا۔ بھگوان سری رام چندر نے بہت ہی چترُ دوت بھیجا ہے

اس میں کوئی سندیہ نہیں ہے تم بڑے بیر اور پراکرمی ہو۔ میرے سوامی اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ کشل سے ہیں۔ مگر بڑے آشچرج کی بات ہے کہ وہ اب تک اس سمے کو لانکھ کر کیوں نہیں چلے آئے؟ کیا اُن کو راون کا بھے ہے؟ کیا سوامی کا پریم مجھ پر کم ہو گیا ہے؟ کیا سگریو کی سینا ابھی تک تیار نہیں ہوئی ہے؟ کیا میں ایسی دُربھاگنی ہوں کہ بھگوان سری رام چندر کا مکھ منڈل اب میری آنکھوں کے سامنے نہ آئے گا؟" سیتا کی یہ باتیں سُن کر اُن کے من کی اِستھتی سمجھ کر ہنومان نے کہا "ماتا! آپ نہ گھبرائیے۔ رات دن سری رام چندر ہا سیتا! ہا سیتا! ہی کی رٹ لگائے رہتے ہیں۔ میں آپ کو وشواس دلاتا ہوں کہ میرے مکھ سے آپ کا سماچار سُن کر بھگوان سری رام چندر شیگھر ہی لاکھوں کپی سینا لئے ہوئے یہاں آئیں گے اور اِن راچھسوں کو جم راج کا گھر دکھائیں گے۔" یہ سُن کر سیتا کہنے لگیں "ہنومان! تمہاری یہ باتیں سُن کر مجھے دُکھ اور سُکھ دونوں ہوئے ہیں بھگوان کی مجھ پر ویسی ہی پریتی بنی رہنا سُن کر میں جتنی سُکھی ہو گئی ہوں اُتنی ہی یہ جان کر دُکھی ہو رہی ہوں کہ وہ اِس پرکار شوک سے ادھیر ہو کر دُکھ اُٹھا رہے ہیں! دیکھوں وہ دن کب آتا ہے جو میں پھر اپنے سوامی کو دیکھوں گی! بھیّا! تم جا کر سری رام چندر سے کہہ دو کہ راون نے مجھے کیول ایک سال ہی کا سمے دے رکھا تھا جس میں سے اب دو مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ اگر وہ اِس سمے کے اندر یہاں نہ آئیں گے تو مجھے کدا پی جیتے نہ پائیں گے یا تو میں راچھس راجہ کے ہاتھوں پران دوں گی یا سویم پھانسی لگا کر مر جاؤں گی اِس دُشٹ راون نے مجھے دس مہینوں سے اِتنا ستا رکھا ہے کہ میرا ہی من جانتا ہے اِس کے بھائی وِبھیشن نے اُسے کئی بار کہا کہ سیتا کو رام چندر کے پاس بھیج دو مگر اُس نے اُس کی ایک نہ سُنی۔ وِبھیشن کی کنیا (کلا) نے مجھ سے یہ بات کہی ہے کہ بھگوان سری رام چندر کے سامنے جب دنڈکارنیہ کے چودہ ہزار راچھس نہ ٹھہر سکے تو اور کون ٹھہر سکتا ہے؟ سری رام چندر کے من میں اُتساہ ہے، ہردے میں

105



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

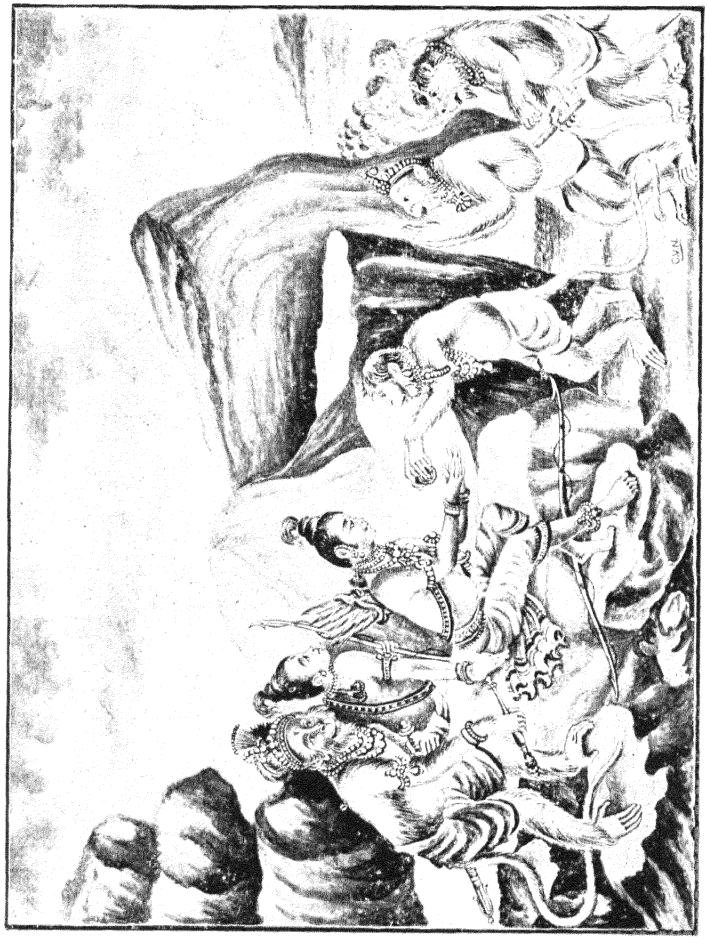
شکتی ہے، بھجاؤں میں بل ہے، جدھ میں ہیرتا ہے اور انگ میں پراکرم بھرا ہوا ہے۔ اس لئے اب اُن کو یہاں آنے میں کچھ بھی دیر کرنا اُچت نہیں ہے۔ اِن دو مہینوں کے اندر سب کچھ ہو جانا چاہیئے۔" اِس پر ہنومان نے کہا "ماتا! اگر آپ کو زیادہ پریشانی ہو تو میری پیٹھ پر بیٹھ جائے۔ میں آپ کو شیگھر ہی بھگوان سری رام چندر کے پاس پہنچا دوں گا۔" سیتا نے کہا۔ "بیرور! تمہارے بل کے سامنے یہ کام کٹھن نہیں ہے۔ مگر میں سری رام چندر کے سوائے اور کسی کے شریر کا اسپرش نہیں کر سکتی تم کہو گے کہ راون نے بھی تو میری دیہہ کو اسپرش کیا ہے؟ مگر وہ بات اور ہے۔ کیونکہ میں اُس سمے بے بس تھی۔ دوسرے مجھے بھئے ہوتا ہے کہ مجھے لے جانے کے سمے تم نے کہیں سمدر میں گرا دیا تو ایک ہی ساتھ کئی لوگوں کے پران جائیں گے۔ میرے مرنے سے تم مرو گے میرے سوامی مریں گے اور میرے دیور بھی زندہ نہ رہیں گے۔ تیسری سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اگر یہاں آکر راون کو اُس کے کرتوت کا بدلا دے کر مجھے لے جائیں گے تو اُن کی کیرتی اور پراکرم کا چاروں طرف ڈنکا بجے گا اگر تم مجھے چُپ چاپ لے چلو گے تو اُن کی کوئی بڑائی نہ ہو گی۔" سیتا کی یہ بات سُن کر ہنومان پرسن ہو کر کہنے لگے "ماتا! آپ نے بہت ہی ٹھیک کہا ہے۔ اب اگر آگیا ہو تو میں شیگھر جا کر بھگوان سری رام چندر کو بُلا لاؤں گا اور میں آپ سے مل کر آنے کا وشواش دلانے کیلئے اُن کی طرح آپ بھی مجھے کوئی نشانی دے دیں تو اچھا ہے۔" یہ سُن کر سیتا نے اپنی (چنتامنی) نکال کر ہنومان کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا "ہنومان! یہ میرا بھوشن لے جا کر پران پتی کو دکھا دو۔ اِسے دیکھ کر فوراً پہچان لے گیں بھگوان کو میری طرف سے بار بار پرنام کہتے ہوئے کہنا کہ میں جیتے جی اُن کو دیکھوں اور وہ مجھے جیتا پائیں۔ اِس لئے دونوں بھائیوں کو میرا حال سُنا کر فوراً آنے کیلئے کہنا۔" ہنومان نے کہا "ماتا! آپ ذرا بھی چنتا نہ کریں۔ میں شیگھر ہی سری رام چندر کے ساتھ آکر پھر آپ سے ملوں گا۔" یہ کہکر ہنومان نے سیتا کو پرنام کیا اور تھوڑی دور جا کر درختوں کی آڑ میں

کھڑے ہوکر سوچنے لگے کہ اگر میں دُشٹ تمارآون کی اِس منوہر اشوک باٹکا کے سب پیڑ پتّے اُکھاڑ پھینکوں گا تو وہ اپنے باٹکا کی دُردشا دیکھکر اَوشیہ ہی کرودھ سے مجھے پکڑوا منگائیگا پھر تو میں اُسے اَپنے وہ کرتب دکھاؤں گا کہ اُسے چھٹی کا دُودھ یاد آجائے گا۔ میں سیتاجی سے تو مل ہی چکا ہوں اب یہ آنند بھی دیکھ لوں۔" یہ بچار کر ہنومان نے ایک ایک کرکے وہاں کے سب پھول پھل والے پیڑ اُکھاڑنے شروع کر دئے۔ یہ دیکھ کر سیتا کی پہرے والیوں نے رُدتی چلاتی راآون کے پاس پہنچ کر کہا "مہاراج! ایک بڑا بھاری آکار والا بانر آپکے باغ کے سب پیڑ پودے اُکھاڑ رہا ہے۔ اُس کو شیگھر دنڈ دینا چاہیئے۔ اگر ایسا نہ ہوگا تو سارا باغ ناش کر دے گا۔" یہ سُن کر راآون نے بڑے کرودھ سے ایک ہزار بلوان راچھسوں کو ہنومان کے پکڑ لانے کیلئے بھیج دیا۔ یہ راچھس بڑا کولاہل کرتے ہوئے اشوک باٹکا میں آئے اور چاروں طرف سے ہنومان پر حملہ کرنے لگے۔ مگر ہنومان بڑی چالاکی سے اپنے کو بچاتے اور انیک راچھسوں کو مارتے ہوئے راج محل کے اونچے شکھر پر جا چڑھے۔ یہ دیکھ کر بچے ہوئے راچھسوں نے راآون کے پاس جاکر سارا حال کہہ سُنایا۔ سُنتے ہی راآون نے اور بھی کرودھت ہوکر اپنے سینا پتی (پرہست) کے پُتر (جمبو مالی) کو بھیجا۔ اُس نے ہنومان کو راج محل کے اونچے کنگورے پر بیٹھا ہوا دیکھ کر مارے تیروں کے اُن کو ڈھانک دیا۔ مگر ہنومان تیروں سے بچ کر محل کے کنگوروں کو زور زور سے ہلانے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں محل کا وہ حصّہ اڑا اڑا دھوں کر کے گر پڑا جس میں جمبو مالی اپنے رتھ سارتھی اور گھوڑوں کے ساتھ دب کر مر گیا۔ اِس کے مرنے کا حال سُن کر راآون نے اپنے پُتر (اکشے کمار) کے ساتھ انیک چُنے ہوئے بیروں کو بھیجا۔ مگر ہنومان نے سب کو گرا دیا۔ آخر میں راآون نے بڑے کرودھ سے اَپنے بڑے بیٹے (میگھناد) کو بھیجا۔ یہ بڑا بلوان جودھا تھا۔ دونوں میں دیر تک لڑائی ہوتی رہی۔ آخر کار وہ ہنومان کو برہما ستر سے پکڑ کر راآون کے پاس لے چلا۔ بھرے دربار میں ہنومان راآون کے پاس لائے گئے۔ آتے ہی اُنہوں نے کہا "مہاراج! میں خود آپ کے

پاس آیا ہی چاہتا تھا۔ پھر آپ نے مجھے پکڑوا کیوں منگوایا؟۔ جیسے آپ راچھسوں کے راجہ ہیں ویسے ہی سُگریو بانروں کے راجہ ہیں۔ میں اُن کا دُوت ہو کر آپ کے پاس آیا ہوں۔ ہمارے راجہ نے آپ کو پرنام کہا ہے اور پوچھا ہے کہ آپ دھرم اور ادھرم کا گیان رکھتے ہوئے بھی پرائی ناری کو اپنے گھر میں کیوں قید کر رکھا ہے؟ سری رام چندر اور لچھمن کے بانوں کے آگے کھڑے رہنے کی شکتی سنسار میں کسی کو نہیں ہے۔ اس لئے ہمارے راجہ آپ سے بنتی کرتے ہیں کہ آپ سیتا کو سری رام چندر کے پاس پہنچا دیں۔ جن بلوان ہاتھوں نے کھر دُوشن اور بالی کو مار ڈالا ہے اُن کا آپ کو اوشیہ بچار رکھنا چاہیئے۔" یہ سُنتے ہی راون کا سارا شریر کرودھ سے تھر تھر کانپنے لگا۔ اُس نے ہنومان کا سر کاٹنے کی آگیا دی۔ اِس آگیا کو سُن کر راون کے چھوٹے بھائی وِبھیشن نے ہاتھ جوڑ کر بڑی بِنئے کے ساتھ کہا "بھائی! یہ دُوت ہو کر آپ کے پاس آیا ہے۔ دُوت کو مارنا راج نیتی کے برُدھ ہے۔ اِس لئے آپ یہ آگیا واپس لے لیجئے۔" یہ بات سُن کر راون نے کہا۔ "اچھا! میں اِس کو جان سے نہ ماروں گا۔ بندروں کو پُوچھ بڑی پیاری ہوتی ہے۔ اِس لئے اِس کی پُوچھ میں کپڑا لپیٹ کر اُس میں آگ لگا دیں۔ بس یہ اُس کی ٹھیک سزا ہو گی۔" پھر کیا تھا؟ جُھنڈ کے جُھنڈ راچھسوں نے ہنومان کی پُوچھ پکڑ کر اُس کو کپڑا لپیٹ کر تیل میں بھگا دیا اور اُس میں آگ لگا دی۔ اِس کے بعد وہ چھوڑ دیئے گئے۔ چھوٹتے ہی وہ سوچنے لگے کہ اب اِن پاپی راچھسوں کو کچھ اور تماشا دکھلانا چاہیئے تاکہ یہ ہمیشہ کیلئے یاد کرتے رہیں کہ کیسے بکٹ جیو سے پالا پڑا تھا! یہ بچار کر کے وہ تیر کی طرح وہاں سے دوڑے اور اُچھل کر سامنے والے ایک گھر میں گھُسے۔ تھوڑی ہی دیر میں اُس گھر کی سب چیزوں میں آگ لگا کر ایک دوسرے مکان میں گھُس گئے اور وہاں کی چیزوں میں بھی آگ لگا دی۔ اِسی پرکار سیکڑوں گھروں میں آگ لگائی۔ ہاہا کار مچ گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ساری لنکا اگنی مئی ہو گئی۔ گھر گھر میں تراہی تراہی کی پکار شروع ہوئی۔ لوگ

رُوتے چلّاتے اِدھر اُدھر ڈورنے لگے! چیز بست اور دھن دھانیہ کی کون کہے جانوں تک کے لالے پڑ گئے! لاکھوں گھر سے بے گھر ہو گئے۔ کچھ ہی دیر میں سونے کی سہاونی لنکا جل کر خاک سیاہ ہو گئی۔ وہاں سے ہنومان نے سمندر کے تیر پر جا کر اپنی پوچھ کو پانی میں ڈبویا اور آگ بجھ جانے پر خوشی سے سری رام چندر کے پاس لوٹنے کی تیاری کرتے ہوئے سوچے کہ یہ تو میں نے بڑا بُرا کیا! مجھے پہلے سیتا کی رچھا کا انتظام کرنا چاہئے تھا۔ اس کے بعد آگ لگانی تھی! کہیں وہ بھی اس اگنی لیلا کی چپیٹ میں نہ آ گئی ہوں؟ ہنومان اسی چنتا سے سوچ بچار کر رہے تھے کہ انھوں نے کئی راکھسیوں کو یہ کہتے سُنا کہ یہ سچ مچ بات ہے کہ ساری لنکا جل کر بھسم ہو گئی مگر جہاں سیتا دیبی ہیں وہاں آگ کی ایک چنگاری بھی نہیں پہنچی! یہ سُنتے ہی ہنومان کی باچھیں کھل گئیں اور اپنی کرنی پر من ہی من میں پرسن ہوتے ہوئے سمندر پار کر کے انگد وغیرہ اپنے سب ساتھیوں سے آ ملے۔ سب نے بڑے پریم آنند اور جیے جیے کار کے ساتھ اُن کا سواگت کیا اور سماچار پوچھا۔ ہنومان نے اُن کو پورا حال کہہ سُنایا۔ سُن کر سب کے ہردے آنند سے بھر گئے۔ سارے بانر پرسنتا سے ناچنے کودنے اور اُچھلنے لگے۔ وہاں کی یہ ساری منڈلی بجئے ناد کرتی ہوئی رشیہ موک پربت کی طرف چلی۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے اپنی جاترا کا پورا بیان سری رام چندر، لچھمن اور سگریو سے کہہ سُنایا۔ یہ حال سُن کر اُن لوگوں کو بڑا ہی آنند ہوا۔ سری رام چندر آنند اور کوتوہل کے مارے طرح طرح کے سوال ہنومان سے کرنے لگے جن کے جواب میں انہوں نے کشکندھا سے نکلنے سے لیکر واپسی تک کا پورا برتانت اور سیتا کا سندیش بستار پورک کہہ سُنایا اور تبھی بھری جدھ کیلئے روانہ ہونے کی صلاح دی۔ اس کے بعد سیتا کی دی ہوئی چوڑامنی سری رام چندر کے ہاتھ میں دیتے ہوئے ہنومان نے کہا۔ سیتا نے اپنی یہ نشانی آپ کو اس بات کا پرمان دینے کے لئے دی ہے کہ میں سچ مچ اُن کے پاس سے ہو کر آیا ہوں۔ اس چوڑامنی کو دیکھتے

108



COPYRIGHT
F. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

ہوئے سری رام چندر بڑے دُکھت ہوئے۔ اُن کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور اُس منی کو پیار سے چُوم اور ہردے سے لگا کر سُگریو سے کہے "پیارے متر! میرے سُسرراجہ جنک نے میرے بواہ کے سمئے یہ منی سیتا کو دی تھی"۔ ہائے! سیتا کو دیکھے بنا میرا جیت اب چھن بھر کیلئے بھی دھیرج دھارن نہیں کر سکتا۔ ہنومان! تم مجھے شیگھر اُن کے درشن کراؤ"۔ یہ کہتے کہتے سری رام چندر کے ہردے میں کرنا کی ایسی بھاری لہر اُٹھی کہ وہ مُورچھت ہو کر گر پڑے۔ لچھمن سُگریو اور ہنومان گھبرا کر اُن کو ہوش میں لانے کی کوشش کرتے رہے۔ ہوش میں آنے پر سری رام چندر نے کہا "پیارے ہنومان! تُم نے وہ کام کر دکھایا ہے جو شاید ہی کوئی کر سکتا ہے۔ میرے پاس اِس سمئے کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تُم کو انعام کے طور پر دے سکوں۔ یہی سوچ کر میرا ہردے دُکھی ہو رہا ہے۔ اس پر بھی میں اپنا یہ ہردے تُم کو ارپن کر دیتا ہوں"۔ یہ کہتے ہوئے سری رام چندر نے بڑے پریم سے ہنومان کو ہردے سے لگا لیا۔

لنکا کانڈ

بھگوان سری رام چندر سگریو اور لچھمن سے بچار کرنے لگے کہ اب تک تو سیتا کا پتا نہیں لگا تھا۔ اب اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ وہ لنکا میں ہیں؟ اس لئے تیگھر ہی چڑھائی کی تیاری کرنی چاہیئے۔ مگر بار بار سری رام چندر کے من میں یہی خیال پیدا ہوتا تھا کہ بیر ہنومان تو اپنے پراکرم سے سمندر لانگھ گئے۔ مگر یہ ساری کپی سینا تو اس پرکار نہیں لانگھ سکتی؟ انہوں نے اپنا یہ بچار سگریو پر بھی ظاہر کیا جسے سن کر سگریو نے بڑے اُتساہ سے کہا۔ "اب ادھک سوچنے بچارنے کا سمئے نہیں ہے۔ اس لئے آپ تیگھر ہی سینا کو چلنے کی آگیا دیجیئے۔ شور بیر پرش اپنے اُتساہ کے سامنے ہزاروں باد ھاؤں کو بھی کوئی چیز نہیں سمجھتے۔ آپ چلئے تو سہی سمندر کے پار جانے کا کوئی نہ کوئی اُپائے ہو ہی جائے گا۔" سگریو کے ان بیر بھرے بچنوں کو سن کر سری رام چندر نے بڑے اُتساہ سے کہا۔ "اچھا سنو! آج ہی اس اُتر بھاگ کی پچھتر میں مدھیان کال کے سمئے چلنا اُچت ہے۔" یہ سنتے ہی سگریو نے اپنے سینا کے تمام سینا پتیوں کو بلا کر حکم دیا کہ کیلئے روانہ ہونے کی آگیا دی۔ تھوڑی ہی دیر میں بانروں کی اس کھبا سینا تیار ہو گئی۔ سب سے آگے سگریو اور ان کے پیچھے ہنومان کے کندھے پر سری رام چندر اور انگد کے کندھے پر لچھمن چلے۔ ان کے پیچھے پیچھے اپار کپی سینا جے نادکرتی ہوئی چلی۔ اس سینا کے چلنے سے اس قدر دھول اڑی کہ سورج چھپ گیا ایک تو بندروں کی جاتی دوسرے جدھ کی روانگی آنند نے ان میں اسقدر جوش بھر دیا کہ ان کے شور وغل کی نادسے دشائیں گونج گئیں۔ اس پرکار اُتساہ کے ساتھ چلتے چلتے یہ ساری سینا سندھیا سمئے سمندر کے کنارے آپہنچی۔ سمندر کا وہ اپار بستار دیکھ کر سب کے جی دہل گئے۔ مگر کسی کی سمجھ میں نہ آیا کہ یہ سینا کس طرح پار پہنچے گی؟ آکاش

اور سمدر دونوں ایک ہو رہے تھے اوپر اور نیچے دو سمدر منہ پھیلائے پڑے تھے سوائے
اُن کے منہ میں چلے جانے کے پار ہوتے کا کوئی اُپائے نہیں تھا۔ بیچ بیچ میں لہریں اور ترنگیں
اُٹھ اُٹھ کر اُس بھیانک سمدر کے بھیانک کو اور بھی بڑھا دیتی تھیں۔ سب سُنیاپتیوں نے
مل کر یہی نشچے کیا کہ آج رات بھر یہیں رہ کر کل سمدر پار جانے کا انتظام کرنا چاہیئے
اِدھر راون کے گُپت چروں نے لنکا میں جا کر اُسے اطلاع دی کہ بانروں کی سینا نے
سمدر کے کنارے تک پہنچ کر سمدر پار کرنے کا وچار کر رہی ہے۔ یہ سُن کر راون
بڑے سوچ میں پڑ گیا کہ جب ایک ہی بانر انیک ویروں کو مار کر ساری لنکا جلا گیا ہے تو
پوری سینا پہنچ کر نہ جانے کیا بپتی لائے گی! اس لئے راج کے سب بڑے بڑے
منتریوں اور سرداروں کو بُلا کر منتورہ کرنا چاہیئے۔ یہ وچار کر کے راون نے اپنے سب منتریوں
سرداروں اور سمدھیوں کو جمع کر کے صلاح پوچھی تو سب نے راون کا ہرش دیکھ کر
یہی کہا کہ سری رام چندر آتے ہیں تو آنے دیجئے۔ جُدھ کر کے اُن کو تبلا دیجئے کہ آپ کی
بھجاؤں میں کتنا بل ہے۔ مگر ستیہ وادی اور دھرماتما وبھیشن نے سب سے نرالی
رائے دی کہ جہاں دھرم ہوتا ہے وہیں جیئے ہوتی ہے۔ یہ مانی ہوئی بات ہے۔ سری
رام چندر اپنی دھرم پتنی کو آپ کے انیائے بندھن سے چھڑانے آ رہے ہیں۔ اس لئے
اُن کے پکش میں دھرم ہے۔ دوسرے اُن کو شکتی شالی کیشور سُگریو کی سہایتا مل گئی ہے
اس لئے میری تو یہی رائے ہے کہ آپ بیر تھ کیلئے رکت کی ندی نہ بہائیں بلکہ دھن
رتن اور بھوشنوں کے ساتھ سیتا دیبی کو سری رام چندر کے پاس بھیج دیجئے اور
بیر تھ کا گھمنڈ چھوڑ دیجئے کیونکہ اس سے سُکھ اور دھرم دونوں ناش ہوتے ہیں۔
اگر آپ آنند اور یش کو بڑھانا اور بھائی بندھو پُتر اور پوتر کے ساتھ سُکھ سے رہنا چاہتے
ہیں تو میری یہ بنتی مان لیجئے۔ سب بھا کے لوگوں نے مُنھ دیکھی بات کہی ہے۔ مگر میں سچی اور
ہت کی بات کہہ رہا ہوں"۔ وبھیشن کی ان دھرم اور نیتی بھری باتوں کو سُن کر راون

اُلٹا انہیں پر بگڑا اور گرج کر کہا "ارے دُشٹ! تو میرا بھائی نہیں، جنم بھومی کا ہت چنتک نہیں، وشواس گھاتک ہے۔ جاتی کا مترنہیں شترو ہے۔ تجھ جیسے ہی بھائی گھر کے بھیدی بن کر اپنے بھائی بندھوں کا گلا کٹواتے ہیں۔ کہنے والوں نے سچ کہا ہے کہ منیشہ کو جتنا پرائے سے نہیں ڈرنا چاہیئے اُس سے کہیں ادھک اپنوں سے ڈرنا چاہیئے۔ تجھ جیسے گھر پھوڑ وبھیشن ہوتے ہیں ویسے تیر، تلوار وغیرہ استر شستر کدا پی نہیں ہو سکتے نکل جا تو ابھی میرے سامنے سے مُنھ کالا کر میں اپنی آستین کے اندر تجھ جیسے زہریلے سانپ کو نہ پالوں گا۔" یہ سُن کر وبھیشن نے ہاتھ جوڑ کر کہا "بھیا! آپ بڑے ہیں۔ اور پتا کے تُلیہ ہیں۔ آپ کی جو اچھا ہو کہیں۔ مگر پھر بھی مجھ سے کہے بنا نہیں رہا جاتا کہ آپ بڑے بھاری بھرم میں ہیں۔ اس پر بھی آپ کہتے ہیں تو لیجئے میں ابھی یہاں سے چلا جاتا ہوں۔ مگر جاتے ہوئے بھی یہی کہوں گا کہ میں آپ کی بھلائی کیلئے ہی آپ کو ادھرم کرنے سے روکتا ہوں۔ مگر آپ کو میری باتیں اچھی نہیں معلوم ہوتیں۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ جس کے سر پر کال ناچتا ہے وہ اپنے ہت مترون کی بھلی باتیں نہیں سُنتا ہے۔" یہ کہہ کر وبھیشن اپنے چار انوچروں کے ساتھ سبھا سے اُٹھ کر چلے گئے۔ راون بھی گھور چنتا میں پڑ کر سبھا سے اُٹھ پُر میں چلا گیا۔ راون سے ابھیانت ہو کر وبھیشن اپنے انوچروں کے ساتھ سمدر پار ہو کر سری رام چندر کے پاس آ پہنچے۔ تو وہاں کے سب لوگوں کو شنکا ہوئی کہ کہیں یہ راون کے بھیجے ہوئے تو نہیں ہیں۔ وبھیشن نے کہا "میں نے لنکا چھوڑ دی ہے اور اپنے ہت مترون اور دھن سمپتی وغیرہ سے بھی ناتا توڑ لیا ہے۔ آج سے آپ ہی میرے راجہ آپ ہی میرے جیون اور آپ ہی میرے سُکھ سوبھاگیہ سب کچھ ہیں۔" یہ سُن کر سُگریو نے سری رام چندر سے کہا "مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کبھی متر بھاؤ سے یہاں نہیں آیا ہے بھلا کون ایسا بھائی ہوگا جو سنکٹ آپڑنے پر اپنے بھائی کو چھوڑ کر اُس کے شتر کا ساتھ دینے کو تیار ہوگا؟ وہ جو اپنے بھائی کا نہ ہو سکا کب کسی اور کا ہو سکتا ہے؟ مجھے تو اس کا



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

آتما سندیہ سے خالی نہیں معلوم ہوتا"۔ سری رام چندر گھر پھوٹ کا مولیہ سمجھ کر اپنا کام نکالنے اور راون کا بل گھٹانے کیلئے اُن کو مِتر بنا لینا اُچت سمجھ کر بڑے پریم سے اُن لوگوں کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ وبھیشن سری رام چندر کی ایسی شرنا گت و تسلتا دیکھ کر بڑے آنند ہوئے اور اُسی سمئے سری رام چندر سے سُگریو کی طرح رہنے کی پرتگیا کی۔ یہ دیکھ کر سری رام چندر نے اُسی وقت سمندر کا پویتر جل منگوا کر لچھمن کے ہاتھوں سے وبھیشن کا ابھیشیک کروایا اور کہا کہ ہم لوگ لنکا کا راج نہیں چاہتے کیول راون کو اُس کے پاپ کی سزا دینا چاہتے ہیں۔ راون کو جیت کر یا مار کر ہم تم کو ہی راج دیں گے۔ وبھیشن سری رام چندر کے پریم بھگت ہو کر اُن کے پاس رہنے اور لنکا کے سمبندھ سب باتیں سری رام چندر کو بتلانے لگے اب یہ صلاح ہوئی کہ اتنی بڑی سینا سمندر کے پار کیونکر پہنچے گی؟۔ وبھیشن نے سری رام چندر سے کہا "پربھو! آپ ہیرتھ سوچ وچار نہ کیجئے سمندر کو پرسن کر کے اُس پر سیتو بنائیے۔ بنا سیتو کے منشیہ تو کدھر دیوتا بھی پار نہیں ہو سکتے۔ آپ کے ہی پُوروج پُرشوں سے تو سمندر کی اُتپتی ہوئی تھی۔ اِس لئے آپ کے کہنے سے سمندر اوشیہ ہی آپ کی بات مان لیں گے۔ یہ سُن کر سری رام چندر سمندر کی پوجا کرنے لگے۔ مگر تین دن اور تین رات بیت جانے پر بھی سمندر دیو نے اُن کو درشن نہیں دئے۔ یہ دیکھ کر سری رام چندر کو بڑا کرودھ اُپتن ہوا اور اُنہوں نے دھنش پر برہما استر چڑھا کر سمندر کو سوکھ لینے کا وچار کیا سری رام چندر کا یہ حال دیکھ کر سمندر کا پانی اُبلنے لگا۔ پرتھوی کانپنے لگی۔ اِس سمئے سمندر کے بھیتر سے ایک بڑے سُندر پُرش اپنی دو پریم سُندری پتنیوں کے ساتھ باہر نکلے۔ جن کے شریر پر طرح طرح کے النکار شوبھت تھے۔ باہر نکلتے ہی سری رام چندر سے ہاتھ جوڑ کر کہا "بھگوان! آپ ادھ چھما کیجئے! میں ابھی آپ کا مارگ سرل کئے دیتا ہوں آپ کی سینا کو میرے آشرے میں رہنے والے گھڑیال مگرمچھ وغیرہ کچھ بھی کشٹ نہ پہنچائیں گے آپ اپنے (نل) نام کے سینا پتی کو جو وشوکرما کا پُتر ہے آگیا دیجئے کہ وہ ابھی سیتو

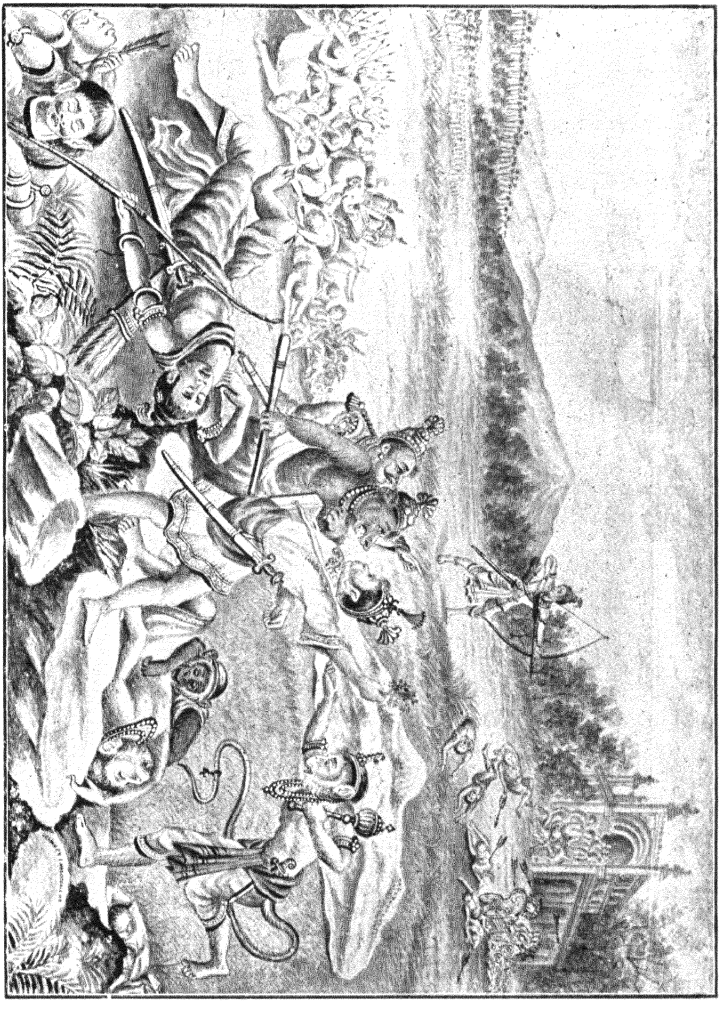
باندھنے کا کام آرمبھ کر دے۔ اُس کے بندھوائے ہوئے سُیتو کو میں ہرش سے اپنے شریر پر دھارن کروں گا۔ آپ سب اُسی پر سے ہو کر پار اُتر جائیے۔" سمندر کی یہ باتیں سُن کر سری رام چندر نے پرسن ہو کر پوچھا کہ اب میں اِس بان کو کہاں چھوڑ دوں؟۔ یہ سُن کر سمندر نے کہا۔ پربھو! میرا ایک (دَرمَہ کُولیہ) نام کا پُنیہ بھاگ اُتر دشا میں ہے اُسی کو تاک کر آپ یہ بان چھوڑ دیجیئے۔" سری رام چندر نے ویسا ہی کیا۔ وہ بان اُس پردیش میں آگرا اور وہاں کا سب جل سوکھ کر اُس دیش کو نرجل کر ڈالا (اِس پردیش کو آج کل مارواڑ کہتے ہیں) اِس پرکار سمندر کا ساشن ہو جانے پر سمندر دیوتا انتردھان ہو گئے اور سری رام چندر نے نل کو بلا کر سُیتو باندھنے کی آگیا دی۔ نل بہت سے بانروں کو ساتھ لیکر سُیتو نرمان کرنے لگا جنگلوں سے بڑے بڑے لکڑی کے کُندے اور پربتوں سے بھاری بھاری پتھر کی چٹانیں لا لا کر بانر سمندر میں چھوڑنے لگے۔ اُنہوں نے صبح سے شام تک اِس پرکار سے چودہ جوجن لمبا پُل بنا ڈالا۔ اِسی طرح دوسرا تیار کرتے کرتے پانچ دن میں سَو جوجن لانبا اور اتنا ہی چوڑا پُل تیار کر لیا گیا۔ سری رام چندر نے وہاں پر سری رامیشور کی ستھاپنا کی اور شُبھ لگن دیکھ کر بڑے ہرش سے اُسکھیا بانری سینا سری رام چندر کو لئے ہوئے سمندر کے پار لنکا پر اُتر پڑی۔ یہ لوگ سُوبیلا پربت کے سکھروں پر چڑھ کر لنکا کی نرالی شوبھا دیکھنے لگے اِس کو دیکھ کر اُن کو بڑا آنند ہوا۔ مگر ساتھ ہی سوچ کر سب لوگ دُکھت ہو گئے۔ کہ اسی نگری میں بھگوتی سیتا انیک کشٹ اُٹھا رہی ہیں!۔ یہ بات مَن میں آتے ہی سری رام چندر مارے کرودھ اور شوک کے ادھیر ہو گئے۔ اِس پر بھی سمے کا دھیان کر کے چُپ ہو گئے اور اپنی سینا میں لوٹ آئے۔ اُن کو دیکھتے ہی کپی سینا نے بڑی آواز سے جَے جَے کار کیا۔ وہ بکٹ جَے دھونی لنکا کے راج محل میں سوئے ہوئے راون کے کان میں پڑی اور وہ گھبرا کر باہر آیا۔ آتے ہی گپت چروں نے خبر دی کہ سری رام چندر پُل باندھ کر سینا کے ساتھ سمندر پار ہو کر لنکا میں اُتر آئے ہیں۔ یہ سُنتے ہی راون کا ہردے دہل گیا اور رام کی سینا کا

حال جاننے کیلئے اپنے (شُک) اور (سارن) نام کے دو منتریوں کو روانہ کیا۔ یہ دونوں گپت رُوپ سے سری رام چندر کی سینا کے پڑاؤ میں جاکر کھوج لینے لگے۔ اسی سمئے وبھیشن کی دِرشٹی اُن پر پڑی اور وہ اُن کو پکڑ کر سری رام چندر کے سامنے لے آئے جب سری رام چندر نے اُن سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اُنہوں نے اپنے آنے کا سارا حال ظاہر کر دیا جس سے پرسن ہو کر سری رام چندر نے اُن کو چھوڑ دیا۔ وہاں سے چھوٹ کر وہ دونوں دُوت راون کے پاس پہنچے اور سری رام چندر کی سینا کی تعریف کرنے لگے۔ یہ سُن کر راون کچھ دیر تک سوچ میں پڑ گیا۔ اس کے بعد سب کو گھر جانے کی آگیا دے کر آپ بھی محلوں کے اندر چلا گیا۔ رات بھر راون سوچتا رہا کہ گھر میں شتُرو کے آجانے پر بیر تا کے ساتھ اُس کا مقابلہ کرنا ہی سچے بیر کا دھرم ہے! اُس سے میل ملاپ کرنے کیلئے اُس کی شرن میں جانے سے مرجانا لاکھ درجے اچھا ہے۔ سری رام چندر بڑی لالسا سے لنکا میں آیا ہے۔ اب اُسے دکھا دینا چاہئے کہ راون معمولی بیر نہیں ہے۔ چاہیں لاکھ سنکٹ کیوں نہ آئیں مگر میں سُندری سیتا کو رام چندر کے پاس کبھی نہ بھیجوں گا۔ یہ سوچ کر صبح ہوتے ہی سری رام چندر کے ہی آکار پر کار کا مایا سے ایک مُنڈ بنا کر سیتا کو ستانے اور دُکھ دینے کیلئے اُن کے پاس لیکر آیا۔ آتے ہی وہ مایا کا مُنڈ سیتا کے آگے رکھ کر میگھ کی طرح گرجتا ہوا راون کہنے لگا۔ "تم جس کو یاد کر کے مری جاتی تھیں اور جس نے میرے بھائی کھر دوشن کو مار ڈالا تھا۔ وہی رام چندر سویم ہی سمر میں مارا گیا ہے۔ یہ لو اُس کا کٹا مُنڈ تمہاری بھینٹ ہے۔ اسے دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کر لو! یہ آبھاگا مجھے مارنے آیا تھا مگر یہ نہیں جانتا تھا کہ راون کو مارنے والا آج تک پیدا ہی نہیں ہوا۔" راون کی یہ باتیں سُن کر اور اُس مایا کے مُنڈ کو دیکھ کر سیتا بڑی دُکھت ہوئیں اور بولیں "ہائے! کیکئی کی منس کامنا آج پوری ہوگئی! ارے دشٹ راون! اب کیا دیکھتا ہے؟ میرا بھی سر ابھی دھڑ سے الگ کر دے۔ ہا مجھ سی آبھاگنی اور کون ہوگی؟ میرے ہی لئے میرے

پران ناتھ نے اپنے پران گنوا دئے۔" اسی سمئے راون کے منتری (پرہست) نے آکر کہا۔ "چلئے مہاراج! دربار میں کئی ضروری معاملوں پر بچار کرنا ہے۔ دیر نہ کیجئے۔" یہ سن کر راون وہاں سے چلا گیا۔ ساتھ اس مایا منڈ کو بھی لیتا گیا۔ سیتا اب اور بھی ادھیر ہو کر رونے لگیں۔ اُن کو اس پر کار دُکھی اور بیاکل ہوتے ہوئے دیکھ کر وبھیشن کی پتنی (سرما) نے آکر کہا۔ "دیوی! دھیرج کا شوک نہ کرو۔ تمہارے سوامی سُکھی اور سجیو ہیں۔ یہ منڈ اصلی نہیں، نقلی تھا۔" سرما کی باتوں سے سیتا کو کچھ دھیرج ہوا اور وہ چپ چاپ پہلے کی طرح من ہی من میں اپار دُکھ سہتی ہوئی اپنی جگہ پر جا بیٹھیں۔ دونوں طرف سے بڑے اُتساہ کے ساتھ جدھ کی تیاریاں ہونے لگیں۔ سری رام چندر نے اپنی سینا سے لنکا کو چاروں طرف سے اس طرح گھیر لیا کہ ایک چڑیا بھی باہر نہیں جا سکتی تھی۔ اس کے بعد وبھیشن نے سری رام چندر سے کہا۔ "بھگوان! ہم کو انت تک خون نہ ہونے دینے کی ہی کوشش کرنی چاہئے۔ اس لئے بہتر ہے کہ ایک بار انگد راون کے پاس جا کر سندھی کی نسبت بچار کریں۔ اگر وہ سیتا کو راستی سے آپ کے پاس بھیج دیں اور اپنے دوشوں کیلئے آپ سے چھما مانگ لیں تو کیوں بیرتھ کیلئے لاکھوں سینکوں کے پران سنکٹ میں ڈالے جائیں؟ اگر وہ اس پر بھی نہ مانے تو جدھ ہی کیا جائے گا۔" وبھیشن کی بات سری رام چندر کو پسند آئی اور انہوں نے انگد کو بلا کر کہا۔ "انگد! تم میرے دوت بن کر راون کے پاس چلے جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ چپ چاپ جانکی کو میرے پاس پہنچا کر مجھ سے چھما مانگ لے نہیں تو میں پہنچتے ہی اُسے مار کر وبھیشن کو لنکا کی گدی پر بٹھا دوں گا۔" یہ آگیا پا کر انگد لنکا کی طرف چلے اور تھوڑی ہی دیر میں راون کی راج سبھا میں پہنچے۔ اس سمئے راون اپنے تمام سرداروں اور سینا پتیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا طرح طرح کے بچاروں میں مگن تھا۔ انگد کو دیکھتے ہی اُس نے بڑی رُکھائی کے ساتھ پوچھا کہ تو کون ہے؟ اور کیا چاہتا ہے؟ اُس کی اس روکھی بات کو سن کر انگد نے کہا۔ "میں بھگوان سری رام چندر کا دوت ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگرچہ میں سینا کے ساتھ یہاں آیا ہوں۔ اس پر بھی دل سے

یہ نہیں چاہتا کہ کیول تمہارے اپرادھ کے کارن بیرتھ میں ہزاروں جیوؤں کو گنشٹ میں ڈال دوں اِس لئے اگر تم میں کچھ بھی بدھی اور وِویک ہے تو جلد سیتا کو میرے پاس پہنچا دو۔ اور اپنے اپرادھوں کیلئے مجھ سے چھما مانگ لو۔ بس سارا جھگڑا یوں ہی مٹ جائے گا۔ اگر ایسا نہ کروگے تو تم نشچے ہی مارے جاؤ گے۔ اور یہ لنکا تمہارے بھائی وبھیشن کو دے دی جائے گی۔" یہ سندیسا سُن کر راون مارے کرودھ کے کانپنے لگا اور اپنے دو چار چنے ہوئے بیروں کو انگد کے پکڑنے اور مارنے کی آگیا دی۔ انگد تو تیار ہی تھے جوں ہی وہ راچھس اُن کو پکڑنے آئے توں ہی انگد نے اُن کو ایسا دھکا دیا کہ سب کے سب گر پڑے۔ اِس کے بعد لات گھونسوں سے سب کی پوری پوری مرمت کر دی۔ وہاں سے اُچھل کر راج محل کے کنگورے پر چڑھ گئے اور دھوجا پتاکا وغیرہ راج چنہوں کو بھرشٹ کرتے ہوئے محل کا ایک بڑا بھاری سکھ نیچے گرا دئے اِس کے بعد وہ بڑے آنند سے سری رام چندر کی جئے مناتے ہوئے اُن کے پاس چلے آئے۔ انگد سے سارا حال سُن کر سب لوگ جُدھ کیلئے تیار ہو گئے۔ جو دھا لوگ بیرمد سے مست ہو کر بڑے اُتساہ کے ساتھ شنک۔ بھیری۔ گھنٹا۔ گھڑیال اور طرح طرح کے باجے بجانے لگے۔ اُدھر راون نے بھی اِن کی تیاری کا حال سُن کر راچھسی سینا کو بھی تیار ہو جانے کی آگیا دی۔ دونوں طرف استر شستروں کی جھنکار ہونے لگی۔ بانروں سے رہا نہ گیا اور دیکھا کہ اب جُدھ ہونا ہی ہے تو نشچے کر لیا کہ اب لڑنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ اِس لئے اُنہوں نے بِنا پوچھے پاچھے جُدھ چھیڑ دی۔ راچھس گن بھی بڑی بیرتا اور اُمنگ کے ساتھ اُن سے لڑنے لگے۔ دونوں طرف کے بڑے بڑے بیروں نے اپنی برابری کے بیروں سے دوند جُدھ کرنا آرمبھ کر دیا۔ راون کے پُتر اندرجت سے انگد کی پربھت سے سگریو کی نکمبھ سے نیل کی اور یجر مُشٹی سے مَینند کی گہری لڑائی چھڑ گئی۔ ہزاروں راچھس اور بانر مرنے مارنے کیلئے تیار ہو گئے۔ کئی ایک اپنے شستروں کو مار گراتے اور کئی ایک آپ ہی بیرگتی کو پراپت ہو جاتے تھے۔ جیسی جیسی رات ہونے لگی ویسی ویسی بانری سینا نربل اور راچھسی سینا پربل ہونے لگی ہزاروں

بانر راچھسوں کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اس پر کار اپنے کو ہارتے دیکھ کر بانری سینا بھاگ چلی اور راچھسی سینا اُتساہ کے ساتھ اُن پر آکرمن کرنے لگی مگر سری رام چندر کے آگے کسی کی کچھ نہ چلی۔ دونوں بھائیوں نے اپنے بانوں کی ورشا سے ساری راچھسی سینا کو چھن بھن کر ڈالا اُن کے بیروں کی آگ میں راچھسی سینا پتنگوں کی طرح جلنے لگی جس سے راچھسی سینا میں تراہ تراہ مچ گئی اور اُس کے پیر اُکھڑ گئے۔ انگد نے بڑے زور سے اِندرجیت پر حملہ کیا اور گداؤں کی مار سے اُس کا رتھ چور چور کر کے اُسے بھی رن بھومی سے بھگا دیا۔ مگر اِندرجیت سا دھارن بیر نہ تھا۔ وہ بڑا ہی مایا وی تھا۔ انگد سے ہار کر اَدرشیہ ہو کر لڑنے لگا۔ مارے بانوں کے اُس نے ساری شگریو کی سینا پر بانوں کا بادل چھا دیا۔ سب لوگوں کے پران سنکٹ میں پڑ گئے۔ اسی درمیان میں اِندرجیت نے سری رام چندر اور لچھمن کو ناگ کر دو ایسے پینے تیر مارے کہ وہ بھومی پر گر کر مورچھت ہو گئے۔ یہ دیکھ کر اِندرجیت اور اُس کے ساتھی آنند سے جے جے کار کرتے ہوئے گھر لوٹ آئے۔ بانری سینا اُداس ہو کر کھڑی کھڑی چپ چاپ دونوں بھائیوں کی طرف دیکھتی رہ گئی! ہر ایک کی آنکھوں سے شوک کے مارے آنسو کی دھارا چل رہی تھی۔ سری رام چندر کے سارے دل میں ہاہا کار مچ گیا اور سب کے ہردے میں یہی شنکا ہونے لگی کہ اب اِن دونوں بھائیوں کے پران بچنے کٹھن ہیں! سری رام چندر اور لچھمن مورچھت ہو کر گر پڑنے کا سما چار سن کر وبھیشن کے ساتھ شگریو ہنومان انگد نل نیل شتبین اور جامبوان وغیرہ جو دھا اُن کے پاس دوڑتے ہوئے آئے۔ راج پتروں کی وہ دیہہ لہو سے لتھ پتھ دیکھ کر سب کو ایسا دُکھ ہوا کہ جس کی اِنتہا نہ تھی۔ بانری سینا شوک سے ہاہا کار کرنے لگی۔ اِدھر راون نے لنکا بھر میں سری رام چندر اور لچھمن کے مارے جانے کا سماد پھیلا دیا اور راچھسیوں کو حکم دیا کہ سیتا کو پشپک بمان پر سوار کرا کے جدھ بھومی میں لے جاؤ اور وہاں مرے ہوئے اُس کے سوامی اور دیور کو بتلاؤ"۔ راچھسیاں سیتا کو بمان پر سوار کرا کے رن بھومی کے پاس لے آئیں۔ بمان پر بیٹھی ہوئی



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

سیتا نے نیچے بھومی پر پڑے ہوئے اپنے سوامی اور دیور کو دیکھ کر چھاتی پیٹتی ہاہاکار کرتی ہوئیں کہا "ہا کیکئی! تم نے گھر کا گھر برباد کر دیا! جو تپسیوں نے کہا تھا کہ تو پتی ورتی ہو کر پتی کے جیتے جی مرے گی۔ مگر آج اُن کا کہنا جھوٹا ہو گیا! آج کس پاپ سے میرے سوامی مجھے چھوڑ کر پرلوک چلے گئے! میرے کس جنم کے کرموں کا یہ پھل مجھے ملا؟" اِس طرح سیتا کو بلاپ کرتے دیکھ کر ترجٹا نام کی راچھسی نے اُن کو دھیرج دلاتے ہوئے کہا "سیتے! تم شوک نہ کرو۔ میں اِن کے جیسے لچھمن دیکھ رہی ہوں اُس سے مجھے وشواش ہوتا ہے کہ یہ مرے نہیں ہیں۔ دوسرا یہ کہ اگر تم بدھوا ہوتیں تو یہ بمان کبھی تم کو لے کر اوپر نہ اُٹھ سکتا۔ ایشور نے چاہا تو یہ شیگھر ہی ہوش میں آکر اُٹھ بیٹھیں گے۔ تم نہ گھبراؤ" یہ سُن کر سیتا نے کہا "ترجٹے! میں اُن سے چاہے کس قدر بھی دور کیوں نہ رہوں مگر وہ کُشل سے رہیں۔ یہی میری کامنا ہے" اتنے میں وہ بمان سیتا اور راچھسیوں کو لئے ہوئے اشوک باٹی کا میں واپس آیا۔ اُدھر کچھ ہی دیر بعد سری رام چندر ہوش میں آکر اُٹھ بیٹھے۔ اُٹھتے ہی وہ اپنے پر یہ بھرا تا لچھمن کی دیہہ رکت سے بھری ہوئی دیکھ کر بیاکُل ہو گئے اور روتے ہوئے کہنے لگے "ہا! اب اگر میں نے سیتا کو پایا بھی تو کیا ہوا؟ میرا پیارا بھائی میرے سامنے مرا پڑا ہے! اب میں کیوں جیتا رہوں؟ اِس جینے سے لابھ ہی کیا ہے؟ اب میں کونسا مُنھ لیکر اجودھیا جاؤں گا؟ ماتا کوسلیا، کیکئی اور سُمترا سے کیا کہوں گا؟ اپنے بھائی بھرت اور شترگھن کو کیوں کر یہ بات کہہ سناؤں گا کہ جس لچھمن کو میں ساتھ لے گیا تھا اُس کو اکیلے چھوڑ کر گھر آیا ہوں! ہا پیارے لچھمن! کہاں آج تک تو تم مجھے دُکھ میں پڑا دیکھ کر ہمت دلایا کرتے تھے اور کہاں آج پران ہین ہو کر اِس طرح پڑے ہو کہ مُنھ سے بولتے تک نہیں! بھیا! جس طرح بن میں آتے سمے تم نے میرا ساتھ دیا تھا اُسی طرح آج میں بھی جم پُری تک تمہارا ساتھ دوں گا! پیارے سُگریو! اب تم انگد، ہنومان اور تمام سینا کے ساتھ گھر چلے جاؤ۔ بھرت کو متر کے ساتھ جو کچھ کرنا چاہئے وہ سب تم نے کر دکھایا۔ تمہارے

اِن بیر بانروں نے بھی میرا بڑا اُپکار کیا ہے۔ میں تُم لوگوں سے کہتا ہوں کہ اب تمہارا یہاں رہنا بیتھ ہے۔" یہ کہہ کر سری رام چندر بالکوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ اُن کی دُکھ بھری باتیں سُن کر سب بانر گھبرا گئے۔ وبھیشن وغیرہ بلاپ کرتے ہوئے لچھمن کے مُنھ پر گلاب چھڑکنے لگے۔ کچھ ہی دیر کے اَنتر لچھمن کی دیہہ میں جیون کی علامت پرکٹ ہونے لگی اور اُنہوں نے دِھیرے دِھیرے آنکھیں کھول دیں۔ یہ دیکھ کر سری رام چندر نے آنند سے لچھمن کو اُٹھا کر ہردے سے لگا لیا۔ تمام سُینا میں ہرش نادھونے لگا۔ سنکھ گھنٹا بھیری کی دھونی سے آکاش منڈل گونج گیا۔ یہ ہرش دھونی راون کے کانوں میں پڑی اور اُس کے گُپت چروں نے بھی آکر اُسے خبر دی کہ سری رام چندر اور لچھمن مرے نہیں، جیتے ہیں اور نئے اُتساہ سے آکر رَن کرنے آرہے ہیں۔ یہ سُنتے ہی راون نے اپنے ایک پرسِدھ سینا پتی کو جس کا نام تامراکش تھا انیک راچھسوں کے ساتھ بھیج دیا۔ مگر اُس بے چارے کو سری رام چندر سے لڑنے کا اَوسر ہی نہ ملا بیچ میں ہی ہنومان نے اُسے گھیر لیا اور تھوڑی ہی دیر میں مار گرایا۔ اُس کے مرنے کا حال سُن کر راون نے بجر دنشٹر نام کے ایک بڑے بیر کو بھیج دیا۔ مگر وہ بھی ہنومان کے ہاتھوں مارا گیا۔ تب راون نے اَتیبَت کرودھ سے اپنے مکھیہ سینا پتی پرہست کو بھیجا۔ اُس کی نیل کے ساتھ بڑی دیر تک لڑائی ہوتی رہی۔ انت میں نیل کی جیت ہوئی۔ اور پرہست اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیرگتی کو پراپت ہو گیا۔ اس کے مارے جانے کا حال سُن کر راون کو مہا شوک ہوا۔ اُس نے کرودھ سے آگ بگولا ہو کر سب راچھسوں کو آنکھیں دیتے ہوئے کہا: "اچھا! اب کی بار میں چلتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ کتنے بڑے بیر ہیں۔ اگر میں نے اُن کو دو ہی چار ہاتھوں میں مار نہ گرایا تو میرا نام راون نہیں۔" یہ کہہ کر راون رتھ پر سوار ہو کر انت سینا کے ساتھ جُدھ بھومی کی طرف چلا۔ مگر کچھ ہی دور جانے کے بعد لنکا کو خالی رکھنا اُچت نہ جان کر سب سینا کو واپس کر دیا اور آپ اکیلا ہی رَن بھومی کی طرف

چلا۔ دور ہی سے اُس کو دیکھ کر سری رام چندر نے مَن ہی مَن میں کہا۔ بے شک دُشمن ہو تو ایسا ہو! ایسے ہی تیجوان، بیر یودھان اور بلوان شتروسے لڑنے میں چھتریوں کی بڑائی ہے! راون کے آتے ہی باری سینا نے بڑی تیزی سے اُس پر حملہ کیا۔ وہ تنہا بڑی دیر تک ساری سینا کا مقابلہ کرتا رہا۔ انت میں سری رام چندر نے راون کے ساتھ جو رتھ پر سوار تھا آپ زمین پر کھڑے ہو کر جدھ کرنا ٹھیک نہ سمجھا۔ اس لئے ہنومان کے کندھے پر چڑھ کر بانوں کی ورشا کرنے لگے۔ راون نے بھی سری رام چندر پر بے طرح بان برسائے دونوں طرف سے جم کر گھور جدھ ہونے لگا۔ دونوں ایک سے ایک بڑھ کر بلی پراکرمی اور جدھ شور تھے کوئی ہٹتا نہ دکھائی دیتا تھا جس پھرتی اور چترائی سے دونوں ویر ایک دوسرے کا وار بچاتے اور کرتے تھے اُسے دیکھ کر سب لوگ یک زبان ہو کر کہنے لگے (رام راون یُورِدھم + رام راون یُورِوا) یعنی رام اور راون کی سی لڑائی شاید اس پرتھوی میں اور کبھی نہ ہوئی ہوگی! اس جدھ کی کسی سے اُپما نہیں دی جا سکتی۔" اس سمے سری رام چندر نے ایک بان سے راون کا مُکٹ نیچے گراتے ہوئے دوسرے سے اُس کا سینہ بیند ڈالا جس سے راون گھبرایا اور دُکھی ہو کر لنکا میں بھاگ آیا۔ وہاں جا کر سوچنے لگا کیسی بِکٹ تپشیہ کر کے میں نے برہما سے برما لگا تھا کہ دیوتا گندھرب، کِنّر، راکھس اور ناگ وغیرہ کسی سے بھی نہ مارا جاؤں۔ مگر اُس وقت مجھے منشیہ کا بچار نہ رہا۔ آج دیکھتا ہوں تو اندر کو بھی پراجیت کرنے والے مجھ جیسے بیر کو رام چندر کے ہاتھوں گھایل ہو کر پران لئے ہوئے جدھ بھومی سے بھاگ آنا پڑا۔ میں نے کتنی بڑی غلطی کی کہ مجھے یہ برہمی مانگ لینا چاہئے تھا کہ منشیہ بھی میرا کچھ نہ کر سکے۔ اگرچہ اُس سمے برہما جی نے مجھ سے کہا بھی تھا کہ تم کو منشیہ سے مرتیو پراپت ہوگی مگر میں نے وہ بات ہنسی میں اُڑا دی تھی۔ سوچا تھا کہ جس کے سامنے دیوتاؤں کے راجہ اندر بھی نہیں ٹھہر سکتے اُس کو تجھ منشیہ سے کیا بھئے ہے؟ آج اُن کی بات سچ ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ یہ سوچتے ہی راون کا چِت چنچل ہو گیا

جس کے ہردئے میں آج تک کبھی بھئے اُپجتی نہیں ہوئی تھی وہ مارے بھئے کے تھرا رہا ہے
پھر بیتا دور کر کے سوچا تو اُس کو اپنے مہا پراکرمی بھائی کُنبھ کرن یاد آیا۔ اُس کو جگانے کیلئے
راون نے اپنے منتریوں کو آگیا دی کہ ابھی دُوتوں کو کُنبھ کرن کے پاس بھیج کر اُسے جگا کر میرے
پاس لے آئیں۔ کُنبھ کرن راون کا چھوٹا بھائی تھا۔ وہ بڑا ہی بلوان یودھا اور پراکرمی
بیر تھا۔ برہما سے وہ خوب سوتے رہنے کا بردان پاکر کم سے کم چھ مہینوں تک لگاتار سویا
کرتا تھا۔ سونے کے بعد اُس کا جلدی جگانا بھی مشکل تھا۔ اُسے سوئے ہوئے ابھی آٹھ ہی
دن ہوئے تھے۔ اِس لئے اُس کا جگانا سادھارن کام نہ تھا۔ راون کے آگیا نوسار دُوت
اُس گپھا میں پہنچے جہاں کُنبھ کرن اپنی پہاڑ سی دیہہ پھیلائے پڑا سو رہا تھا۔ راچھس اُس کے
کانوں کے پاس جا کر بڑے زور سے سنکھ بجانے لگے۔ ایک ہی ساتھ سیکڑوں سنکھ
بجانے پر بھی نہ جاگا۔ تب وہ لوگ موٹے موٹے مُدگردں اور مُوسلوں سے اُسے پیٹنے لگے۔
مگر اِس سے کیا ہو سکتا تھا؟ وہ جاگا نہیں۔ اِس کے بعد اُس کے سر کے پاس نوبتیں بجائی گئیں۔
تب بھی وہ نہ جاگا۔ ناچار اُن لوگوں نے اُس کے شریر کو ہاتھیوں سے کچلوانا آرنبھ کر دیا۔
تب اُس نے کروٹ بدل کر جمہائی لی اور اُٹھ بیٹھا۔ اُٹھتے ہی اُس نے سب سے پہلے
کھانے کو مانگا۔ لوگوں نے مانس مدرا اور طرح طرح کے کھانے کے پدارتھ اُس کے سامنے
لاکر رکھ دئے جن کو وہ دیکھتے ہی چٹ کر گیا۔ کھا پی کر اُس نے پوچھا کہ کیوں بھائیو!
کیا بات ہے جو میں اتنی جلدی جگایا گیا ہوں؟ کیا میرے بھائی پر کوئی سنکٹ آیا ہے؟
اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ مجھے ہرگز نہ جگاتے۔ دُوتوں نے کہا۔ ہاں! ایسی ہی کچھ بات ہے
مہاراج نے آپ کو یاد کیا ہے۔ جلد چلئے۔ یہ سُن کر کُنبھ کرن راون کے پاس آیا۔ اُسے آتا
ہوا دیکھ کر راون نے بڑے پریم سے اپنے پاس کے ایک سنگھاسن پر بٹھا کر کہا۔
بھائی! میں آج تک کبھی تم سے کوئی پدارتھنا نہیں کی ہے۔ مگر آج تمہارے بنا میرا
کام نکلتا نہیں دکھائی دیتا۔ اِس سے پہلے ایک ہی بندر آکر ساری لنکا جلا گیا اور



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

اب اسنکھیہ باندری سینا آئی ہوئی ہے۔ سری رام چندر اور لچھمن اُن کی سہاتیا سے ہزاروں بیروں کو مار رہے ہیں۔ ہمارے انیک نامی جودھا اور سینا پتی کام آگئے ہیں مگر سری رام چندر کی سینا کچھ بھی نربل نہیں ہوئی۔ ایسی اوستھا میں تمہاری سہاتیا بنا کلیان ہوتا نہیں دکھائی دیتا۔ اس لئے آج تم میرے سچے بھائی کی طرح سہاتیا کرو۔ یہی میری پرارتھنا ہے۔" یہ سُن کر کُنبھ کرن نے کہا "بھائی! تم کو میں نے کئی بار کہا تھا کہ یہ کام اچھا نہیں ہے۔ سیتا کو لوٹا دو۔ مگر تم کیوں سُنتے لگے ہو۔ تم کو تو سدا اپنی ہی من مانی گھر جانی اچھی لگتی ہے۔ منشیہ کو چاہئے کہ سدا اپنی بھلائی بُرائی کو سوچتا اور سمجھتا رہے۔ ہمارے چھوٹے بھائی وبھیشن نے بھی تم سے کیسی ہت کی بات کہی تھی۔ مگر تم نے اُس کو اپمان کے ساتھ گھر سے نکال دیا! یہ سنتے ہی راون نے کرودھ سے کہا۔ میں نے تم کو گرو یا آچارج بن کر اُپدیش دینے کیلئے نہیں بلایا ہے۔ بلکہ سہاتیا کرنے کیلئے یاد کیا ہے۔ اب گزری ہوئی باتوں کو چھوڑ دو اور یہ بتلاؤ کہ سر پر کھڑی ہوئی بپتا کا سامنا کرنے کو تیار ہوا یا نہیں؟" بھائی کا یہ بچن سن کر کُنبھ کرن نے کہا "بھائی! میں نے جو کچھ کہا ہے وہ تمہاری ہی بھلائی کے بچار سے کہا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں تمہاری سہاتیا نہ کروں۔ نیچی پریتی اور بھگتی کے ساتھ میں نے یہ باتیں کہی ہیں۔ اور اب تم سے پرتگیا کرتا ہوں کہ میں سری رام چندر لچھمن اور اُن کی ساری سینا کو مار ڈالوں گا۔ تم ذرا بھی نہ گھبراؤ۔ میرے جیتے جی تمہارا کوئی بال بیکا نہیں کر سکتا۔ میں آج رن بھومی میں اپنا کرتب دکھاؤنگا اور سنسار کو بتا دوں گا کہ کُنبھ کرن کیسا بیر ہے!" بس اب میں ادھک باتیں کرنی نہیں چاہتا اور ابھی رن بھومی میں چلا جاتا ہوں۔" یہ کہہ کر اُس نے راون کو پرنام کیا اور ایک بھیانک ترشول لے کر سینا سہت ادھر چڑھائی کی طرف چلا۔ بانروں کی سینا اُس راچھس کو دیکھ کر ڈر سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ کُنبھ کرن نے بڑی جلدی سے ڈورتے ہوئے اُن کا پیچھا کیا اور بڑی نردئے کے ساتھ بانروں کو مارنا شروع کر دیا۔ چاروں

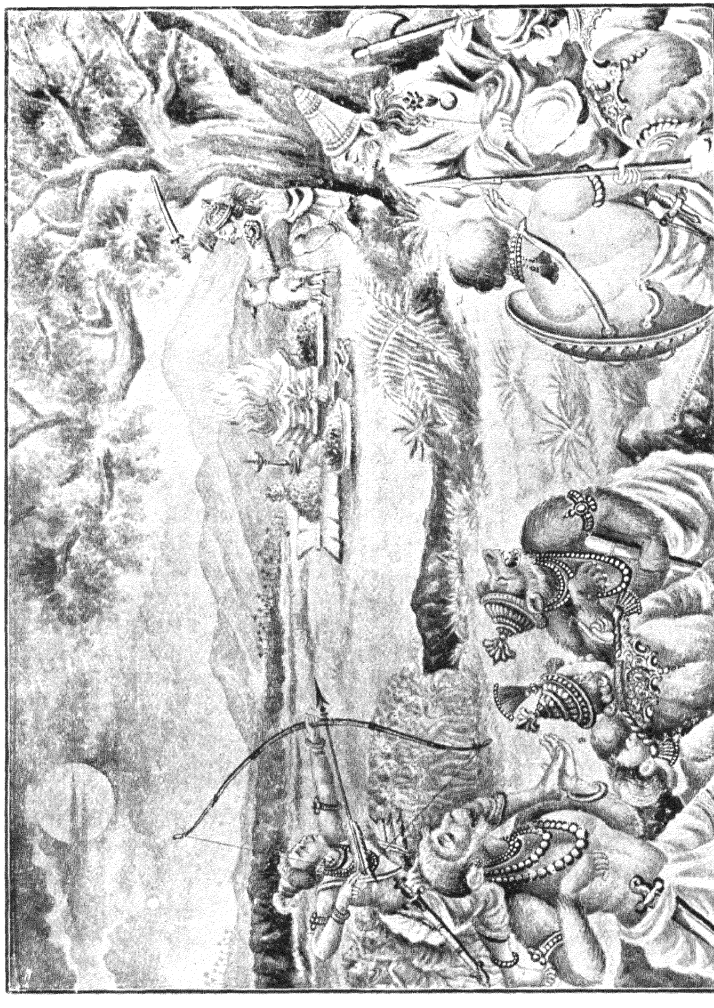
طرف تراہی تراہی کی پکار مچ گئی۔ یہ دیکھ کر انگد نے بڑے اُلتاہ بھرے بچنوں سے
بانروں کے اُکھڑے ہوئے پیر جما دئے اور اب خوب جم کر لڑائی ہونے لگی۔ اِسی سمے
ہنومان کے ساتھ سری رام چندر بھی وہاں آ پہنچے اور بانوں کی برشا سے کُنبھ کرن کے
شریر کو چھلنی کی طرح چھیدنے لگے۔ اب وہ کسی طرح مرتا نہ دکھائی دیا تو سری رام چندر نے
برہماستر دھنش پر چڑھایا۔ اُس استر سے کُنبھ کرن نہ بچ سکا۔ ہاہا کار کر کے دھرتی پر گر پڑا
اُس کے گرتے ہی راکھسی سینا کے پیر اکھڑ گئے اور وہ بھاگ کھڑی ہوئی۔ سب
بانروں نے کُنبھ کرن کی وہ لمبی چوڑی دیہہ گھسیٹ کر سمندر میں پھینک دی! سری
رام چندر کی سینا میں کُنبھ کرن کے مرنے پر اِتنا ہرش منایا گیا کہ اتنا کسی کے
مارے جانے پر نہیں منایا گیا تھا کیونکہ اُس نے بانری سینا کو جس قدر ہانی پہنچائی تھی
اُس قدر اور کسی نے نہیں پہنچائی۔ راون کُنبھ کرن کے مرنے کا سماچار سُن کر بڑا ہی
دُکھی ہوا۔ اُسے سدا کُنبھ کرن کے بل کا بڑا بھروسا تھا۔ مگر آج سری رام چندر نے
راون کے سب سے بڑے آدھار کو سدا کیلئے اُس سے جُدا کر دیا! اِس دُکھ کو
سہنا راون کیلئے مشکل ہو گیا۔ وہ بالکل نراش ہو کر چُپ چاپ بیٹھا ہوا من ہی من میں
رونے اور چنتا کرنے لگا۔ اُس کی یہ حالت دیکھ کر راون کے ترشرا، اتی کائے دیو انتک
اور نراانتک نامی پُتروں نے اُس کے پاس آ کر کہا۔ پتاجی! ہم جیسے بلوان پُتروں کے زندہ
رہتے ہوئے آپ کا اِس پرکار چنتا اور شوک کرنا بیرتھ ہے۔ اگر آپ آگیا دیں تو ہم
لوگ ابھی اُن دشٹوں کے سر اُتار لائیں۔ اپنے پُتروں کی اُلتاہ بھری باتیں سُن کر
راون آنند مگن ہو گیا۔ اُس نے بڑے پریم سے سب پُتروں کو گلے لگا کر لڑائی پر
جانے کی آگیا دی اور اُن کی رچھا کیلئے انیک سینا کے ساتھ مہودر اور مہا پارشو
نام کے سینا پتیوں کو کر دیا۔ جُدھ بھومی میں پہنچ کر اُن چاروں راج کماروں
نے بہت دیر تک بیرتا کے ساتھ جُدھ کرتے رہے۔ آخر میں انگد ہنومان اور لچھمن نے

اُن کو باری باری سے رَن شَیّا پر لٹا دیا اور اُن کے سہایک مہودر اور مہا پارشوہ کو بھی ٹھکانے لگا دیا۔ اِس طرح راون کے بڑے بڑے سپاہیوں، سرداروں، پُتروں اور بندھوؤں کو مرتے ہوئے دیکھکر سری رام چندر کی سینا میں اُتساہ پھیل گیا۔ ہنومان نے سُگریو کی صلاح سے لنکا کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور بانروں کو آگیا دے دیا کہ جیسے جس کے دِل میں آئے ان دُشٹ راچھسوں کو مارے۔ پھر کیا تھا؟ ساری لنکا میں لوٹ مار جاری ہوگئی۔ جب اِس سے بھی جی نہ بھرا تو بانروں نے انیک گھروں میں آگ لگا دی۔ اور ایک بار لنکا دہن کی لیلا دکھا دی۔ بڑے بڑے مکان جل کر بھسم ہونے لگے اور استری بچوں کی چلّاہٹ سے کانوں کے پردے پھٹنے لگے۔ یہ سب حال دیکھکر راون کرودھ کے مارے دیوانہ ہوگیا۔ اور کُنبھ کرن کے پُتر کُنبھ اور نکُنبھ کو بانری سینا پر حملہ کرنے کیلئے بھیج دیا۔ اِن کے ساتھ اُس نے یوپاکش، شوشنی ناکش، پرجنگھ اور کمپن نام کے چار چُنے ہوئے بیر بھی بھیجے۔ مگر تھوڑی ہی دیر کی لڑائی میں وہ سب کے سب مارے گئے۔ اُن کے مرنے کا حال سُن کر راون نے کھر کے بیٹے مکراکش کو لڑنے کیلئے بھیج دیا۔ جسے سری رام چندر نے مار گرایا اِس طرح اپنے بھیجے ہوئے سب بیروں کے مارے جانے کا سماچار سُن کر راون کی آشا کا تار ٹوٹ گیا اور اُس نے نشچے کر لیا کہ چاہے میرا نبش کیوں نہ ناش ہو جائے مگر جس مُنھ سے میں نے آج تک کبھی دین باتی نہیں کہی اُس مُنھ سے سندھی کی بات نہ کہوں گا۔ اِسی طرح سوچتے ہوئے وہ اپنے پُتر اِندرجِت کے پاس پہنچا اور بولا کہ بیٹا! تو نے جن ہاتھوں سے اِندر کو جیتا ہے اُنہیں ہاتھوں سے سری رام چندر کو بھی جیت لے میں بھائیوں اور پُتروں کے مارے جانے سے اپار دکھ پا رہا ہوں۔ یہ سُن کر اِندرجِت نے بڑے اُتساہ سے کہا۔ پِتا جی! جب تک اِندرجِت کے شریر میں پران ہیں تب تک آپ کسی بات کی چِنتا نہ کریں۔ میں ابھی اُن لوگوں کو مار ڈالتا ہوں۔ آپ نشچنت ہو کر گھر میں بیٹھ جائیے۔ یہ کہہ کر اِندرجِت ایک رتھ پر سوار ہوا اور یُدھ چھیتر کی طرف چلا۔ سب کی

درشٹی سے غائب ہو کر وہ سری رام چندر کی سینا کا سمہار کرنے لگا۔ لوگوں کے دھڑ سے سر اُتر جاتے، کلیجے میں بان بندھ جاتے، پتھروں کی برشا سے شریر کچل جاتے، مگر سری رام چندر اور لچھمن اپنی الوکک بان بدیا کے پربھاؤ سے بچتے چلے جاتے تھے مگر اس گپت حملہ کرنے والے کو نہ دیکھ سکنے کے کارن وہ بڑے حیران تھے۔ کہ اب کیا کیا جائے؟ جب تک شترو دکھائی نہ دے تب تک کس پر شستر چھوڑا جائے؟ آخر میں بہت اُلجھن لچھمن نے کہا "بھیا! اب آپ شترو کو ڈھونڈنے کا بچار چھوڑ کر تمام لوگوں کا سمہار کرنے والے استروں کا پریوگ کیجئے۔ اب آپ کو اس کی چنتا چھوڑ دینی چاہیئے کہ کہیں کسی نردوش کی ہتیا نہ ہو جائے"۔ مگر دھرماتما سری رام چندر کو یہ بات پسند نہ آئی لچھمن سے کہا "ایسا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ اندھا دھند کی طرح دوشی اور نردوشی سب کو مار ڈالنا بڑا ادھرم ہے، جو اپنے ساتھ نہ لڑتا ہو اُسے بھول کر بھی نہ مارنا چاہیئے۔ میں ایک بار ہی سب راکھسوں کا سمہار نہیں کر سکتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ بیلا اندرجیت کی ہے۔ وہ کبھی نہ کبھی دکھائی دے گا"۔ سری رام چندر کی یہ بات سن کر لچھمن چپ ہو رہے۔ اندرجیت کے مخفی پربھاؤ سے اپنے کو بچاتے ہوئے وہ بیرتا سے جدھ چھیڑ میں لگے رہے۔ ایک پہر تک موت کا بازار گرم رہا۔ ہزاروں رنڈ منڈ رکت کی ندی میں اُترانے لگے۔ اس طرح گھور جدھ کرنے پر بھی اندرجیت سری رام چندر اور لچھمن کو مار نہ سکا ناچار ہو کر گھر لوٹ آیا۔ دوسرے دن اندرجیت نے مایا سے ایک سیتا بنا کر اپنے رتھ پر سوار کرا کے جدھ کیلئے سری رام چندر کی سینا کے سامنے آیا اور سینا کو بتلائے ہوئے اس نے اس مایا کی بنی ہوئی سیتا کے بال پکڑ لئے اور اُسے مارنے کیلئے تلوار اُٹھائی۔ وہ مایا کی استری روتی ہوئی ہا رام! ہا رام! کہہ کر چلانے لگی۔ یہ حالت دیکھ کر ہنومان کا ہردے شوک اور کرودھ سے بھر گیا۔ وہ اندرجیت کو مارنے کیلئے دوڑے اور قریب تھا کہ اندرجیت پر اُن کی گدا کا بھرپور ہاتھ پڑ جاتا۔ مگر اُس کے

سارتھی نے اُسی وقت رتھ کا رُخ پھیر دیا اور اُسے دوسری طرف لے گیا۔ اتنے میں اندرجیت نے اُس مایا کی بنی ہوئی سیتا کی گردن پر تلوار ماری جس سے اُس کا سر کٹ کر پرتھوی پر گر پڑا اور رکت کی دھارا بہنے لگی۔ یہ دیکھ کر ہنومان سے رہا نہ گیا۔ اُنہوں نے ایک بڑی بھاری شِلا اُٹھا کر اندرجیت پر پھینکی۔ مگر وہ صاف بچ گیا اور ترت ہی اُس کا رتھ درشٹی کے باہر چلا گیا۔ ہنومان نے وہاں سے سری رام چندر کے پاس آکر اندرجیت کے ہاتھ سے سیتا کے مارے جانے کا حال سُنایا۔ سُنتے ہی سری رام چندر گہرے شوک کے کارن آندھی سے اُکھڑے ہوئے بُرکش کی طرح بھُوی میں گر کر مُورچھت ہو گئے اور جب وہ کچھ ہوش میں آئے تو پھوٹ پھوٹ کر دیوانوں کی طرح رونے لگے۔ اُن کو روتے ہوئے دیکھ کر لچھمن کی بھی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ وہ کرودھ اور دُکھ سے چنچل ہو کر کہنے لگے "بھیا! میں اچھی طرح دیکھ رہا ہوں کہ دھرم اور ادھرم نام کی کوئی چیز ہی اس سنسار میں نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ادھرم نام کی کوئی چیز ہوتی تو اب تک ہی یہ پاپی راون کبھی کا نرک میں پہنچ گیا ہوتا اور آپ پر یوں لگاتار بپتی کے پہاڑ ٹوٹ نہ پڑتے۔ لوگ کہتے ہیں کہ دھرم کرنے سے سُکھ ہوتا ہے۔ اگر یہی بات سچ ہوتی تو کوئی ادھرم ہی کیوں کرتا؟ میں تو اچھی طرح دیکھ رہا ہوں کہ دنیا میں پاپی موجیں مارا کرتے ہیں اور دھرماتما دُکھ اُٹھاتے رہتے ہیں۔ اس لئے دھرما دھرم کا بچار ہی بیکار ہے۔ سنسار میں بل، پراکرم اور سمپتی سے ہی سب کچھ ہوتا ہے۔ آپ نے سدا دھرم ہی کا پکش اختیار کیا ہے، مگر دھرم نے آپ کی کچھ بھی سہایتا نہیں کی۔ اگر آج آپ کے پاس راج ہوتا، دھن سمپتی اور بلوتی سینا ہوتی تو یہ دن کبھی نہ دیکھنا پڑتا۔ لوگ ٹھیک کہتے ہیں کہ لچھمی سے ہی سب کچھ لابھ ہوتا ہے اور لچھمی والے کو سُکھ سوبھاگیہ دھرم کرم سب کچھ پراپت ہوتے ہیں۔ آپ نے پتا کی آگیا کے پھیر میں پڑ کر دھرم، دھرم چلاتے ہوئے راج کو لات ماردی۔ اِس سے آپ کی پیاری پتنی چُرائی جا کر آج اندرجیت کے ہاتھ سے ماری گئیں!"

یہ کہہ کر لچھمن چپ ہو رہے۔ سری رام چندر نے کچھ گیان کی باتیں کہہ کر اُن کے من سے دھرم کے بارے میں جو بدگمانی پیدا ہو گئی تھی وہ دُور کرنا چاہا۔ مگر یہ باتیں پوری نہ ہونے پائی تھیں کہ وبھیشن وہاں پہنچ کر کہنے لگے "آپ لوگ ذرہ بھی شوک نہ کریں۔ میں ابھی لنکا سے آرہا ہوں۔ سیتا دیبی آنند اور کشل سے ہیں۔ نہ تو ان کو کسی نے مارا اور نہ مار سکتا ہے میں نے وہاں راون سے بھی یہ بات سمجھا کر کہی ہے کہ دیبی سیتا کو واپس دے کر اس جدھ کو بند کر دو مگر انہوں نے ایک نہ مانی۔ ہاں یہ بھی مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اُن کو جان سے نہ ماریں گے۔ اب آپ شوک تیاگ کر دیں لچھمن! آپ شیگھر میرے ساتھ چلئے میں آپ کو وہ استھان بتائے دیتا ہوں جہاں اِندرجیت جگیہ کر رہا ہے۔ اُسے جگیہ کرنے ہی کے سمے مار ڈالنا چاہئے۔ نہیں تو جگیہ کر لینے کے بعد اُس میں ایسی شکتی آجائے گی کہ وہ کسی کے مارے نہ مرے گا۔ اُٹھئے اب ذرا بھی دیر نہ کیجئے۔" یہ سُن کر لچھمن بڑے بھائی کی آگیا لے کر وبھیشن کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ہنومان، جامبوان وغیرہ بہت سے چیدہ بیر بھی اُن کی سہایتا کیلئے ساتھ چلے۔ فوراً ہی وہ لوگ ایک نرجن استھان میں بنے ہوئے مندر کے پاس جا پہنچے۔ اِندرجیت نے وہاں اپنی پوجا میں خلل نہ پڑنے کے بچار سے بڑی بھاری راچھسی سینا کا پہرہ بٹھا رکھا تھا۔ سینا کے لوگوں نے لچھمن کو پورے ساز و سامان کے ساتھ آتے ہوئے دیکھ کر اُن پر آکر من کر دیا جس سے بانروں اور راچھسوں میں گھور جدھ ہونے لگا۔ ادھر وبھیشن نے دور ہی سے ایک بڑے بھاری بڑ کے درخت کو تلاتے ہوئے لچھمن سے کہا "اِندرجیت اسی کے نیچے بیٹھا ہوا جگیہ کر رہا ہے۔ بس آپ ابھی اسے جُدھ کیلئے للکاریں۔" یہ سُن کر لچھمن آگے بڑھے۔ وبھیشن پیچھے پیچھے چلے۔ نزدیک جاتے ہی لچھمن نے بڑے زور سے اِندرجیت کو للکارا۔ اُن کے اُس گھور شبد سے اِندرجیت کی سمادھی ٹوٹ گئی۔ آنکھیں کھولتے ہی اُس نے دیکھا کہ سامنے اُس کے چچا وبھیشن کے ساتھ لچھمن کھڑے ہیں۔ وبھیشن کو دیکھتے ہی اِندرجیت کے سارے شریر میں



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

سَنسنی چھا گئی۔ اُس نے کرودھ سے دانت پیستے ہوئے کہا "چچا جی! آپ میرے پِتا کے سگے بھائی ہیں۔ دونوں ایک ہی گھر میں پیدا ہوئے اور پلے ہیں۔ مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ اپنے بھتیجے کو مَروا ڈالنے کیلئے کیوں تیار ہیں؟ افسوس ہے کہ آپ کو اپنی جاتی اور کُل کا کچھ بھی دھیان نہ رہا۔ آپ دَھرم دھرم تو بہت چلّایا کرتے ہیں۔ مگر آپ میں دھرم تو کدھر اِس کی بو تک نہیں ہے۔ آپ سب سنیہہ سمبندھ کو پانی چھوڑ بیٹھے ہیں! سُندر مُکھڑا کبھی دَھرماتما ہونے کا ورشٹانٹ نہیں ہوتا۔ اِسی لئے آپ کے لچھمن کبھی آپ کو دھرماتما کی پدوی نہیں دلا سکتے۔ اپنا آدمی لاکھ نرگن کیوں نہ ہو مگر پرایا گُنوان سے لاکھ درجے اچھا ہے۔ اپنا اپنا ہی ہے اور پرایا پرایا۔ جو اپنے سمبندھیوں کا پکش چھوڑ کر پرپکش میں جا ملتا ہے وہ اپنے ناتے رشتے داروں کا ناش ہو جانے کے بعد پرائے متروں کے ذریعے بُری طرح مارا جاتا ہے۔ یہ سیدھی سی بات بھی آپ کی سمجھ میں نہیں آتی۔ یہ بڑی ہی آشچرج کی بات ہے!۔ اِندرجِت کی یہ باتیں سُن کر وِبھیشن نے کہا "ارے مورکھ! کیا تجھے نہیں معلوم کہ تیرے پِتا نے کیسے کیسے اَدھرم کئے ہیں؟ دَھرم سے مُکھ ہو کر جو کوئی پرائی ناری اور پرائی سمپتی کو ہرن کرتا ہے اُس کا ساتھ چھوڑ دینا ہی دَھرم ہے۔ چاہے وہ اپنا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو؟ تیرے سر پر اِس سمے کال ناچ رہا ہے۔ اِسی لئے تجھے کچھ نہیں سوجھتا۔ تیرے جی میں جو آئے بک لے"۔ یہ سُنتے ہی اِندرجِت کرودھ سے جگیہ چھوڑ کر لچھمن پر ٹوٹ پڑا۔ وہ بھی تیار ہی تھے تُرت ہی دونوں میں بِکٹ جُدھ ہونے لگا۔ دونوں ہی بَل شالی اور پراکرمی تھے۔ اُن کی وہ پھُرتی اور چالاکی دیکھ کر دیکھنے والے دنگ رہ گئے۔ اِس پرکار بہت دیر تک جُدھ ہونے کے بعد لچھمن کے تیروں نے اِندرجِت کو پُرتھوی پر گرا دیا اور گرتے ہی اُس کے پران نِکل گئے!۔ بانری سینا ہرش سے جے جے کار کرنی لگی اور راچھس لوگ ہا ہا کار کرتے ہوئے بھاگ گئے۔ اِس پرکار جُدھ میں وِجئے پراپت کر کے لچھمن بڑے ہرش سے سری رام چندر کے پاس

آئے۔ وبھیشن اور ہنومان کے منھ سے سارا حال سُن کر سری رام چندر نے بڑے پیار سے اپنے بھجی بھرا تا کو گلے لگا لیا! اپنے پراکرمی پُتر اندرجیت کے بدھ کا سما چار سُن کر راون شوک کے سمندر میں ڈوب گیا۔ سارے رانی واس میں ہاہا کار مچ گیا۔ اندرجیت کی ماتا اور دُھو کے بلاپ سے سُننے والوں کا کلیجا پھٹنے لگا۔ استریوں کا رونا سُن کر راون کا ہردے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور وہ بڑی دیر تک شوک اور دُکھ سے ہاتھ مَل مَل کر پچھتاتا رہا۔ ہائے! مجھے یہ کہاں کی کُبدھی اُپجی ہوئی جو اپنے تمام سینا وَں، بھائیوں اور پُتروں کو جُدھ میں مروا ڈالا؟۔ اب میرے جینے سے لابھ ہی کیا ہے؟ ایسے بندھو ہیں، پُتر ہیں اور سکھا ہیں جینے سے تو مرنا ہی اچھا ہے۔ ہا سیتا! سرونا کھنی سیتا! تو ہی میرے اِس بنس ناش کا کارن ہوئی ہے۔ اب میں تجھے کدا پی جیوت نہ چھوڑوں گا۔ بنا تیرے پران لئے میرا دل ٹھنڈا نہ ہوگا۔" ایسا بچار کر کے راون کرودھ سے تلوار لے کر سیتا کے پاس گیا۔ اُس کو دیکھ کر سیتا گھبرا گئیں۔ اور سمجھی کہ "یہ پاپی اِس سمے پُتر شوک سے اندھا ہو کر مجھے مارنے آیا ہے۔ اگر مار ہی ڈالا تو پھر میرے سوامی کی کیا دشا ہوگی؟۔ اُن کا یہ سارا پریشرم اور اِس قدر فوج کی ہتیا بالکل بیرتھ ہو جائے گی۔ اور ممکن ہے کہ وہ میرے برہ میں پران تک تیاگ دیں! ماتا کوسلیا اُن کے بنا کیوں کر جیتی رہیں گی؟۔ اُن کے پیارے بھائی لچھمن بھی اُن کو کھو کر کیوں کر گھر لوٹیں گے؟۔ ہائے! میں کیوں ہنومان کے کہنے کے موافق اُن کی پیٹھ پر بیٹھ کر سوامی کے پاس نہ چلی گئی؟۔ اگر میں ایسا کرتی تو آج کیوں ایسی دشا ہوتی۔"

اِسی سمے راون اُن کو مارنے کیلئے تلوار تان کر چاہتا ہی تھا کہ مار ڈالے۔ مگر عین وقت پر اس کے ایک منتری نے جس کا نام سُوپارشوہ تھا اُس کا ہاتھ تھام کر کہا۔ راجن! اِستری کا بدھ کرنا اُچت نہیں ہے۔ آپ سری رام چندر کو بیراجت کر سکتے ہیں۔ بیر کی طرح اُن کو جُدھ میں مار کر یش کی رچھا کیجئے۔ ایک ابلا کو مار کر اپنی بل کیرتی میں

دھبانہ لگائے"۔ یہ سنتے ہی راون کا اٹھا ہوا ہاتھ نیچا ہو گیا۔ سیتا کے سر پر آئی ہوئی موت ٹل گئی اور راون چپ چاپ آکر راج سبھا میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس نے اپنے بچے ہوئے سینا پتیوں کو بلا کر ان کو جدھ کیلئے تیار ہونے کی آگیا دی۔ فوراً ہی ہزاروں ہاتھی گھوڑے اور رتھ تیار ہو گئے۔ راون بھی رن چھیتر میں جانے کے لئے تیار ہو گیا۔ راون کو ہتھیار باندھے ہوئے دیکھکر راچھسی سینا میں بھی نئے سرے سے پران بھر گئے۔ وہ بڑی اُمنگ کے ساتھ لڑائی کے میدان کی طرف چلی۔ سب کے پیچھے راون بھی اپنے دُرگ سے باہر نکلا۔ اُس کے سارتھی نے سُندر گھوڑوں سے جُتا ہوا ایک رتھ تیار کر رکھا تھا۔ دھیرے دھیرے راون رتھ کی طرف چلا۔ جاتے جاتے اُس کے کانوں میں اُسنکھیا راچھس رمنیوں کے رودن کی دھونی پڑی۔ وہ رو رو کر اُسے تاپ اور گالیاں دے رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں کہ "اِس پاپی راجہ کا بُرا ہو جس نے اپنے آپ کو برباد کرنیکے سوا ہمیں ہمارے پریوں جنوں کے بھی سر کٹوائے"۔ اُن کا وہ رونا سُن کر راون بڑا ہی چنچل ہوا۔ تھوڑی دیر کیلئے ٹھٹھک کر کھڑا ہو گیا اور کرودھ سے دانت پیستا ہوا کہا۔ اچھا! آج ہی سب کا فیصلہ ہو جائے گا۔ یا تو (رام) سنسار میں رہے گا یا (راون) آج جیسے یہ راچھس کا منیاں رودن کر رہی ہیں کل اِسی پر کار رام کی سمبندھینان بھی رُوتی پھریں گی!۔ یہ کہتا ہوا وہ آگے بڑھ چلا۔ راون جب رتھ کے پاس آیا تب سب راچھسوں نے بڑے اونچے سور سے جے جے کار کرتے ہوئے سنکھ اور گھنٹوں کی دھونی کی۔ اِس کے بعد راون مہا پارشوہ اور ورو پاکش نام کے اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ رتھ پر جا بیٹھا اور سارتھی کو رتھ چلانے کی آگیا دی۔ اِسی سمئے سورج نے میگھ سے مُنھ چھپا لیا۔ چاروں دِشائیں اندھکار ہو گئیں۔ دھرتی کانپ اُٹھی اور لاکھ کوشش کرنے پر بھی رتھ کے گھوڑے آگے نہ بڑھے۔ ایسے اپشکن ہوتے دیکھ کر راون من ہی من میں بڑا دکھی ہوا۔ پھر بھی اُس نے پروا نہ کر کے رتھ کو آگے بڑھانے کی آگیا دی۔ اِس بار

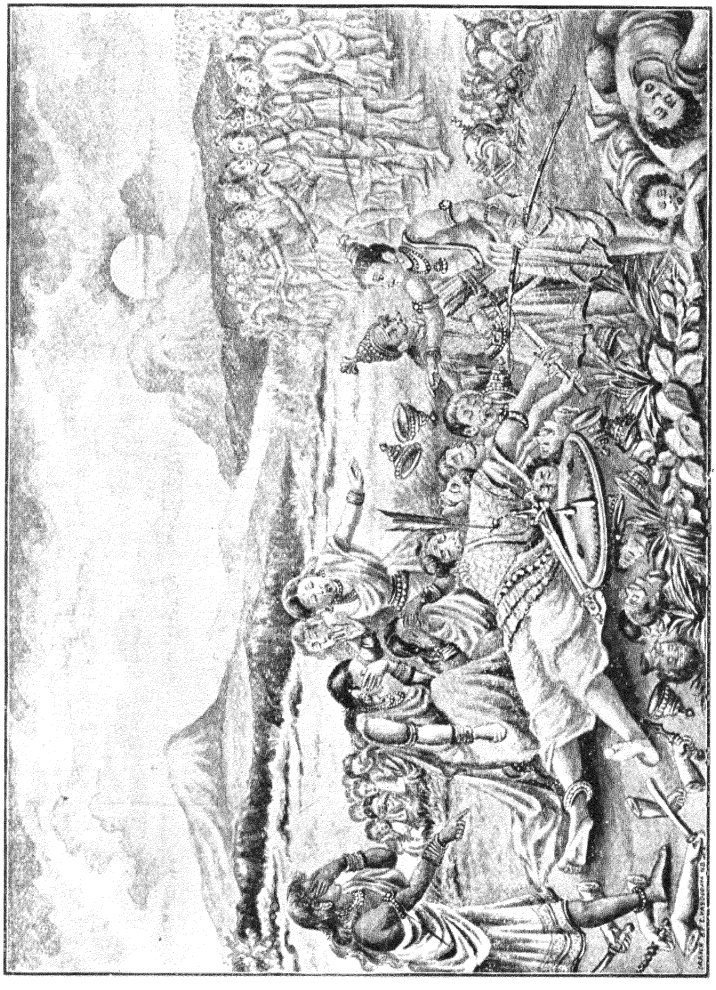
بے طرح چابک کی مار پڑنے پر اڑے ہوئے گھوڑے تھوڑی دور چل کر پھر رُک گئے اِسی سمئے ایک گِدھ آکر رتھ کی دھوجا پر بیٹھ گیا۔ اِس سے راون اور بھی سہم گیا اور اُس کا مَن چنچل ہونے لگا۔ مگر پھر اُس نے ہمت کر کے رتھ کو آگے بڑھایا۔ اِسی طرح اڑتے رُکتے ہوئے گھوڑے بڑی دیر میں راون کو رَن بھومی میں لے آئے۔ وہاں پہنچتے ہی راون نے بڑے جوش کے ساتھ بانر سینا پر بان برسائے۔ اُس کے بانوں سے بانروں کو تباہ ہوتے دیکھ کر سری رام چندر اور لچھمن بڑے کرودھ سے اُس پر ٹوٹ پڑے اور طرح طرح سے بکٹ سنگرام کرنے لگے۔ مہا پارشوہ اور ورِوپاکش تھوڑی ہی دیر میں سمر شیا پر سو گئے۔ یہ دیکھ کر راون بڑے کرودھ میں آکر بے شمار تیروں کی بوچھار کرنے لگا لچھمن نے اُس کا یہ اُتپات دیکھ کر اُس پر ایسے سات بان چھوڑے جن سے اُس کے رتھ کے سارتھی اور گھوڑے کٹ کر گر پڑے اور راون کو ناچار نیچے اُترآنا پڑا اِس طرح اپنا رتھ بھنگ ہوتے دیکھ کر راون نے بڑے کرودھ سے لڑنا شروع کیا۔ کچھ ہی دیر بعد اُس نے لچھمن کا ہردے تاک کر ایک بڑا ہی شکتی بان چھوڑا وہ بان سیدھا اُن کے کلیجے میں جا لگا۔ اور وہ مُورچھت ہو کر گر پڑے۔ اُن کو گرتے ہوئے دیکھ کر سری رام چندر دوڑتے ہوئے اُن کے پاس آئے اور اپنے ہاتھوں سے وہ شکتی بان نکال کر سشرُوشا اور ہنومان سے بولے۔ "بھائیو! تم لوگ لچھمن کی دیکھ بھال کرو۔ میں ابھی اِس دُشٹ کو اِس کی کرنی کا پھل چکھانے جاتا ہوں۔ آج اِس پرتھوی پر سے (رام) یا (راون) دونوں میں سے کسی ایک کا نام اَوشیہ مٹنے والا ہے"۔ یہ کہہ کر سری رام چندر راون سے جُدھ کرنے کیلئے اُس کے مقابل آئے۔ اُس سمئے سری رام چندر بھائی کے دُکھ سے دُکھِت ہو کر راون کو شَر جال سے ایسا پیڈت کیا کہ وہ دُم دبا کر رَن بھومی سے بھاگ گیا۔ راون کو رن چھیتر سے بھگا کر سری رام چندر پھر اپنے بھائی لچھمن کے پاس آئے۔ آتے ہی اپنے پر یہ بھرانا کی وہ دشا دیکھ کر اُن کا

ہردے بھر آیا اور رُو کر کہنے لگے "ہائے! آج اپنے پرانوں سے بھی پریہ بھائی کو رکت سے تر بتر دیکھ کر میری آتما ایسی بیاکل ہو رہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ میری ساری شکتی جاتی رہی۔ ہمیشہ سمر میں پرش پائے ہوئے اِس بھائی کو کھو کر میں اب پران رکھ کر ہی کیا کروں گا؟ اگر میرا بھائی نہ رہا تو سنسار کے سارے سکھوں کو پا کر بھی مجھے کیا کرنا ہے؟ آج میری بیر تا لجت ہو رہی ہے۔ ہاتھ سے دھنش گرا جا رہا ہے۔ تیر بے کار ہو رہے ہیں اور آنکھوں میں اندھیرا چھا رہا ہے؟ سنسار میں جہاں جاؤں وہاں اِستری مِل سکتی ہے، بہت متر مل سکتے ہیں، مگر کوئی ایسا دیش نہیں ہے جہاں سگا بھائی مِل سکے۔ ہا! جس پیارے بھائی نے میرا سدا ساتھ دیا وہ آج مجھے اکیلا چھوڑ کر سورگ جانا چاہتا ہے؟ کون سا مُنھ لیکر میں اکیلا اجودھیا کو لوٹوں گا؟ کس منھ سے ماتا کو کہوں گا کہ میں اُن کے پران استری کے کارن کوڑیوں کے مول لُٹا آیا ہوں؟ لچھمن کے بنا میں راج ہی پا کر کیا کرونگا؟ پران پریہ بھائی کے پرلوک جانے کے بعد سیتا مِل بھی جائیں تو کیا ملیں؟۔ پیارے بھائیو! میرا یہ بھائی کیول میرے لئے سُکھ چھوڑ کر بَن باس کے دُکھ اُٹھا رہا تھا۔ ایسا بھائی اَب مجھے کہاں ملے گا؟۔ بھائی لچھمن! ٹھہرو۔ اکیلے نہ جاؤ! تم میرے ساتھ بَن میں آئے تھے۔ میں بھی تمہارے ساتھ سورگ میں چلتا ہوں۔ بھیّا! رام لچھمن کی جوڑی کبھی بچھڑ نہیں سکتی"۔ یہ کہہ کر لچھمن کی دیہہ پر گر پڑے اور چھاتی پیٹ پیٹ کر رونے لگے۔ وِبھیشن، ہنومان اور سُگریو لچھمن کی سیوا کر رہے تھے۔ مگر اُن کا کوئی اُپائے کام نہیں آتا تھا۔ سری رام چندر کا یہ بلاپ سُن کر سب لوگ اور بھی دُکھی ہو گئے۔ اُس وقت وِبھیشن کے ساتھی شُوشین نے جو لنکا کے بڑے بھاری بید تھے سری رام چندر کو دھیرج دیتے ہوئے کہا۔ مہاراج! شانت ہو جیئے۔ میں لچھمن کو دیکھ کر دُھڑرتا سے کہتا ہوں کہ یہ ابھی زندہ ہیں۔ یہ دیکھئے ابھی اِن کے مُکھڑے کی کانتی نہیں گئی شواس

بھی دھیرے دھیرے چل رہا ہے۔ اگر اس سمے اِن کو سنجیونی بوٹی پلا دی جائے تو ابھی اُٹھ بیٹھیں گے۔ یہ سُنتے ہی ہنومان نے پوچھا "سُوشین! سنجیونی کہاں ملتی ہے؟ جلد بتاؤ۔ وہ جہاں کہیں پربت ہوتی ہو وہاں سے لے آؤں گا" یہ سُن کر سوشین نے بڑی پرسنتا سے کہا۔ مہابیر ہنومان! اگر سچ پوچھو تو یہ کام تم ہی سے ہو سکتا ہے اور کسی سے نہ ہوگا۔ لچھمن کی حالت بہت ہی نازک ہے۔ صبح ہونے سے پہلے سنجیونی کا سیون کرایا جائے گا تو اِن کے پران بچ سکتے ہیں۔ دیر ہونا ٹھیک نہیں ہے۔ ہمالیہ کے مہودے نامی پربت پر دکشلیہ کرنی اور سادر نیہ کرنی نام کے اوشدھیاں اتپن ہوتی ہیں تم ابھی جاکر اُن کو لے آؤ۔ دیر نہ کرو۔ یہ سُنتے ہی ہنومان بڑے اُتساہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور پربل بیگ سے آکاش میں اُڑ چلے۔ دیکھتے دیکھتے سب کی درشٹی کے پرے ہو گئے۔ سب لوگ بڑی بیاکلتا سے ہنومان کے لوٹنے کی راہ دیکھنے لگے آدھی رات بیت گئی مگر ہنومان نہیں آئے۔ یہ دیکھ کر سب کے چہرے پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔ سری رام چندر کا شوک بڑھتا گیا۔ ساری سینا میں نراشا پھیلنے لگا اِسی سمے یکایک آکاش میں کچھ شبد سُن کر سب لوگوں نے اوپر کی طرف دیکھا تو ہنومان اپنے شریر کو آکاش گنگا میں تیراتے ہوئے چلے آرہے ہیں۔ اُن کے ہاتھ میں درختوں سے بھرا ہوا ایک وشال پربت بھی ہے۔ یہ دیکھ کر سب کے سب دنگ رہ گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں نیچے اُتر کر ہنومان نے اپنے ہاتھ کا وہ پربت بھومی پر رکھ دیا اور شوشین سے کہا۔ "لو بھیا! میں یہ سارا پربت ہی اٹھا لایا ہوں۔ کیوں کہ میں اُن اوشدھیوں کو نہیں پہچانتا تھا۔ اب تم جلد ان پیڑ پودھوں سے سنجیونی بوٹی پہچان کر نکال لو اور کنور لچھمن کو پلا دو" یہ سُن کر شوشین نے سنجیونی بوٹی کو پہچان کر نکالا اور اُس کا رس لچھمن کی ناک میں ٹپکا دیا۔ وہ رس ناک کی راہ اندر جاتے ہی لچھمن نے کروٹ بدل کر آنکھیں کھول دیں اور تھوڑی دیر میں اُٹھ بیٹھے۔ اُن کو پھرا یسے

ہوتے دیکھ کر سری رام چندر کے نیتروں میں آنند کے آنسو بھر آئے اور اُنہوں نے
دونوں ہاتھ پھیلا کر لچھمن کو اپنی گود میں لیتے ہوئے کہا "بھائی لچھمن! میں نے تم کو اپنی
روبرو مرکر پھر جی اُٹھتے دیکھا۔ اِس سے بڑھ کر میرے لئے اور کیا سوبھاگیہ ہو سکتا
ہے؟ ایسے لچھمن اپنے جیتے سیتا یا جُدھ بچنے کی کچھ پروا نہیں ہے؟" یہ کہتے کہتے
رام کا گلا بھر آیا۔ پریم اور آنند کے آنسوؤں سے اُن کی آنکھیں بھر گئیں اور بار بار
لچھمن کو اُٹھا کر لگا رہے تھے۔ جب سری رام چندر جی سمبھر کر اپنے ہردے کا آنند
کر چکے تب لچھمن نے کہا "بھیا! اب مجھے کسی طرح کی تکلیف نہیں ہے آپ شیکھر کو
چل کر اُس راکھشس راج کو رن شیّہ پر سلا دیں۔ بس یہی میری اچھا ہے" سری رام چندر
نے سینیکوں کو جُدھ کے لئے تیار ہونے کی آگیا دی۔ اُدھر سے راون ایک دوسرے
رتھ پر سوار ہو کر نئی اُمنگ کے ساتھ لڑائی کرنے چلا۔ وہ سوچا کہ بس آج ہی اِس جُدھ کا
انت کر دینا چاہیئے جس سے نیتیہ کا یہ بکھیڑا باقی نہ رہے؟ ایسا بچار کر کے وہ صبح
ہوتے ہی لڑائی کے میدان میں آپہنچا اور بڑے اہنکار کے ساتھ دونوں بھائیوں کو
لڑنے کے لئے للکارنے لگا۔ اُس کی للکار سُن کر دونوں بھائی دھنر بان لئے جُدھ
چھیتر میں داخل ہوئے اور برشاکال کی برشا کی طرح راون پر بان برسانے لگے۔ راون بھی
جی چھوڑ کر لڑنے لگا تھوڑی ہی دیر میں سری رام چندر اور راون کا دوندھ جُدھ ہونے
لگا۔ اِس طرح دونوں پہلے درجے کی بکٹ لڑائی لڑنے لگے۔ دونوں طرف سے طرح
طرح کے اَستر شستروں کا پریوگ ہونے لگا۔ رات دِن لڑائی جاری رہی۔ کوئی کسی کو
دبتا دکھائی نہ دیتا تھا۔ ایک دوسرے کو نربل جان کر بڑی پیڑا سے بان برشا کر رہے
تھے۔ یکبارگی راون کو بہت قریب آتے ہوئے دیکھ سری رام چندر تیر سے بھی سخت
بچن کہے "ارے دُشٹ! میری غیر موجودگی میں اکیلی بیٹھی ہوئی دیدیہی کو تو چوری
سے چُرا لایا اور اب اپنے کو بیر سمجھ کر اِترا رہا ہے؟ اکیلی انا تھا اور اپنے سوامی

بچھڑی ہوئی پرائی ناری کو پیڈت کر کے تو نے نامردوں کا سا کام کیا ہے۔
اِس پر بھی اپنے کو بڑا بیر سمجھ رہا ہے؟ مگر نشچے جان لے کہ تو نے اپنی موت کو آپ
بلایا ہے۔ جھوٹے گھمنڈ میں آکر کئے ہوئے بُرے اور ناش کر دینے والے کرموں کا
پھل آج تو ضرور پا جائے گا۔ ارے دُرمتی! آج تو اوشیہ ہی میرے بانوں کی
مار سے جم پُری کو چلا جائے گا۔ آج میرے تیروں سے چھدا ہوا تیرا مستک رن بھومی
میں گر کر پرتھل گوؤں کا آہار ہو جائیگا۔" یہ کہہ کر سری رام چندر نے بڑے کرودھ سے
راون پر بانوں کی وہ بھیانک برشا کی۔ جسے دیکھ کر سب لوگ حیرت کرنے لگے
اِس طرح گھور جُدھ کرتے کرتے دونوں بیر اُلجھ گئے۔ دونوں ہی آخر میں ایسے
تیر سندھان کرنے لگے جو ایک ہی وار میں جُدھ کا فیصلہ کر دے۔ راون نے
اپنے دھنش پر ایک بڑا ہی بکٹ بان چڑھایا اور سری رام چندر نے بھی اگنیہ
رشی کا دیا ہوا بان دھنش پر رکھا۔ راون کا وار تو خالی چلا گیا۔ مگر سری رام چندر کا
چھوڑا ہوا بان سیدھے راون کے ہردے میں جا گھسا اور اُس کا کلیجا چیر کر پرتھوی
میں پرویش کر گیا۔ اُس بھینکر بان کی مار کو راون سہن نہ کر سکا اور اُس کی پران ہیں
دیہہ پرتھوی میں لوٹتی دکھائی دینے لگی۔ اب تو اپنے راجہ کو مرتے دیکھ کر تمام راکھس
بھئے کے مارے بھاگ چلے اور باری سینا ہرش سے جے ناد کرنے لگی۔ چراچر کو
دُکھ دینے والے راون کو رن بھومی میں گرتے دیکھ کر تینوں لوک میں آنند چھا گیا۔
اور دیوتا آکاش سے پشپ برشٹی کرنے لگے۔ بھائی کو مرتے دیکھ کر وبھیشن مارے
شوک کے رونے لگے۔ اُن کو روتے اور بلاپ کرتے دیکھ کر سری رام چندر سمجھانے
لگے۔ "پیارے وبھیشن! لڑائی میں ہار جیت، مرنا یا مارنا دونوں باتیں ہوتی ہی ہیں
یہ جان کر ہی بیر لوگ جُدھ میں شریک ہوتے ہیں۔ شتر کو مار کر جیسے آنند ہوتے ہیں
ویسا ہی بیر گتی پراپت ہونے پر آنند ہوتا ہے۔ جُدھ میں مرنے سے منش سیدھا



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

سورگ جاتا ہے۔ اس لئے بیر کی طرح پران دینے والے بھائی کیلئے تم کو شوک نہ کرنا چاہئے۔ اب تم اِن کے پریت سنسکار کرو۔ کیونکہ (مرنانتانی ویرانی) یعنی جیتے جی کا ہی بیر ہوتا ہے۔ اِس لئے اب اِن مرے ہوئے بیر کے ساتھ میری کوئی شترتا نہیں ہے جیسے یہ تمہارے بڑے بھائی تھے ویسے ہی اب میرے بھی بھائی ہیں۔ اُٹھو اور جلد سنسکار کریا کرو۔" اِدھر یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ اُدھر سے راون کی سینکڑوں پتنیاں مرتیو کا سماچار سن کر روتی بلکتی وہاں آپہنچیں۔ اُن کے رونے کی آواز سے کانوں کے پردے پھٹنے اور ہردے ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگے۔ ناریں راون کے پاس آکر کوئی اُس کا ہاتھ، کوئی پیر، کوئی چھاتی، کوئی سر اور کوئی ٹھوڑی پکڑ کر ہاہا کار کرنے لگیں۔ راون کی پٹ رانی مندودری نے روتے روتے آسمان سر پر اُٹھا لیا۔ اُس نے بلاپ تے ہوئے کہا۔ ہا ناتھ! یہ کیا ہوا؟ جس کے بل اور پراکرم کے سامنے جمراج وغیرہ سب دیوتا کھڑے ہوتے ہوئے بھئے پاتے تھے۔ وہی تم آج ایک منشیہ کے ہاتھوں مارے گئے؟۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سری رام چندر منش نہیں ساچھات پرماتما کے اوتار ہیں اور یہ بانر بانر نہیں بلکہ ویش بدلے ہوئے دیوتا ہیں۔ دیا پرم پتی برتا سیتا کو چرا لاکر تم نے جو پاپ کمایا وہی تمہاری ناش کا کارن ہوا۔ لوگ سچ کہتے ہیں کہ پتی برتا استریوں کے آنسو بیرتھ نہیں جاتے۔ ہائے تم سے میں نے کتنی بار کہا کہ سیتا کو لوٹا کر لڑائی ختم کر دو۔ مگر تم نے میری ایک نہ مانی۔ اب سیتا تو اپنے سوامی کو پاکر سکھی ہوگی اور میں ابھاگنی جنم بھر وید ھویہ بھوگ کروں گی!۔ ہائے جو شریر کومل سیا پرشین کرتے ہوئے تکلیف پاتا تھا وہی آج اس کٹھن بھومی پر دھول سے بھرا ہوا پڑا ہے! ہائے آج مجھ سی مند بھاگنی اِس پرتھوی میں اور کون ہوگی؟۔ راچھسوں کے راجہ کی پٹ رانی اور اندر جیتی پتر کی ماتا ہو کر بھی آج میں بھکارن سے بھی گئی گزری ہوں!۔ میرے سوامی۔ پتر مجھے سدا کیلئے چھوڑ سورگ باس ہوئے!۔ مہاراج! اُٹھو۔ اپنی

اِس رُوتی ہوئی رانی سے دو دو باتیں کرو۔ میں تمہارے بِنا چھن بھر بھی نہیں جی سکتی۔" یہ کہتی ہوئی مَندودری مورچھت ہوکر راون کی مُرت دیہہ پر گر پڑی۔ وبھیشن اِستریوں کو سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے۔ کوئی اِنکی بات نہ سُنتی تھی۔ بڑی مُشکلوں سے راون کا شَو اُٹھا کر ایک سُندر بِمان پر رکھا گیا اور ساری رام سینا بڑے سَمّان سے اُس کے ساتھ چلی پیچھے پیچھے آتی ہوئی اِستریوں کو وبھیشن نے بہت سمجھا بجھا کر گھر بھیج دیا اور آپ پریت کریا کرنے کیلئے سمدر کے تیر پر سمشان کی طرف چلے۔ بڑی دھوم دھام سے راون کی انتیشٹی کریا یتھا وِدھی سماپت ہوئی۔ اِس کے بعد وبھیشن سری رام چندر کے پاس چلے آئے۔ اُن کو آتے دیکھ کر سری رام چندر نے بڑے پریم سے گلے لگایا۔ اور سُگریو کو بھی آلنگن کرتے ہوئے سری رام چندر نے لچھمن سے کہا۔ بھائی لچھمن! آج ہم لوگ سُگریو اور وبھیشن کی کرپا سے ہی اِس سمر میں بجئی ہوئے ہیں۔ اِن دونوں مِتروں کا اُپکار کسی جیون میں نہ بھولوں گا۔ میری اچھا ہے کہ وبھیشن لنکا کی گدی پر بیٹھیں تم ابھی جاکر اُن کے راج تِلک کی تیاری کرو۔ یہ سُن کر لچھمن نے بانروں کو سمدر کا پوتر جل لانے کی آگیا دی اور اُن کے جل لانے پر وہ وبھیشن کے ساتھ لنکا میں آئے۔ وہاں بڑی دُھوم دھام سے وبھیشن کا راج تِلک ہوا۔ چاروں طرف منگل کے باجے بجنے لگے۔ تھوڑی دیر کیلئے گھر گھر سے اُٹھتا ہوا شوک اور ہاہاکار کا شبد گھنٹا بھیری اور شنکھ وغیرہ باجوں کی دھونی کے نیچے دب گیا۔ وہاں سے وبھیشن لچھمن کے ساتھ سری رام چندر کے پاس چلے آئے۔ وہاں آکر اُنہوں نے اپنے ساتھ لائے ہوئے انیک مولیہ والے پدارتھ بھگوان سری رام چندر کے نذر کئے۔ سری رام چندر نے بھی پریم کے ساتھ اُن کو سویکار کر لیا۔ اِسی سمئے پاس کھڑے ہوئے ہنومان کو دیکھ کر سری رام چندر نے کہا۔ پیارے ہنومان! تم ابھی لنکا میں جاؤ سیتا کو میرا اور لچھمن کا کُشل سماچار اور راون کے مارے جانے کا حال کہہ سُناؤ۔ یہ خوش خبری تم ہی اُن کے پاس لے جاؤ



COPYRIGHT
R, VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

یہی میری اچھا ہے۔ پھر وہ جو کچھ کہیں مجھ سے آکر کہو۔ یہ سُن کر ہنومان وبھیشن کی آگیا لے کر لنکا میں چلے آئے۔ اور اشوک باٹکا میں سیتا کے پاس جا پہنچے۔ سیتا کو پہلے ہی سے سب کچھ معلوم ہو چکا تھا اِس لئے اُن کے مکھڑے پر آنند کی جیوتی چمک رہی تھی یہ دیکھ کر ہنومان کا بھی ہردے ہرشت ہوگیا۔ اُنھوں نے بڑی بھکتی سے سیتا دیبی کو پرنام کر کے کہا۔ ہے بدیہہ نندنی! بھگوان سری رام چندر اپنے بھائی لچھمن کے ساتھ کُشل سے ہیں۔ اُنھوں نے وبھیشن اور سُگریو کی سہایتا سے جُدھ میں پوری بجے پراپت کی ہے۔ جس اتیاچاری راون نے آپ کو بیتھ اس قدر کشٹ پہنچایا ہے وہ اُن کے ہاتھوں سے لڑائی میں مارا گیا۔ اب اگر آپ کی آگیا ہو تو میں اِن راچھسیوں کو جنھوں نے آپ کو طرح طرح سے کشٹ پہنچایا ہے مار ڈالوں گا۔ آپ کے سوامی اور وبھیشن ہی اِس سمئے لنکا کے مالک ہیں۔ اب آپ ایسا ہی سمجھیں کہ اپنے گھر ہی میں ہیں۔ یہ سُن کر سیتا بالکل چپ ہو رہیں کچھ نہ بولیں۔ یہ دیکھ کر ہنومان نے پوچھا دیبی! آپ میری باتوں کا اُتر کیوں نہیں دیتیں؟ آنند کے آنسو آنکھوں میں لا کر سیتا نے کہا۔ ہنومان! میں اِسی چنتا میں ہوں کہ یہ پرم آنند سماد سُنانے کے بدلے میں تم کو کیا انعام دوں؟ سب سے پہلے تم ہی نے میری نراشا کی تاریکی میں آشا کی روشنی دکھلائی تھی اور آج بھی سب سے بڑھ کر آنند سماچار تم ہی لائے ہو۔ اگر میں ساری پرتھوی کا راج بھی تم کو دے ڈالوں تو تمہارے کئے ہوئے اُپکار کا بدلہ نہ ہو سکے گا۔ رہی اِن راچھسیوں کو سزا دینا۔ اِس وشئے میں میری یہی رائے ہے کہ تم ایسا کام نہ کرو۔ اِن بے چاریوں کا کوئی اپرادھ نہیں ہے۔ انھوں نے جو کچھ کیا ہے وہ راون کی آگیا سے کیا ہے۔ اب تو وہ پاپ کی جڑ ہی باقی نہ رہی۔ پھر ان نربلوں کو کیوں سزا دینا چاہئے؟ جس نے کبھی اپنے کو دُکھ دیا ہو اُس سے بجے پانے کے بعد چھما کر دینا ہی اُتم ہے۔ بدلا لینا اُچت نہیں۔ اپرادھ کرنا سادھارن جیوؤں کا سوبھاؤ ہے۔ مگر چھما کرنا بڑوں ہی کو

[illegible] یہ اُدارتا کی بات سُن کر ہرش کے ساتھ ہنومان نے کہا۔ آہا! دھنیہ ہوا آپ [illegible] بھگوان سری رام چندر کی سیوا دھرمنی کے ہی لکھ سے [illegible]

آپ آپ جو آگیا دیں وہ میں بھگوان سری رام چندر سے جاکر سُنا دوں سیتا نے کہا۔ ہوا اُن کمل لوچن کے درشنوں کے مجھے اِس سنسار میں اور کسی بستو کی اِچھا نہیں ہے۔ اُن سے جاکر کہو کہ وہ اپنی داسی کو شیگھر درشن دیں۔ یہ سُن کر ہنومان سیتا کو پرنام کرکے سری رام چندر کے پاس لوٹ آئے اور بولے ہے بھگوان! جن کیلئے آپ نے اتنی بڑی لڑائی کرکے بجئے پراپت کی ہے وہی شوک دُکھ اور بیوگ کی مورتی بھگوتی سیتا آپ کے درشنوں کیلئے چنچل ہو رہی ہیں۔ آپ چل کر اُن کو شیگھر درشن دیں۔ ہنومان کی یہ بات سُن کر سری رام چندر نے وبھیشن سے کہا مترا! میں تو پرتگیا کے کارن کسی نگر میں پرویش نہیں کر سکتا۔ اِس لئے تم جاکر سیتا لیتے آؤ۔ آگیا نوسار وبھیشن سیتا دیبی کو لانے چلے گئے۔ وبھیشن بڑے آدر سے سیتا کو عمدہ عمدہ کپڑے اور گھنے پہنوا کر ایک بڑی سُندر اور قیمتی پالکی پر سوار کرکے سری رام چندر کے پاس لے آئے۔ پالکی آتے ہوئے دیکھ کر بانر اُسے چاروں طرف سے گھیر کر کولاہل کرنے لگے۔ یہ دیکھکر وبھیشن اور اُن کے نوکر چاکر ہٹو بچو کی آواز کرتے ہوئے بانروں کو ڈرانے اور دھمکانے لگے۔ یہ دیکھ کر سری رام چندر کو اچھا نہیں معلوم ہوا۔ اُنہوں نے وبھیشن سے کہا۔ وبھیشن! میرے اِن پیارے سہایکوں کو تم کیوں ڈانٹ ڈپٹ کر رہے ہو؟ سیتا کو پالکی سے نیچے اُتار دو اور پیدل ہی آنے دو تاکہ یہ بانر اُن کو اچھی طرح دیکھیں جن کیلئے میں اِن بیچاروں کو لڑائی کی آگ میں اچھی طرح تپایا ہے۔ واہ جدھ یگیہ اور شوک کے سمئے استریوں کا سب کے سامنے آنا بُرا نہیں ہے۔ یہ بات سُن کر وبھیشن نے سیتا کو نیچے اُترنے کیلئے کہا۔ جسے سُن کر سیتا پالکی سے اُتریں اور لجا کے مارے اپنے ہی انگوں میں اپنے

آپ کو چھپاتی ہوئی بڑی دیر میں سری رام چندر کے سامنے آئیں۔ آتے ہی
آنند اور ہرش کے آنسو بھاؤ ستیا کے مستک میں گرنے لگے۔ انہوں نے
بھرے ہوئے ہردے کے ساتھ اپنے پرماتما سورو پ پتی کے مکھ مل پر دشٹی
ڈالتے ہی دیکھا کہ ورہ کے بعد اس ملنے کے اوسر پر جیسا آنند جیسا اُلاس اور
اور جیسی اُمنگ اُن کے مکھڑے پر چمکنی چاہئے تھی ویسی نہیں نظر آئی۔ اُلٹے ایک
پرکار کے کھید، دکھ اور کرودھ کا بھاؤ پرکٹ ہو رہا ہے۔ یہ دیکھتے ہی ستیا کا
کلیجا دھڑکنے لگا۔ وہ ہاتھ جوڑے سر جھکائے چپ چاپ سری رام چندر کے سامنے
کھڑی رہیں۔ اُن کو اس طرح کھڑی دیکھ کر سری رام چندر نے کہا "ستیا شتر کو
سمر میں مار کر میں نے یہ پرش کا جو کرتوبیہ تھا اُسے پورا کر دیا۔ میرے اپمان کا
بدلا شتروں نے اچھی طرح پایا۔ میری بھجاؤں کا پرا کرم دُنیا نے آنکھ کھول کر
دیکھ لیا۔ میرا سارا شرم سپھل ہو گیا۔ اپار سمدر کو پار کر کے میں جو یہاں آیا وہ منشا پورن
ہو گیا۔ ہنومان، سگریو اور وبھیشن نے میری جو سہایتا کی وہ سارتھک ہو گئی۔ مگر ستیا!
یہ سب جھگڑا میں نے کیول تمہارے ہی لئے نہیں پیدا کیا۔ مجھ پر اور میرے پتر کُل پر
جو کلنک لگا تھا اُسے مٹانے کیلئے یہ جدھ کرنا بہت ہی اوشیہ تھا۔ جس کی
آنکھیں دُکھتی ہوں اُسے جس پرکار روشنی اچھی نہیں معلوم ہوتی ہے اُسی پرکار
تم کو دیکھ کر مجھے کچھ بھی آنند نہیں ہوا۔ کیونکہ تمہاری پتیرتا پر سندیہہ کرنے کے
بڑے پربل کارن ہیں۔ اسی لئے تمہاری جہاں اچھا ہو وہاں چلی جاؤ۔ مجھے تم سے
اب کوئی کام نہیں ہے۔ بھلا کون کُلین اور تیجسوی پُرش دیر گھ کال تک پرائے
گھر میں رہی ہوئی ناری کو پھر اپنے گھر میں رکھے گا؟" یہ کہتے ہوئے سری رام چندر
نے ستیا کی طرف سے مُنھ پھیر لیا۔ اپنے پرانوں سے بھی پیارے پتی کے مُنھ سے
ایسے کٹھور بچن سُن کر ستیا کے رُوم رُوم میں چنگاریاں سی لگ گئیں اور اُن کی

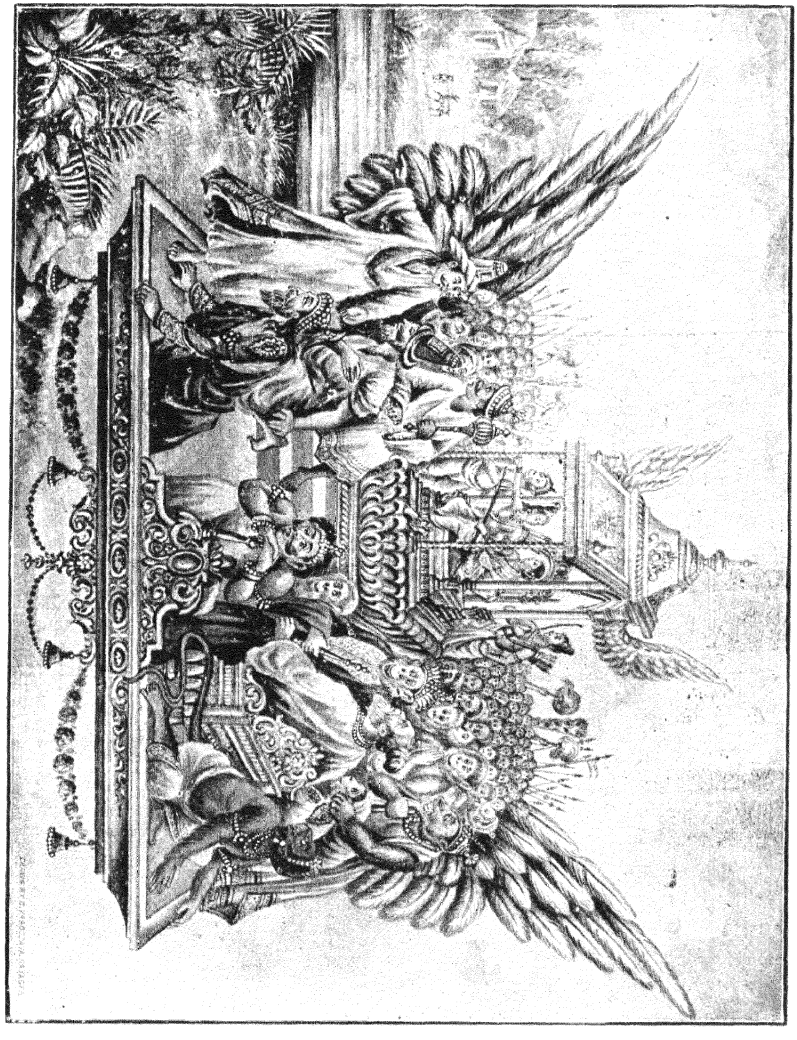
آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اُنہوں نے بڑی کٹھنتا سے اپنے ہردے کا اُچھلتا ہوا ویگ رُوک کر اور آنکھیں پونچھ کر کہا۔ "دیوُ! آپ نے نیچ منشیوں کی طرح مجھے ایسی اوچھی باتیں کیوں کہیں؟ یہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ جس بات کی شنکا کر رہے ہیں وہ بالکل بے اصل ہے۔ میں شُدھ اور نشپاپ ہوں۔ البتہ راون نے جس سمئے مجھے چُرا لایا اُس سمئے اُس نے میرا اشریر سپرش کیا تھا۔ اُس میں میرا کوئی چارہ نہیں تھا۔ میں وِوش تھی۔ مگر جب تک میں لنکا میں رہی تب تک اُس دُشٹ کو میں نے اپنے پاس کبھی نہیں پھٹکنے دیا۔ میں دِن رات آپ کا ہی دھیان کرتی اور آپ کا ہی نام جپتی رہی ہوں۔ کیا آپ کے دُوت ہنومان نے آپ سے میرا سارا حال جتھارتھ برنن نہیں کیا؟ اگر آپ کے من میں میری طرف سے ایسی ہی شنکا تھی تو آپ نے کیوں نہیں اپنے دُوت کے ساتھ ہی سب باتیں مجھے کہلا بھیجا؟ پھر میں آج کس لئے آپ کی آنکھوں کا شُول بنئے آتی؟ وہیں پھانسی لگا کر پران نہ دے دیتی؟ پھر کس لئے اتنی بڑی لڑائی چھڑتی اور اتنے پرانوں کی ہتیا ہوتی؟ بھگوان اچھوٹی اوستھا میں جس سیتا کا آپ نے ہاتھ پکڑا تھا اُس کے اتنے دنوں کی بھکتی پریتی اور شردھا کا آپ نے ایک ہی بار انادر کر دیا اور آپ نے ایسی اوچھی بات کہنے کے پہلے میرے کُل شیل کا بھی کچھ بچار نہ کیا؟" یہ کہتے کہتے سیتا کا گلا بھر آیا۔ چُپ چاپ سسکتی ہوئی روتی رہیں۔ تھوڑی دیر بعد اپنے کو سنبھال کر وہ لچھمن سے کہنے لگیں "پیارے لچھمن! اس سنکٹ سے اُدھار پانے کا مجھے ایک ہی اُپائے دِکھائی دیتا ہے۔ تم ابھی لکڑیاں لا کر میرے لئے ایک چتا تیار کرو۔ میں اُس میں جیتے جی پرویش کروں گی۔ اگر میں شُدھ چرتا ہوں گی تو اُس اگنی میں کداپی نہ جلوں گی۔ اگر پاپنی ہوں گی تو جل مروں گی۔ پاپنی کا جیون جس قدر جلد سماپت ہو جائے اُتنا ہی اُچت ہے۔" یہ سُنتے ہی لچھمن نے بڑی دِھنتا



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

کے ساتھ سری رام چندر کی طرف دیکھا۔ اُنہوں نے اُس درشٹی کا مطلب سمجھ کر لچھمن کو چتا تیار کرنے کی آگیا دی۔ لچھمن نے چندن وغیرہ لکڑیوں سے چتا تیار کر کے اُس میں آگ لگا دی۔ یہ دیکھکر سیتا سر جھکائے ہوئے اپنے سوامی کی پرد چھنا کر کے اُس چتا کے پاس چلی آئیں اور اگنی دیو کو نمشکار کرتے ہوئے سیتا نے کہا "ہے اگنی دیو! اگر کبھی کسی دن میرا ہردے رام کی چنتا سے الگ نہ ہوا ہو تو تم میری سب طرح سے رچھا کرو" یہ کہتی ہوئی چتا میں کود پڑیں۔ اُن کو ایسا اسمبھو کاریہ کرتے ہوئے دیکھ کر وہاں جتنے لوگ کھڑے تھے سب کے سب ہاہاکار کہنے لگے سب نے دیکھا کہ آگ کی لال لپٹوں نے سیتا کو ڈھک لیا! اور سب نے سوچا کہ سیتا اب کچھ ہی دیر میں راکھ کا ڈھیر ہو جائے گی! اسی سمئے یکایک اگنی بجھ گئی اور ایک دیویہ پرش سیتا کا ہاتھ پکڑے چتا سے باہر نکلے۔ باہر آتے ہی سورج کی طرح چمکتی ہوئی سندر النکار پہنی ہوئی سورگ کے پشپوں کی مالا دھارن کئے ہوئی اتینت سوندھریہ والی سیتا کو سری رام چندر کے سپرد کرتے ہوئے بھگوان اگنی دیو نے کہا "رام! لو۔ اپنی سیتا کو گرہن کرو۔ پاپ اِس سدا چار کی پتلی کو اسپرش کرنے کا بھی ساہس نہیں کر سکتا یہ بالکل پاپ سے پاک شدھ اور نرمل ہے۔ اِس کا ہر طرح سے پالن پوشن اور رچھن کرنا تمہارا کام ہے" سری رام چندر کا مکھ منڈل اگنی دیو کی یہ باتیں سن اور سیتا کو دیکھ کر آنند کے مارے کھل گیا۔ اُنہوں نے بڑے ہرش سے ہاتھ جوڑ کر اگنی دیوتا سے کہا "دیو! سیتا کا پرچھا اوشیہ ہی ہونی چاہیئے تھی۔ اِس لئے کہ اگر میں اتنے دن راون کے پاس رہنے پر بھی اِن کو چپ چاپ گرہن کر لیتا تو لوگ مجھے مورکھ اور کامی کہتے اور مجھے یہ بھی اچھی طرح معلوم تھا کہ سیتا جیسی شدھ ہردے والی استری سنسار میں دُرلبھ ہے اِس پر بھی لوگوں کی شنکا دُور کرنے کیلئے یہ لوک دِکھاوا کرنا ہی اوشیہ تھا۔ اب آپ نے اپنی گود میں لے کر میری پرم پیاری پتنی کو لا دیا

جس سے مجھے اپار آنند ہو رہا ہے۔ سیتا مجھے پرانوں سے بھی بڑھ کر پیاری ہیں۔ ان کے بنا میرا ایک مہین بھی جینا اسمبھو ہے۔ میں نے اتنے دنوں کے بیوگ کے بعد ان کو اس پرکار سب طرح سے شدھ روپ میں پراپت کیا۔ یہ میرا پرم سوبھاگیہ ہے۔" یہ کہہ کر سری رام چندر نے سیتا کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ سب لوگ ستی سیتا کی چھوٹی سے آکاش کو مکیت کرنے لگے۔ مارے ہرش کے سری رام سینا [illegible] اس دن سب نے بڑی شانتی اور سکھ سے رات گزار دی۔ جب [illegible] سے بھائی لچھمن نے [illegible] کو ساتھ لے ہوئے [illegible] دیوتاؤں [illegible] کو مکمل [illegible] کے آج ہی آپ کی پوجا کر [illegible] سن کر سری رام چندر نے کہا۔ "وبھیشن! آج میرے بن باس کی اودھی پوری ہو گئی۔ لڑائی جھگڑوں میں مجھے کچھ دھیان نہ رہا۔ مگر رات کو میں نے گنتی کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ آج ہی پورے دن ہوتے ہیں۔ اگر کل میں گھر نہ پہنچا تو میرے پریہ بھائی بھرت جو میرے آنے کی آشا سے اجودھیا کے باہر نندگرام میں منیوں کا سا بیشن دھارن کئے بیٹھے ہیں وہ نشچے ہی پران تیاگ کر دیں گے۔ مجھے ان کی یہ پرتگیا یاد آ رہی ہے کہ بھیا اگر چودہ برس بیتے ہوئے پر آپ ایک دن بھی دیر کریں گے تو میں پران تیاگ کر دوں گا۔ اس لئے مجھے تو اشتان دھیان کچھ بھی اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ تم سگریو وغیرہ کو بلاؤ دھلاؤ انہیں کا مان کرو جس سے میں کہوں گا کہ تم نے میرا ہی آدر کیا ہے۔" سری رام چندر کے ان بچنوں کو سن کر وبھیشن نے کہا۔ "آپ میرے بھائی کے لائے ہوئے پشپک بمان پر چڑھ کر آج ہی اجودھیا پہنچ سکتے ہیں۔ اس کیلئے آپ کچھ چنتا نہ کریں۔ کم سے کم ایک دن ٹھہر جایئے۔" مگر سری رام چندر نے ان کا کہنا نہ مانا۔ ناچار وبھیشن نے اپنے لوگوں کو پشپک بمان لانے کی آگیا دی۔ اس کے بعد وبھیشن سے سری رام چندر نے کہا۔ "وبھیشن! میری اچھا ہے کہ تم میرے ان بانر



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

سینکیوں کو دھن، رتن اور گہنے کپڑے دے کر سمانت کرو۔ اُنہوں نے ہمارے لئے بہت کچھ کشٹ اُٹھایا ہے۔" اُسی موافق وبھیشن نے ایک ایک کو سمانت کیا۔ اِس عرصہ میں پُشپک بمان بھی آپہنچا۔ سری رام چندر، سیتا اور لچھمن اُس پر بیٹھ گئے۔ اِس کے بعد سری رام چندر نے کہا۔ "بھائیو! تم سب لوگوں نے میری نمیورن ریتی سے سہایتا کر کے میرا ہردے ہر لیا ہے۔ اِس لئے تم کو چھوڑتے ہوئے میری چھاتی پھٹ رہی ہے اور جب کہ میں اپنے گھر جا کر بھائی بندھوؤں اور ماتاؤں سے ملتا ہوں تو تم لوگ بھی آنند من سے اپنے اپنے گھر جا کر ماں، باپ، بھائی، بندھوؤں اور بال بچوں سے ملو اور مجھے سدا یاد کیا کرو۔ میں بھی تم لوگوں کو ہمیشہ سمرن کرتا رہوں گا۔" یہ سُن کر سب کے سب ماتھ جوڑ کر بڑی نمرتا کے ساتھ کہا۔ مہاراج! ہم لوگوں کو یوں نہ چھوڑ جائیے۔ اپنے ساتھ اجودھیا تک لے چلئے۔ سب لوگوں کے مُکھ سے یہ بات سُن کر سری رام چندر نے بڑی پرسنتا کے ساتھ کہا۔ "اچھی بات ہے آجاؤ! تم جیسے متروں کے ساتھ اجودھیا میں پہنچ کر میں بڑا ہی آنند ہوں گا۔" یہ سُنتے ہی سب لوگ بمان پر بیٹھ گئے۔ وبھیشن منتر کو گھماتے ہی وہ بمان پتنگ کی طرح آکاش میں اُڑ چلا اور اجودھیا کی طرف جانے لگا۔ آکاش مارگ سے جاتے ہوئے سری رام چندر، سیتا کو نیچے کے بھن بھن استھانوں کو بتلاتے ہوئے کہنے لگے۔ سیتا! دیکھو یہ وہی استھان ہے جہاں تمہارے لئے لڑتے بھڑتے ہم نے راون کے بلوان بھراتا کنبھ کرن کو مار گرایا تھا۔ یہ دیکھو یہیں پر لچھمن نے اندرجیت کو مارا تھا۔ یہ دیکھو ترکوٹ پربت پر بسی ہوئی یہ لنکا پُری کیسی سہاؤنی دکھائی دیتی ہے۔ اِدھر دیکھو یہ وہ استھان ہے جہاں پہلے پہل سمدر کے اِس پار آکر بانر سینا نے پڑاؤ ڈالا تھا۔ اہا! یہ دیکھو نل نے کیسا بچتر سیتو سمدر کے اوپر باندھا ہے! یہ لو باتوں ہی باتوں میں پیارے سُگریو کی کشکندھا پُری میں آگئے! میرے متر کی یہ نگری کیسی سُندر دکھائی دیتی ہے!" یہ سُنتے ہی سیتا نے کہا۔ "مہاراج! میری بڑی اِچھا ہے کہ تارا وغیرہ سُگریو کی استریوں کو بھی اپنے ساتھ

یہ سماچار پھیل گیا اور سب لوگ عمدہ عمدہ کپڑے پہنے ہوئے بڑی خوشی سے اُن کے آنے کی راہ دیکھنے لگے۔ اِسی طرح وہ رات باتوں میں گزر گئی۔ صبح ہوتے ہی اجودھیا کی گھر گھر میں ہرش کی ترنگیں اُٹھنے لگیں۔ چودہ برس کے بن باسی سری رام چندر کے سواگت کیلئے لاکھوں منش اوپر کو آنکھیں کئے دیکھتے نظر آنے لگے۔ منگل کے دروبہ ہاتھ میں لئے سب لوگ بڑی پرسنتا کے ساتھ انتظار کر رہے تھے۔ بھرت سری رام چندر کی کھڑاؤں والی چوکی ایک ہاتھ میں لئے دوسرے ہاتھ سے اُس پر چنور کرتے ہوئے نندگرام سے اجودھیا میں چلے آئے۔ چھجوں، چھتوں، منڈیروں اور اٹاریوں پر بیٹھی ہوئی استریاں سری رام چندر کے درشن کی نرچھاور کرنے لگیں۔ اِسی سمے اجودھیا کے اوپر آسمان میں چیل کی طرح منڈلاتا ہوا بمان دیکھ کر ایک بشال میدان میں کھڑے ہوئے ہنومان نے بھرت سے کہا "مہاراج! وہ دیکھئے پشپک بمان آپہنچا۔ اب وہ نیچے اُترے گا۔" یہ سنتے ہی ایک ہی بار لاکھوں کے منہ سے "جے سری رام چندر کی جے" کی ہرش دھونی نکلی۔ وہ دھونی بمان پر بیٹھے ہوؤں کے کانوں میں بھی جا پڑی۔ سنتے ہی اُن کے ہردے آنند سے بھر گئے۔ اپنی پرجا کا اپنے اوپر یہ اپار پریم دیکھ کر سری رام چندر پھولے نہ سمائے۔ بمان اب بالکل نیچے اُتر آیا۔ سری رام چندر کا سندر مکھ منڈل صاف دکھائی دینے لگا۔ اُن کو دیکھتے ہی سب نے سر جھکا کر پرنام کیا۔ جب کہ بمان نیچے پرتھوی پر اُتر آیا سری رام چندر نے بھرت کو دیکھ کر بمان پر بُلا لیا۔ بھرت نے بمان پر جاتے ہی بڑی بھکتی سے اُن کے چرنوں پر سر رکھ دیا۔ اُن کو پیار سے اُٹھا کر سری رام چندر نے کہا "بھائی! آج ہم برسوں کے بچھڑے ہوئے پھر ملے ہیں۔ آشا نہیں تھی کہ جیون میں پھر یہ دن دیکھنا پراپت ہوگا۔" اِس کا اُتر سوا بھرت کے نیتروں میں بھرے ہوئے آنسوؤں کے اور کون دے سکتا تھا؟ بھرت کچھ نہ بولے



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

وہ چُپ چاپ سیتا کے پاس جاکر اُن کے چرنوں پر گر پڑے۔ اِس کے بعد اپنے پیروں پر جھکے ہوئے لچھمن کو اٹھا کر بار بار آلنگن کرنے لگے۔ بھرت اور ستروگھن نے باری باری سے سب بانروں اور وبھیشن وغیرہ سے مِل کر آلنگن کیا۔ وہاں سے سری رام چندر اور لچھمن سب سے پہلے اپنی ماتاؤں کے پاس گئے اور اُن کو پرنام کیا۔ تینوں ماتاؤں نے اپنے پُتروں کو چودہ برس کے بعد دیکھ کر بڑے پریم سے اُن کو ہردے سے لگا لیا۔ اس کے بعد سیتا اپنی ساسوں کے پاس آکر اُن کے چرنوں پر گر پڑیں۔ ساتھ ہی ساتھ تارا وغیرہ بانر سُندریاں بھی اُن کے پیر پر گر پڑیں۔ سب کو آشیرباد دیتے ہوئے ماتاؤں نے اُن سے کُشل منگل پوچھی اور بار بار سیتا کی طرف دیکھتی ہوئی بن باس کی گھٹنائیں سمرن کر کے رونے لگیں ماتاؤں سے مِل کر سری رام چندر اور لچھمن اپنے گرو بسشٹ کے پاس آئے اور اُن کو پرنام کر کے اُن کے پاس بیٹھ کر اپنی سرگزشت سُنانے لگے۔ اِسی پرکار سب لوگوں کے ملنے مِلانے کے بعد بھرت نے سری رام چندر کی کھڑاؤں اُن کے پیروں میں پہناتے ہوئے کہا "بھیا! چودہ برس کی کٹھن پرتکشا کے انتر آج میں اجودھیا کا راج آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ آپ کا یہ راج آپ کو اَرپت ہے شیگھر ہی راج دَنڈ ہاتھ میں لے لیں۔ ہم کو اور اجودھیا باسیوں کو کُرتارتھ کر دیں۔ یہ کہہ کر بھرت نے بھکتی سے سر نیچا کر لیا اُن کی یہ اُدارتا بھرا تا پریم اور بیراگیہ دیکھ کر سب بانروں اور وبھیشن وغیرہ کی آنکھوں میں آنند کے آنسو بھر آئے۔ انت میں بھرت کی اِچھا اور سب کی سمتی سے یہی نشچے ہوا کہ آج ہی سری رام چندر کو گدی پر بٹھا دینا چاہیئے۔ یہ نشچے ہو جانے پر سب لوگ وہاں سے نکل کر نندی گرام میں پہنچے۔ وہاں داخل ہوتے ہی منتریوں نے سب سے پہلے بھرت کے سر سے جٹا اُتاری اور اُن کو منگل اشنان کرایا۔ اِس کے بعد لچھمن کا تپسوی ویش اُتار کر اُن کو بھی منگل اشنان

کرایا گیا۔ سب کے پیچھے سری رام چندر کو ایک سندر آسن پر بٹھا کر اُن کے سر سے جٹا اُتاری۔ اُتم سگندھ دریوں سے بنا ہوا اُبٹن اُن کے شریر میں لگا کر نرمل جل سے اشنان کرا کے اُتم اُتم بستروں اور النکاروں سے بھوشت کر دیا گیا۔ ادھر کوشلیا نے سیتا اور سمست باندیوں کو اشنان کرا کے اُن کو عمدہ عمدہ گہنے اور کپڑے پہنا دئے۔ اِس کے انتر سمنتر بڑے اُتم النکاروں سے سجے ہوئے آٹھ گھوڑوں کا ایک بڑا ہی سندر رتھ لے آئے۔ اُس پر سری رام چندر کو بڑے آدر سے بٹھا کر بھرت نے سویم اُن کی باگیں اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ شترگھن ہاتھ میں چھتر لئے پیچھے کی طرف کھڑے ہوئے۔ وبھیشن بازو میں کھڑے ہو کر چنور جھلنے لگے۔ لچھمن اور سیتا دونوں سری رام چندر کے دائیں بائیں بیٹھ گئے۔ سگریو، ہنومان وغیرہ بیر اور راج کے سب منتری ہاتھیوں پر سوار ہو کر پیچھے چلے۔ اِس طرح تیار ہو جانے پر بھرت نے رتھ چلایا۔ لاکھوں منشیوں کی بھیڑ رتھ کے پیچھے پیچھے چلی ساتھ ہی آگے پیچھے انیک باجے گاجے بج رہے تھے۔ سب لوگ رہ رہ کر سری رام چندر کی جئے جئے کار کرتے تھے۔ نگر میں پرویش ہوتے سمئے سری رام چندر نے دیکھا کہ مارگوں میں سینکڑوں توران دوار بنائے گئے ہیں اور گھر گھر میں نرالی سجاوٹ اور شوبھا دکھائی دے رہی ہے۔ گھروں کے چھجوں اور منڈیروں پر بیٹھی ہوئی استریاں رتھ کے اوپر لگاتار پشپوں کی برشا کر رہی ہیں۔ جئے اور باجوں کی دھونی کے کارن کان پڑے شبد سنائی نہ پڑتی تھی۔ جاتے جاتے رتھ راج دوار پر آ پہنچا۔ وہاں رتھ کھڑا ہوتے ہی سری رام چندر، لچھمن اور سیتا کے ساتھ اُتر گئے۔ اُس سمئے کوئل کی طرح مدھر کنٹھ سے منگل کے گیت گاتی ہوئی سہاگنوں نے اُن تینوں پریم کے پُتلوں کی آرتی اُتاری۔ تدنتر بڑے آدر سے اُن کو محلوں کے اندر لے چلیں۔ اِسی سمئے سری رام چندر نے بھرت کو آگیا دی کہ میرے متر



COPYRIGHT
R. VENKATESHWAR & CO., MADRAS.

وبھیشن اور سُگریو وغیرہ کو میرے خاص بھون میں لے جاکر اُتارو۔ بھرت نے آگیا کی تعمیل کی۔ سری رام چندر اپنی ماتا کوسلیا کو پرنام کرکے راج محل میں داخل ہوئے شام تک راج تلک کی ساری تیاریاں پوری ہوگئیں۔ وہاں منی بشسٹ انیک رشی منیوں اور برہمنوں کے ساتھ راج دوار پر آپہنچے۔ اُن کے ساتھ بجے جابالی کاشیپ کاتیائن گوتم اور بامدیو وغیرہ انیک رشی بھی تھے۔ اِن مہارشیوں اور برہمنوں کے آتے ہی سری رام چندر اُس بڑے سے دالان میں جہاں منو سے لے کر دشرتھ تک کل راجاؤں کا ابھیشک ہوا تھا ایک رتن جڑے سنگھاسن پر جو اپنے پوروجوں کے چرنوں سے پوتر کیا ہوا تھا آبیٹھے۔ تدنتر انتھ پُرسے سیتا دیبی بھی بُلائی جاکر سری رام چندر کے بائیں بھاگ میں بٹھائی گئیں سنگھاسن پر بیٹھتے ہی چاروں طرف سے منتر پاٹھ کرتے ہوئے منی اور برہمن اُن کے مستکوں پر نانا تیرتھوں کے پوتر جل کا ابھیشک کرنے لگے۔ اِس کے انتر سری رام چندر کے مستک پر تلک لگاکر بشسٹ نے اُن کے سر پر وہی رتن جڑا ہوا مکٹ استھاپت کر دیا جو سدا سے اِس ونش کے راجاؤں کے مستک پر شوبھت ہوتا آیا تھا۔ اِس کے ساتھ ہی چاروں طرف سے لوگ جیئے جیئے کار کرنے لگے اور ایک ہی ساتھ ہزاروں باجے بجنے شروع ہوئے رشتر گھن سوئیت چھتر لے کر سری رام چندر کے سر پر آورن کرنے لگے۔ ایک چنور سُگریو دوسرا وبھیشن لے کر سنگھاسن کی دونوں طرف کھڑے ہوگئے۔ اُسی سمئے سری رام چندر نے تیس کروڑ سورن مدرائیں برہمنوں کو دان دیا اور راج کے تمام کرم چاریوں سُگریو۔ وبھیشن ہنومان اور جامبوان وغیرہ اپنے تمام سہایکوں کو بھی رتن اور النکار دیے۔ اِس کے بعد سری رام چندر نے سیتا کو بھی طرح طرح کے رتن اور النکار دیے۔ اُن رتنوں میں سے ایک بہومولیہ ہار لے کر سیتا سامنے کھڑے ہوئے لوگوں کی طرف چنچل درشٹی سے دیکھنے لگیں۔

سری رام چندر نے کہا۔ دیبی! اِس سُکھ مے سمئے میں تم جس کو چاہو دے دو۔
سری رام چندر کی آگیا پاکر سیتا نے ہنومان کے گلے میں وہ مالا پہناتے ہوئے کہا
پُتر! میں تم کو آشیرباد کرتی ہوں کہ تم میں بل، بدھی، تیج، دھیریہ، نِمئے، نِنیتی اور پراکرم کی
کمی نہ ہو۔ اِس پرکار راجیا بھشیک سمپت ہو جانے پر سبھا برخاست ہو گئی۔ سب کے
سب ہرش سے اپنے اپنے نباس استھانوں میں چلے گئے۔ سری رام چندر بھی
اپنے بھائیوں اور سیتا کے ساتھ محلوں میں وشرام کرنے چلے آئے۔ راجیا بھشیک
ہو جانیکے بعد کچھ کال تک اجودھیا میں نباس کر کے وبھیشن، سُگریو، ہنومان، جامبوان،
نل، نیل، دودی، منید اور انگد وغیرہ سب لنکا جدھ کے سہایکوں کو سری رام چندر نے
پریم سے گلے لگا کر انیک دھن اور رتن دے کر اپنے اپنے گھر جانے کیلئے آگیا دی۔ سب
لوگ دُکھی ہردے کے ساتھ چلے گئے۔ کیونکہ سری رام چندر کا ساتھ چھوڑنا اُن کو کسی طرح
پسند نہ تھا۔ سری رام چندر بھی اپنے پریم اُپکاری اور سچے سنیہی متروں سے الگ ہو کر بڑے
دُکھی ہوئے۔ راج گدی پر بیٹھتے ہی سری رام چندر نے اپنے اُتم ساشن کے پربھاؤ سے
چاروں طرف سُکھ اور شانتی پھیلا دی۔ وہ پرجا کو پُتر کے سمان دیکھتے ہوئے ہر طرح کے
سُکھ پالن کرنے لگے۔ اِس کا پھل یہ ہوا کہ راج سے چوروں، جواریوں، اور لمپٹوں کا نام و
نشان مٹ گیا۔ سانپ بچھو بِش والے کیڑے اور بیا گھر آدی جنتوؤں کا بھئے دور ہو گیا
روگ، شوک اور دُکھ اجودھیا سے سدا کیلئے چلے گئے۔ دھن، دھانیہ اور دھرم کی
برُدھی ہونے لگی۔ سمئے پر برشا ہوتی تھی۔ بھومی بھرپور اَن اُپجتی تھی۔ برکشوں میں
سدا پھل پھول لگے رہتے تھے۔ پُتر شوک سے بیاکل پتاؤں اور پتی بیوگ سے دُکھی
ناریوں کا رونا کہیں نہ سُنائی دیتا تھا۔ اِس پرکار سارے راج میں سُکھ سنتوش کے دریا بہتے
ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ ایک نیائی راجہ کے ساشن میں جس قدر سُکھ سوبھا گیہ پرجا پراپت
کر سکتی ہے وہ تمام سری رام چندر کی پرجا نے پراپت کیا۔ فقط (اُوم)۔